تیس۳۰ چالیس آدمی کو سواران اسلام گرفتار کر لائے جو مسلمانون پر شبخون مارنیکے غرض سے آئے تہے آنحضرت (صلعم) نے اُن کو بہی آزاد کر دیا اہنین کیطرف عتیقی منسوب کیئے جاتے ہین - الغرض جب صلحنامہ لکہہ گیا اور دستخطون سے تکمیل ہو گیا تب آپ نے قربانی کرنے اور سر مُنڈانے کا حکم دیا صحابہؓ کو چونکہ شرایط صلح شاق گذرے تہے اُنہون نے اس حکم کی تعمیل مین توقف کیا آپ کو اس سے رنج ہوا آپ نے اپنی بی بی اُم سلمہؓ سے اسکی شکایت کی ام سلمہؓ نے یہہ رائے دی کہ آپ باہر تشریف لیجائے قربانی کیجیئے بال مُنڈائیے کل صحابہؓ آپکی اتباع کرین گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور مسلمانون نے آپکی اتباع کی - اوسدن آنحضرت (صلعم) کا سر مبارک خراش بن امیہ خزاعی نے مونڈا تہا -

زہری روایت کرتے ہین کہ جب تک مسلمانون اور کفار قریش مین نزاع قایم تہی اوسوقت تک کوئی کسی سے مل جُل نہ سکتا تہا اور پہر جب مصالحت ہو گئی اور لڑائی نے اپنے ہاتہہ کہینچ لئے لوگون کو امن ملگیا ایک دوسرے سے ملنے لگے نہ کوئی کسی کے اسلام سے متعرض ہوتا تہا اور نہ اسلام کی کوئی برائی کرتا تہا -

بعد مراجعت مدینہ ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ ثقفی حلیف بنو زہرہ مکہ سے بہاگ کر مدینہ چلے آئے یہہ پہلے ہی سے مسلمان تہے انکی قوم نے ان کو قید کر رکہا تہا ازہر بن عبد عوف عم عبد الرحمن بن عوف و اخنس بن شریق سردار بنو زہرہ نے ایک شخص کو بنو عامر بن لوی سے معہ اپنے خادم کے آنحضرت (صلعم) کے پاس بہیجا آپ نے بموجب عہد نامہ ابو بصیر عتبہ بن اسید کو اُن دونون آدمیون کے حوالے کر دیا جب یہہ لوگ ذو الحلیفہ مین

پہونچے تو ابو بصیر نے ان مین سے ایک کی تلوار اوٹہالی اور عامری پر اس زور سے وار کیا کہ اس نے دم تک نہ لیا فوراً مر گیا دوسرا یہہ واقعہ دیکھہ کر اپنی جان بچاکر بہاگ گیا ابو بصیر آنحضرت (صلعم) کے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا اے رسول اللہ (صلعم) آپ نے اپنا عہد پورا کیا اور اللہ نے مجہکو چہڑا دیا آنحضرت (صلعم) نے اسکا جواب انکو ایسے الفاظ مین دیا جس سے ابو بصیر یہہ سمجہہ گئے کہ یہہ پہر کفار قریش کے حوالے کردیے جائینگے اسوجہ سے اسیوقت وہ مدینہ سے نکلکر ساحل کیطرف چلے آئے جس راستہ سے قریش شام کو جاتے تہے رفتہ رفتہ ان مین قریش کا ایک گروہ جو اسلام دوست اور مسلمان تہا آملا ان لوگون نے قریش کے قافلون کو چہیڑنا اور لوٹنا شروع کردیا قریش نے مجبور ہوکر آنحضرت (صلعم) سے یہہ درخواست کی کہ انلوگونکو آپ مدینہ مین بلالین بعد اس کے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہجرت کر آئین ان کے لینے کو انکے بہائی عمارہ و ولید آئے اللہ جلشانہ نے عورتونکے واپس کرنے سے منع کردیا وہ شرط جو عہد نامہ مین لکہی گئی تہی ٹوٹ گئی پہر اللہ تبارک وتعالی نے مسلمانون پر مشرکہ عورتین حرام کردین جس سے انکا نکاح[1] ٹوٹ گیا۔

(مترجم) زہری نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت (صلعم) مقام حدیبیہ مین باطمینان مقیم ہوگئے اسوقت آپ کے پاس بدیل بن ورقا خزاعی چند خزاعیونکو لیکر آیا اور اُس نے آپ کے آنیکا سبب دریافت کیا لوگون نے کہا کہ آپ بقصد لڑائی نہین آئے بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو تشریف لائے ہین کیا تم نہین دیکہتے ہو کہ قافلہ کے آگے

[1] ازانجملہ عمر ابن الخطاب نے اپنی بیوی قریبہ بنت ابی امیہ بن المغیرہ اور ام کلثوم بنت عمرو بن جرول خزاعی کو طلاق دیدیا پہلی نے معاویہ بن ابی سفیان سے عقد کرلیا اور دوسری نے ابو جہم بن حذیفہ بن غانم سے

قربانی کے اونٹون کی قطارہے اور آپ احرام باندہے ہوئے ہین آنحضرت (صلعم)
نے اس قول کی تصدیق کی بدیل یہہ سنکر معہ اپنے ہمراہیون کے لوٹ کر قریش
کے پاس آیا اور اون سے مخاطب ہوکر کہا "اے گروہ قریش تم لوگ ناحق محمدؐ کے
ساتہہ عجلت کرتے ہو وہ تم سے لڑنے کو نہین آئے ہین بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو
آئے ہین تم لوگ بے فایدہ شور و غل مچا رہے ہو" قریش نے جواب دیا کہ
گو وہ بقصد جنگ نہ آئے ہون لیکن وہ اس شہر مین نہین آسکتے اور دیکہہ
آیندہ اس بابت کچہہ گفتگو نہ کرنا اس کے بعد اہل مکہ نے مکرز بن حفص بن
الاخیف برادر بنو عامر بن لوی کو بہیجا اس سے بہی یہی گفتگو پیش آئی اور اسنے
بہی واپس ہوکر قریش کو اسی امر کی اطلاع دی پہر انہون نے حلیس بن علقمہ یا
ابن زبان سردار احابیش کو حال دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا آنحضرت
(صلعم) نے اسکو آتے ہوئے دیکہہ کر فرمایا کہ سامنے سے ہٹ جاؤ قربانی کے اونٹون کو
آگے کردو حلیس قربانی کے جانورون کو دیکہکر آنحضرت (صلعم) کے پاس تک
نہ گیا راستہ ہی سے لوٹ کر قریش سے کل واقعہ بیان کیا قریش نے کہا بیٹہہ جا
جنگلی آدمی کچہہ سمجہتا بوجہتا نہین ہے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اس بات سے حلیس کو
غصہ آگیا اور اوس نے نہایت تیز آواز سے کہا اے گروہ قریش واللہ ہم نے
تمہارے ساتہہ اسبات کا حلف نہین لیا او نہ اس امر پر ہم نے تم سے عہد کیا ہے
کیا وہ شخص روکا جائیگا جو بیت اللہ کی زیارت کو آتا ہے مجہکو اوسکی قسم ہے
جس کے قبضہ مین حلیس کی جان ہے یا تو محمدؐ کو جس کام کے لئے وہ آئے
ہین تم چہوڑ دوگے یا مین اپنے کل حبشیون کو لیکر چلا جاؤنگا" قریش نے رنگ
بیرنگ دیکہکر نرمی سے کہا بہائی حلیس تم خاموش رہو جو تم کہوگے وہی ہوگا
ذرا ہم اپنا اطمینان تو کرلین ابن اسحاق کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد

پہلے آنحضرت (صلعم) نے خراش بن امیہ خزاعیؓ کو بلایا اور اپنے اونٹ ثعلب
نامی پر سوار کر کے اہل مکہ کے پاس اصلی حالات کے کہنے کے لئے روانہ کیا
اہل مکہ نے آپ کے اونٹ کو ذبح کر ڈالا اور خراش بن امیہ کے قتل پر
آمادہ ہو گئے حبشیون نے درمیان پڑ کر بچایا خراش بیچارے جان بچا کر
آنحضرت (صلعم) کے پاس آئے اور کل واقعات عرض کیا تب آپ نے
عمر ابن الخطابؓ کو اہل مکہ کے پاس بھیجنے کو بلایا عمر ابن الخطابؓ نے عرض کیا
اے رسول اللہ (صلعم) مجھے مکہ جانے مین کچھہ عذر نہین ہے لیکن مجھے اپنی
ذات کا قریش سے خوف ہے مکہ مین کوئی بنو عدی بن کعب نہین ہے
جو میری حمایت کرے یا انکو روکے گا آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ قریش مجھہ سے
کس قدر برہم ہین اور مجھے دیکھہ کر کسقدر آگ بگولا ہوتے ہین لیکن مین
اس کام کے لئے اپنے سے زیادہ اچھے شخص کو بتاتا ہون آپ عثمان بن
عفانؓ کو بلائے اور اُن سے یہہ کام لیجیئے۔ آنحضرت (صلعم) نے اس رائے کو
پسند فرمایا اور عثمان بن عفانؓ کو بلا کر ابو سفیان اور رؤساء قریش کے
پاس مکہ کو روانہ کیا جب یہہ مکہ مین پہونچے تو سب سے پہلے ابان بن سعید بن
العاص سے ملاقات ہوئی عثمان بن عفانؓ نے آنحضرت (صلعم) کا پیام کہا
یہہ ان کو ابو سفیان اور رؤساء قریش کے پاس لیگیا انہون نے اون سے بہی
آنحضرت (صلعم) کا کل پیام کہہ دیا جب یہہ پیام پہونچا چکے تو قریش نے کہا
کہ تمہارا اگر جی چاہتا ہو تو طواف کر لو عثمان ابن عفانؓ نے جواب دیا مین
یہہ فعل ہرگز نہ کرون گا جب تک آنحضرت (صلعم) طواف نکر لین گے قریش
یہہ سُنکر خاموش ہو گئے اور انکو روک رکھا۔ آنحضرت (صلعم) اور مسلمانونکو
یہہ خبر پہونچی کہ عثمان بن عفانؓ کو اہل مکہ نے قتل کر ڈالا ابن اسحاق کہتا ہے

کہ مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت (صلعم) کو جب یہہ خبر
پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ جب تک مین اس قوم سے معاوضہ نہ لے لونگا ہرگز
حرکت نہ کرونگا اور لوگون کو بیعت کے لئے بلایا اس بیعت سے حاضرین
مین سے سواے جد بن قیس برادر بنو سلمہ کے کسی نے انکار نہین کیا سب سے
پہلے ابو سنان اسدی نے بیعت کے لئے ہاتہہ بڑہایا تہا پہر قریش نے سہیل
بن عمرو برادر بنو عامر بن لوی کو آنحضرت (صلعم) کے پاس صلح کرنے کی غرض سے بہیجا
اور یہہ سمجہا دیا کہ محمد (صلعم) سے صلح کرو لیکن وہ اس سال واپس جائین تاکہ
عرب یہہ نہ کہے کہ محمد (صلعم) بجبر مکہ مین داخل ہوئے ہین - آنحضرت (صلعم) نے
اسکو آتے دیکہہ کر فرمایا کہ اب قریش صلح کیطرف مایل ہوئے ہین کیونکہ اونہون نے اس شخص کو
بہیجا ہے الغرض سہیل آنحضرت (صلعم) کے پاس آیا اور شرایط صلح طے کرکے
عہد نامہ لکہا جانے لگا آنحضرت (صلعم) نے علی ابن ابیطالب سے فرمایا لکہو بسم اللہ
الرحمن الرحیم سہیل نے کہا مین یہہ نہین جانتا باسمک اللہم لکہا و آپنے ارشاد کیا یہی لکہو
پہر فرمایا لکہو هذا ما صالح علیه محمد رسول الله سهیل ابن عمرو
سہیل نے اسپر بہی اعتراض کر دیا کہ اگر ہم تمکو رسول اللہ جانتے تو تم سے کیون
لڑتے ؟ تم اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہاؤ آنحضرت (صلعم) نے کہا اچہا یہہ لکہو
هذا ما صالح علیه محمد بن عبد الله سهیل بن عمرو و اصطلحا
علی وضع الحرب عن الناس عشر سنین یامن فیهن الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی محمدا من قریش
بغیر اذن ولیه رده علیهم ومن جاء قریشا ممن مع
محمد لم یردوه علیه وان بیننا عیبة مکفوفة وانه
لا اسلال ولا اغلال وانه من احب ان یدخل

فی عقد محمد وعهده دخل فیه ومن احب ان یدخل فی عقد
قریش وعهدهم دخل فیه وانك ترجع عنا عامك هذا
فلا تدخل علینا مکة وانه اذا کان عام قابل خرجنا
عنك فدخلتها باصحابك فاقمت بها ثلاثا معك سلاح
الراکب السیوف فی القرب لا تدخلها بغیرها ترجمہ یہ وہ
ہے جسپر محمد بن عبد اللہ (صلعم) سہیل بن عمرو نے باہم موافقت کی ہے۔ ان دونوں
آدمیون نے باہم صلح کرلیا ہے کہ دس برس تک لڑائی موقوف رکھی جائے تاکہ
لوگون کو آپسمین امن حاصل ہو اور ایک دوسرے سے رکے رہین شرایط مین کہ جو
شخص محمد کے پاس قریش کا بغیر اجازت اپنے ولی کے چلا جائیگا اُسکو وہ قریش
کے پاس واپس کردینگے اور جو شخص محمد (صلعم) کے ہمراہیون مین سے قریش
کے پاس آجائیگا اوسکو یہ نہ واپس کرینگے اور ہمارے درمیان مین شر موقوف
رہے گا اور نہ تلوار اوٹھائی جائیگی اور نہ خیانت کیجائیگی اور جو شخص محمد (صلعم)
کے عقد وعہد مین داخل ہونا چاہے تو وہ داخل ہوسکتا ہے اور جسکا جی قریش
کے عقد وعہد مین داخل ہونیکا ہو وہ اسمین داخل ہو اور محمد اس سال
واپس جائین مکہ مین نہ داخل ہون اور جب سال آیندہ آئے تو انکو داخل
ہونے کی اجازت ہے پس وہ معہ اپنے اصحاب کے آئین تین دن ٹھہرین۔ آلات
حرب سوارون کے پاس تلوارین نیام مین ہون سوائے اس کے مکہ مین اور
کچھ نہ لائین"۔ یہ عہد نامہ لکھا جا رہا تھا کہ ابوجندل بن سہیل آگئے اور اس
عہد نامہ کے موجب سہیل کو دیدیئے گئے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ تحریر کے بعد
بغرض تکمیل صلحنامہ پر مسلمانون اور مشرکون کیطرف سے ابوبکر صدیق و عمر بن الخطاب
وعبد الرحمن بن عوف وعبد اللہ بن سہیل بن عمرو سعد بن ابی وقاص محمد بن مسلمہ

ومکرز بن حفص رضؓ وعلیؓ ابن ابیطالبؓ نے دستخطین کین بعدازان آنحضرت (صلعم) نے سر منڈایا۔ قربانی کی اور مدینہ کو واپس ہوئے اثناء راہ مین سورہ فتح (یعنی انا فتحنا لک الخ) نازل ہوئی جسمین ان واقعات اور نیز بیعت الرضوان وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ فمن شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا۔

مکاتبات رسولؐ

عمرۃ الحدیبیہ اور وفات کے فیمابین آنحضرت (صلعم) نے اپنے بعض اصحابؓ کو ملوک عرب و عجم کیطرف خطوط لیکر بغرض دعوت اسلام روانہ کیا۔ سلیطؓ بن عمروؓ بن عبد شمسؓ بن عبدؓ و دبرادر بنو عامرؓ بن لویؓ کو ہوذہؓ بن علیؓ والی یمامہ کیطرف اور علاءؓ بن الحضرمیؓ کو منذرؓ ابن ساویؓ برادر بنو عبد القیسؓ والی بحرینؓ کے پاس اور عمروؓ بن العاصیؓ کو جیفرؓ بن جلندیؓ ابن عامرؓ بن جلندیؓ والی عمان کیجانب اور حاطبؓ بن ابی بلتعہؓ کو مقوقسؓ والی اسکندریہؓ کیطرف اور دحیہؓ بن خلیفہ کلبیؓ کو قیصر روم کیطرف اور شجاعؓ بن وہبؓ اسدی برادر بنو اسدؓ بن خزیمہؓ کو حرثؓ بن شمر غسانیؓ والی دمشق کیطرف اور عمروؓ بن امیہ الضمریؓ کو نجاشی کے طرف روانہ فرمایا۔

مقوقس والی اسکندریہ نے حاطبؓ بن ابی بلتعہؓ کی کمال عزت کی اور آنحضرت (صلعم) کے نامہ مبارک کو توقیر کی نگاہون سے دیکھکر قبول کیا واپسی کیوقت چار لونڈیان بطور ہدیہ آنحضرت (صلعم) کیخدمت مین روانہ کیا۔ ازانجملہ ام المومنین ماریہؓ مادر ابراہیمؓ ابن رسول اللہ (صلعم) تہین۔

دحیہؓ کلبی جو آنحضرت (صلعم) کے سفیر ہوکر قیصر کیطرف روانہ ہوئے تہے پہلے وہ بصرے مین گئے اور وہان سے والی بصرے کے ذریعہ سے قیصر روم ہرقل کے دربار مین پہونچے اس خط مین یہہ عبارت تہی۔[1] بسم اللہ الرحمن الرحیم

---

[1] اس خط کا ترجمہ کتاب ثانی جلد دوم صفحہ ۱۳۷ مین ہوچکا ہے۔

من محمد رسول الله الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من
اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایة الاسلام
اسلم تسلم یوتک الله اجرک مرتین۔ فان تولیت فان
علیک اثم الاریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی۔
کلمة سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا الله ولا نشرک
به شیئا ولا یتخذ۔ بعضنا بعضا اربابا من دون الله
فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون"

ہرقل نے اس خط کو پڑھ کر اپنے سر و آنکھہ پر رکھکر دریافت احوال کے لئے کمال تلاش سے اون لوگون کو بلوایا جو آپ کی قوم کے اُس کے ملک مین بغرض تجارت گئے ہوئے تھے چنانچہ غزہ سے ابوسفیان[1] وغیرہ طلب ہوآئے ہرقل نے

---

[1] ابوسفیان اسوقت تک ایمان نہین لائے تھے ان کے ساتھہ قریش کی ایک جماعت تھی جسوقت یہہ دربار قیصر مین آئے ہرقل نے اور قریشیون کو ابوسفیان کے پیچھے بٹھایا اور یہہ کہا کہ مین ان سے کچھہ دریافت کرونگا اگر یہہ کچھہ جھوٹ کہین تو انکو تم جھٹلانا ابوسفیان کہتے ہین کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہوتا تو ضرور مین جھوٹ بولتا۔ مجھسے ہرقل نے آنحضرت (صلعم) کے حالات دریافت کئے مین نے اُنکو تحقیر کے ساتھہ بیان کرنا شروع کیا لیکن ہرقل نے میرے کہنے پر غور نہ کیا اور پہلا سوال اوس نے یہہ کیا کہ تم مین اُسکا (محمد صلعم) النسب کیسا ہے؟ مین نے کہا وہ نسبًا اچھا ہے پھر اوس نے سوال کیا کیا اُسکے خاندان مین ایسا کوئی گزرا ہے جسنے یہہ کہا ہو جو یہہ کہتا ہے؟ مین نے کہا نہین! پھر اوس نے دریافت کیا کیا اُسکی حکومت تھی اور اُس کے پاس ملک تھا جسکو تم لوگون نے چھین لیا ہے؟ مین نے کہا نہین! پھر اُسنے پوچھا تم مین سے اُس کے مطیع کس قسم کے آدمی ہین؟ مین نے کہا کمزور۔ غریب۔ نوعمر۔ پھر اس نے کہا کیا وہ لوگ جو اس کے مطیع ہوتے ہین اُنکو دوست رکھتے ہین (باقی صفحہ ١٥٩ مین)

ان سے آپ کے حالات دریافت کیے اُسکو ابوسفیان کے جواب سے پوری

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۵۸) اور اس کے ساتھہ رہتے ہین یا اُس سے علیحدہ بہی ہوجاتے ہین
مین نے جواب دیا کسی نے آجتک اُس کے متبعین مین سے اُس سے علیحدہ گی نہین اختیار کی
پہر اوس نے سوال کیا تمہاری اور اوسکی لڑائیان کیسی ہوتی ہین مین نے کہا کبھی وہ ہمپر
غالب آجاتا ہے اور کبھی ہم اوسپر۔ پہر اوس نے کہا کیا کبھی وہ تم سے بدعہدی بہی کرتا ہے ؟
مین نے اس کے جواب دینے مین بہت کچھہ سوچا اور کوئی دوسرا جواب دینے کو تہا لیکن نہین کہے
سوا میری زبان سے کچھہ نہ نکلا ہرقل یہہ سنکر تہوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا بعد ازان
پہر ابوسفیان سے مخاطب ہوکر کہنے لگا اے شخص مین نے تجہسے پہلے اُنکا نسب دریافت کیا
تونے کہا کہ وہ اوساط الناس سے ہے بلاشبہہ انبیاء ایسے ہی نسب کے ہوتے ہین مین نے
پہر تجہہ سے دریافت کیا کہ اُس کے خاندان مین سے جو کچھہ یہہ کہتا ہے کسی نے کہا ہے
تونے کہا نہین ! پہر مین نے سوال کیا تم مین سے کسی نے اُسکے ملک کو چہین لیا ہے کہ جسکے
حاصل کرنے کو اوس نے یہہ فعل اختیار کیا ہو تونے کہا نہین ! مین نے اُس کے متبعین کا
حال دریافت کیا تونے بیان کیا کہ ضعفاء و مساکین اسکی اتباع کرتے ہین بے شک انبیاء و رسل
کی اتباع ایسا ہی لوگ کرتے ہین پہر مین نے تجہہ سے سوال کیا کہ جو شخص اُسکی اتباع کرتا ہے
اُس سے علیحدگی بہی وہ کرتا ہے یا کہ وہ اُسکو ہمیشہ دوست رکہتا ہے تونے کہا کہ اُس کے
متبعین اُسکو دوست رکہتے ہین اُس سے جدا کبھی نہین ہوتے ہین بلاشبہہ حلاوت ایمان
کی یہی صفت ہے جس قلب مین ایمان داخل ہوتا ہے اوس سے پہر کبھی نہین نکلتا ہے
پہر مین نے تجہسے اُس کے عہد و اقرار کے نسبت دریافت کیا تونے کہا کہ کبھی
وہ بدعہدی نہین کرتا ہے ، اگر تونے یہہ سب باتین سچ بتلائین ہین تو بلا شبہہ
وہ اوس چیز پر غالب آئیگا جو میرے ان دونون قدمون کے نیچے ہے (یعنی تخت قیصری
یا سلطنت روم) اور اگر مین اوس کے پاس موجود ہوتا تو مین اوسکے (باقی صفحہ ۱۶۰ مین)

تشفی ہوگئی آپ کے حالات سنکر آپکی بنوت کی تصدیق کی اور ایک جلسہ[۵] مین
نصاریٰ کو جمع کرکے اس امر کو پیش کیا سبھون نے باتفاق انکار کیا جلسہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۵۹) پانون دہوتا اس کے بعد مجھکو اس نے رخصت کیا مین کف افسوس ملتا
ہوا دربار سے یہہ کہتا ہوا باہر آیا "افسوس ابن ابی کبشہ کا یہہ حال ہے کہ ملوک اس سے باوجود
اس سلطنت کے ڈرتے ہین" ابن ابی کبشہ سے ازراہ توہین کفار مکہ آنحضرت (صلعم) کو تعبیر کرتے تھے

۵ بعض معتبر مورخین لکھتے ہین کہ اس سے پہلے ہرقل نے آنحضرت (صلعم) کی بابت ایک شخص کو لکھا
جو رومہ مین رہتا تھا اور کتب آسمانی سے بخوبی واقف تھا اس شخص نے رومہ سے لکھا کہ یہہ
وہی شخص ہے جسکا ہملوگ انتظار کرتے تھے تو اسکی اتباع کر اور اسکی بنوت کی تصدیق کر اسپر
ہرقل نے بطارقہ روم کو ایک مکان مین جمع کیا اور دروازہ بند کرا کے کہنے لگا میرے
پاس اوس شخص کا نامہ آیا ہے جو اپنے دین کی دعوت کرتا ہے اور بے شک وہ نبی ہے
جسکا ذکر ہم اپنی کتاب مین پاتے ہین پس آؤ ہم سب اُسکی اتباع کرین تاکہ ہماری دنیا اور
دین کی بھلائی ہو بطارقہ روم یہہ سنتے ہی چلا اوٹھے اور نکلنے کی غرض سے دروازہ کیطرف
بھاگے ہرقل نے انکی برہمی سے بخوف جان اُنکو پھر واپس بلایا اور یہہ کہا کہ مین تمکو آزمارہا تھا
اب مجھکو تمہاری مضبوطی دیکھکر خوشی ہوئی ان لوگون کے چلے جانے کے بعد ہرقل نے دحیہ رض
سے کہا کہ مین جانتا ہون کہ تمہارا دوست (محمدؐ) نبی مرسل ہے لیکن مجھکو اُس کے اظہار سے اپنی جانکا
خوف ہے اگر ایسا نہوتا تو مین اُسکی اتباع کرتا اسکے بعد ہرقل نے دحیہ رض کو اسقف اعظم روم کے پاس بھیجا اسقف اعظم
نے حال سنکر کہا کہ تمہارا دوست نبی مرسل ہے اسکا ذکر ہم کتب آسمانی مین پاتے ہین یہہ کہکر اسنے اپنا
عصا لیا اور کلیسہ مین پہونچکر علما، نصاریٰ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا میرے پاس احمدؐ کا نامہ ہے وہ ہمکو دین خدا
کیطرف بلاتا ہے اور مین شہادت دیتا ہون کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اُسکے بندہ اور رسول ہین علما، نصاریٰ یہہ سنتے ہی
اسپر ٹوٹ پڑے اور اسکو قتل کرڈالا دحیہ رض نے یہہ حال لوٹکر ہرقل سے کہا ہرقل نے کہا مجھکو بھی اسیکا خوف ہے تب اس واقعہ
کے بعد ابوسفیان تلاش کرکے بلائے گئے اور ان سے باتین ہوئین واللہ اعلم

درہم وبرہم ہوچلا قیصر نے مجلس کا رنگ بدلا دیکھکر لوگون کو نرمی سے بلایا اور انکی
تالیف قلوب کی۔ ابن اسحاق سے روایت کیجاتی ہے کہ اس مجمع کے منتشر ہونے کے
بعد قیصر نے اراکین دولت کو طلب کر کے آنحضرت (صلعم) کو جزیہ دینے کی
بابت گفتگو پیش کی سبھون نے اس سے انکار کیا پھر اس نے کہا بہتر ہوگا کہ
ارض سوریہ (یعنی فلسطین واردن و دمشق وحمص وغیرہ بلاد شام) دیکر صلح
کرلیجائے اراکین دولت نے اس سے بھی اختلاف کیا۔ واللہ اعلم۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ جو خط شجاع بن وہب اسدی لیکر حرث بن شمر غسانی
والی دمشق کے پاس گئے تھے اوسمین لکھا ہوا تھا السلام علی من اتبع الھدی
وآمن بہ ادعوک الی ان تومن باللہ وحدہ لا شریک لہ یبقی
لک ملک (ترجمہ اللہ کی رحمت اوسپر ہو جو ہدایت کا تابع ہوا اور اوسپر ایمان
لائے۔ مین تجھکو اس طرف بلاتا ہون کہ تو اللہ واحد پر ایمان لائے جس کا کوئی
شریک نہین ہے (اگر تو ایسا کرے گا) باقی رکھا جائیگا تیرا ملک) شجاع بن وہب
کہتے ہین کہ حرث بن شمر غسانی اس مضمون کو دیکھہ کر بہت برہم ہوا اور بکمال طیش
سے کہنے لگا "کون شخص میرا ملک مجھہ سے چھینے گا۔ مین خود اوسکی طرف جاتا ہون"
آنحضرت (صلعم) نے یہہ کلام سُنکر فرمایا تھا اسکا ملک جانیوالا ہے۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کیطرف جو نامہ نامی عمرو بن امیہ الضمری کے معرفت
دربارہ دعوت اسلام وجعفر بن ابی طالب رضہ اوران کے ہمراہیون کی بابت روانہ
روانہ کیا گیا تھا اوسکی عبارت یہہ تھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد
رسول اللہ الی النجاشی الاصحم عظیم الحبشۃ سلام علیک فانی
احمد الیک اللہ الملک القدوس السلام المومن المھیمن واشھد ان
عیسے بن مریم روح اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم الطیبۃ البتول

الحصینۃ فحملت بعیسیٰ فخلقہ من روحہ ونفخہ کما خلق آدم بیدہ ونفخہ وانی ادعوک الی اللہ وحدہ لا شریک لہ والموالاۃ علیٰ طاعتہ تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی فانی رسول اللہ وقد بعثت الیک ابن عمی جعفرا ومعہ نفر من المسلمین فاذا جاؤک فاقرھم ودع التجری وانی ادعوک وجنودک الی اللہ فلقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصحی والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم از جانب محمد رسول اللہ (صلعم) بطرف نجاشی اصحم بادشاہ حبشہ۔ تجھہ پر سلامتی ہو۔ بے شک مین تیرے طرف اُس اللہ کی تعریف کرتا ہون جو بادشاہ ظاہر و باطن ہے پاک ہے ہر عیوب سے بے عیب ہے امان دینے والا نگہبان ہے اور شہادت دیتا ہون اس امر کی کہ عیسیٰ بن مریم روح اللہ اور اس کے کلمہ ہین جسکو اس نے مریم پاک بتول کیطرف القا کیا پس وہ حاملہ ہوئین عیسیٰ سے پیدا کیا اللہ نے انکو اپنی روح اور نفخ سے جیسا کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھہ اور نفخ سے اور بے شک مین تجھکو بلاتا ہون اللہ کیطرف جو اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے اور اُسکی اطاعت کی محبت کیطرف۔ تو میری اتباع کر اور ایمان لا اوسپر جو میرے پاس آیا ہے (یعنی قرآن) مین بے شک اللہ کا رسول ہون مین نے تیرے طرف اپنے چچا کے لڑکے جعفر کو بھیجا ہے اور اوس کے ساتھہ چند مسلمان ہین پس جب تیرے پاس آئین تو انکے روبرو اقرار کر اور چھوڑ دے سرکشی کو اور مین تمکو اور تیرے لشکر کو اللہ تعالیٰ کیطرف بُلاتا ہون بے شک مین نے تجھے اپنی رسالت کی تبلیغ کی اور سمجھا دیا تجھکو پس قبول کر میری نصیحتون کو۔ سلامتی ہو اوسپر جو ہدایت کا تابع ہو۔

نجاشی نے اسکا یہہ جواب تحریر کیا۔ الی محمد رسول اللہ من النجاشی
الاصحم ابن الحر سلام علیک یا رسول اللہ من اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو الذی ھدانا للاسلام
اما بعد فقد بلغنی کتابک یا رسول اللہ فما ذکرت من امر
عیسی فورب السماء والارض ما نزید بالرای علی ما ذکرت
انہ کما قلت وقد عرفنا ما بعثت بہ الینا وقد قربنا
ابن عمک واصحابہ فاشہد انک رسول اللہ صادقاً
مصدقاً فقد بایعتک وبایعت ابن عمک واسلمت
للہ رب العلمین وقد بعثت بابنی ارحا الاصحم فانی لا املک
الا نفسی ان شئت ان اتیک فعلت یا رسول اللہ فانی
اشہد ان الذی تقول حق والسلام علیک یا رسول اللہ۔
(ترجمہ) بطرف محمد رسول اللہ از نجاشی اصحم ابن الحر۔ سلام ہو تجھپر اے رسول اللہ
اللہ کیطرف سے اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکات ہو۔ تعریف کرتا ہون مین
ایسے اللہ کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوائے اوس کے جس نے ہدایت کی ہم کو
اسلام کی۔ اما بعد اس کے بے شک مجھکو پہونچی تیری کتاب (خط) اے رسول اللہ
پس جو تونے ذکر کیا عیسیٰ کی بابت قسم ہے خدائے آسمان و زمین کی جو تونے
لکھا ہے اوسپر ہم اپنی رائے سے کچھہ زیادہ نکرین گے۔ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ
تونے کہا اور بلاشبہہ ہم نے پہچان لیا اوسکو جسکو تو لیکر ہمارے طرف مبعوث
ہوا ہے اور ہم نے تیرے چچا کے لڑکے اور اوس کے اصحاب کے روبرو اقرار کیا
مین شہادت دیتا ہون اس امر کی کہ تو اللہ کا رسول صادق و مصدق ہے
بے شک مین نے تیری بیعت کی اور بیعت کی تیرے ابن عم کی اور اسلام لایا مین

اللہ رب العلمین پر اور مین بھیجتا ہون تیرے طرف اپنے لڑکے ارخا الاصحم کو کیونکہ مین سوائے اپنے نفس کے کسی کا مالک نہین ہون اگر میرے آنے کو کہئے تو مین بجالاؤن اے رسول اللہ بلا شبہہ مین شہادت دیتا ہون کہ جو تو کہتا ہے حق ہے سلام ہو تجہپر اے رسول اللہ۔

مورخین لکھتے ہین کہ نجاشی نے اپنے لڑکے کو ساٹہہ حبشیون کے ہمراہ ایک کشتی پر آنحضرت (صلعم) کے خدمت مین روانہ کیا تہا اتفاق سے یہہ کشتی ڈوبگئی یہہ بہی لکہا ہے کہ آپ نے نجاشی کو ام حبیبہ رض سے اپنا عقد کرنے کو لکہا تہا چنانچہ نجاشی نے اپنی ایک لونڈی کے ذریعہ سے اُن کے پاس پیام بہیجا انہون نے خالد بن سعید بن العاص رض کو اپنا وکیل کر دیا خالد بن سعید رض نے چارسو دینار مہر پر بوکالت نجاشی ام حبیبہ رض کا عقد آنحضرت (صلعم) کے ساتہہ کیا اور نجاشی نے یہہ چارسو دینار مہر کے آنحضرت (صلعم) کیطرف سے خالد بن سعید رض کو دیدئے جسوقت یہہ چارسو دینار مہر کے نجاشی کی لونڈی ام حبیبہ رض کے پاس لیکر آئی ام حبیبہ رض نے خوش ہو کر اسمین سے پچاس مثقال لونڈی کو مرحمت کئے لیکن لونڈی نے نجاشی کے کہنے سے واپس کر دیا نجاشی کی عورتین اوسدن عود و عنبر اور خوشبو کی چیزین لیکر ام حبیبہ رض کے پاس گئین اور اونکو بنا سنوار کر مع بقیہ مہاجرین کے دو کشتیون پر سوار کراکے مدینہ کو روانہ کیا انہون نے آنحضرت (صلعم) سے خیبر مین شرف نیاز حاصل کیا۔

کبسرے شاہ فارس کے خط مین لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی کسرے عظیم فارس سلام علی من اتبع الھدی و آمن باللہ و رسلہ اما بعد فانی رسول اللہ الی الناس کافۃ لینذر من کان حیا اسلم تسلم فان ابیت

فعلیک اثم المجوس (ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم از جانب محمد رسول اللہ بجانب کسرے شاہ فارس سلام اوسپر ہو جو ہدایت کا تابع ہوا اور اللہ اور اوس کے رسولون پر ایمان لائے اما بعد بے شک مین اللہ کا رسول ہون کل آدمیون کے طرف ۔ تاکہ ڈراؤن مین جو لوگ موجود ہون اسلام لا سلامت رہیگا پس اگر تو انکار کرے گا تو تجہپر مجوس کا گناہ ہوگا۔

کسرے نے اس خط[1] کو پہاڑ ڈالا آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنکر فرمایا مزق اللہ ملکہ (اللہ اس کے ملک کو پارہ پارہ کرے) ابن اسحاق کی روایت مین "وامن باللہ ورسلہ" کے بعد "واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد اعبدہ ورسولہ وادعوک بدعایۃ اللہ فانی انا رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیًا ویحق القول علی الکافرین فان ابیت فاثم الاریسیین علیک" مذکور ہے ابن اسحاق کہتا ہے کہ کسرے نے

[1] بعض مورخین نے لکہا ہے کہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی (جو کسرے فارس کے پاس آنحضرت صلعم کا خط لیکر گئے تہے) کمل کا ایک ٹکڑا کفنی کی صورت پہاڑ کر پہنے ہوئے تہے دونون بغل سے نیچے تک ببول کے کانٹون سے سی دیا تہا کمر مین ایک رسی بندہی تہی جس سے تلوار ایک ٹوٹی ہوئی نیام مین لٹک رہی تہی سر پر عمامہ تہا لیکن پاؤن مین جوتا نہ تہا ایک مدت تک بہہ ادہر ادہر پریشان گہومتے پہرتے رہے دربار تک رسائی نہی ہوئی جب شاہ فارس کو کسی ذریعہ سے یہہ معلوم ہوا کہ ایک عربی نژاد شخص محمد (صلعم) کا سفیر ہو کر آیا ہے جو عرب مین اندنون ظاہر ہوا ہے تب اوس نے انکو بلا بہیجا دربار مین داخل ہوتے ہی چوبدارون نے سجدہ کرنے کو کہا عبد اللہ بن حذافہؓ نے سجدہ کرنے سے انکار کیا اور ایک طول تقریر مین سجدہ غیر اللہ کے شرک ہونے کو بیان کیا چوبدارون نے اجنبی سمجھکر (باقی صفحہ ٤٦ مین)

اس خط کو پڑھ کر چاک کر ڈالا اور غصہ سے کہنے لگا کہ "مجھکو اوراوس نے خط لکھا ہے اور میرے نام سے پہلے اپنے نام کو تحریر کیا ہے باذان گورنر یمن کو لکھا جائے کہ فوراً دو آدمی بھیجکر اس حجازی شخص کو گرفتار کراکے میرے پاس بھیجدے چنانچہ باذان گورنر یمن نے بالویہ اور رخرخسرہ کو سرزمین حجاز کیطرف روانہ کیا رفتہ رفتہ یہہ لوگ طایف مین پہونچے اور آنحضرت (صلعم) کو دریافت کیا لوگون نے کہا وہ مدینہ مین ہے قریش نے یہہ واقعہ سُنکر بہت خوشی منائی بالویہ و خرخسرہ چند دنون بعد آنحضرت (صلعم) کے پاس مدینہ پہونچگئے اور یہہ کہا کہ "تمہارے شاہنشاہ نے ملک باذان کو تمہارے گرفتاری کا حکم دیا ہے اور اوس نے ہمکو اس امر پر مقرر کیا ہے مناسب ہے کہ ہمارے ساتھہ چلو اِسمین تمہاری اور تمہاری قوم کی بہتری ہے اور اگر تم انکار کروگے تو تمہارے حق مین بہت بُرا ہوگا تم خود ہلاک کردیئے جاؤگے تمہاری قوم بھی تباہ کردیجائیگی تمہارا ملک لوٹ لیا جائیگا" آنحضرت (صلعم) نے اس کلام پر کچھہ توجہ نہ کیا اور انکو ڈاڑھی مونڈانے لب بڑھانے سے منع فرمایا بالویہ اور رخرخسرہ نے کہا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۶۵) زیادہ لتعرض نہ کیا تخت کسرے کے قریب جب پہونچے تو پہر سجدہ کرنے کی ہدایت کی گئی عبداللہؓ نے پہر اس کے ممنوع و خلاف شرع ہونے کا ایک وعظ کہدیا اور اسلامی طریقہ کے موافق نہ تو کسرے کو سجدہ کیا اور نہ اوسکے آگے جُھکے کسرے نے ان کو غضب کی تیز نگاہون سے دیکھہ کر سجدہ نہ کرنے اور زمین بوس ہونے کا سبب دریافت کیا عبداللہ نے کہا کہ ہماری شریعت مین یہہ سب حرام ہے کسرے ان کے جواب سے برہم ہوگیا اور اوس نے خط کو بغیر پڑہے ہوئے چاک کرکے یہہ حکم دیا کہ اس بے ادب کے کان و ناک کاٹ کر دربار سے نکال دو چوبدارون نے یہہ حکم پاتے ہی کشان کشان عبداللہؓ کو دربار سے نکالا اور کان و ناک کاٹ کر چھوڑ دیا بیچارے عبداللہ بن حذافہؓ اسی پریشانی کیحالت سے (باقی صفحہ ۱۶۷ مین)

ہمارے خداوند نے ایساہی حکم دیاہے (خداوند سے مقصود اُنکا کسرےٰ تہا) آنحضرت (صلعم) نے کہا لیکن ہمارے خدا نے داڑہی بڑہانے اور موچہین تراشنے کا حکم دیا ہے یہہ کہکر آپ نے اون کو ٹہیرایا اور اگلے دن پر اونکی باتون کے جواب دینے کو موقوف رکہا اتنے مین یہہ الہام ہوا کہ اللہ جلشانہ نے کسرےٰ پر اس کے لڑکے شیرویہ کو مسلط کردیا اور اُس نے اسکو شب کیوقت فلان روز فلان مہینہ مین قتل کرڈالا آنحضرت (صلعم) نے بالویہ وخرخسرہ کو بلاکر اس واقعہ سے مطلع کیا بالویہ وخرخسرہ کو اس کلام سے سخت تعجب ہوا تہوڑی دیر تک خاموشی کی حالتمین بیٹھے رہے پہر کچہہ سوچ سمجہکر آنحضرت (صلعم) سے مخاطب ہوکر کہنے لگے تم اس کہنے کا نتیجہ سمجہتے ہو کیا ہوگا ہمارا شہنشاہ تمکو اور تمہاری قوم کو تباہ کردیگا اس سرزمین کی خاک تک کا پتہ نہ ملیگا رسول اللہ (صلعم) نے فرمایا تم اس خیال وفکر مین نہ پڑو جاؤ اور ملک باذان کو اس واقعہ سے مطلع کرو اور میری طرف سے یہہ کہدو کہ میری حکومت اور میرا مذہب تمام عالم مین پہیلنے والا ہے میرا غلبہ وہان تک پہونچ جائے گا جہانتک کسرےٰ کا سکہ چل رہا ہے۔ ملک باذان اگر اسلام لائے گا تو مین اوسکو جسپر وہ متصرف ہے بحال رکہونگا اور اوسکو اوسکی قوم کی سرداری دیدونگا" خرخسرہ وبالویہ یہہ پیام لیکر جسوقت باذان کے پاس آئے اور اُس سے ہوبہو بیان کیا باذان نے کہا یہہ کلام معمولی آدمیون کا نہین ہے یہہ باتین نبیون کی سی ہین مین اسکی پیشین گوئی کا نتیجہ دیکہتا ہون کہ کیا ہوگا۔ باذان اسی فکر وخیال مین تہا کہ شیرویہ کا خط آپہونچا جس مین یہہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ١٦٦) آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے کسرےٰ کی فتحی اور خط پہاڑ ڈالنے کا حال سُنکر اسکے ملک وتباہی کی بددعا کی اور ان کے ناک وکان سُوئے کے بنا کر لگادینے کا حکم دیا۔ واللہ اعلم۔

لکھا ہوا تھا کہ "مین نے کسرےٰ کو قتل کر ڈالا اور مین نے اوسکو اس وجہ سے قتل کیا ہے کہ وہ فارس پر ظلم کرتا تھا شرفاء ملک و رؤسا شہر کو بلا وجہ قتل کرتا اور اون کے مال و اسباب کو لوٹ لیتا تھا جسوقت میرا یہہ فرمان تجھکو ملے فورًا میری اطاعت قبول کر لے جیسا کہ اس سے پہلے تو شاہان فارس کا مطیع تھا اور اوس شخص کی بابت جس کے گرفتاری کا کسرےٰ نے تجھکو حکم دیا تھا یہہ ہدایت کیجاتی ہے کہ اوس سے تا صدور حکم ثانی کچھہ تعرض نہ کرنا" باذان کو جسوقت شیرویہ کا یہہ فرمان ملا اس نے اوسیوقت آنحضرت (صلعم) کی رسالت کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لایا اس کے مسلمان ہوتے ہی ابناء والے بہی مسلمان ہو گئے بانویہ نے باذان سے بعد واپسی مدینہ یہہ بہی کہا تہا کہ مین نے بڑے بڑے امراء و سلاطین سے باتین کین اور اونکے ساتہہ مین نے کہانا کہایا لیکن اوس شخص سے زیادہ بارعب مین نے کسی کو نہ پایا باذان نے دریافت کیا اوس کے ساتہہ دستہ فوج جان نثاران رہتا ہے بانویہ نے کہا نہین۔ واقدی کا بیان ہے کہ مقوقس بادشاہ قبط کو اسلام کی دعوت دیگئی تہی لیکن یہہ اسلام نہین لایا۔

غزوہ خیبر آنحضرت (صلعم) عام حدیبہ سے واپس آ کر پورے ذی الحجہ اور اوایل محرم آخر سنہ ۶ھ[1] تک مدینہ مین مقیم رہے اخیر محرم مین ایکہزار چارسو پیادے اور دوسو سواروں کی جمعیت سے خیبر کیطرف خروج فرمایا۔ مدینہ مین نمیلہ بن عبد اللہ لیثی کو اپنا نایب مقرر کیا اور رایت اسلام علی ابن ابیطالب کو دیا مدینہ سے نکلکر براہ صہبا ان کی وادیون کو طے کرتے ہوئے رجیع مین جا اوترے بنو غطفان اس نقل و حرکت کا حال سُنکر یہودیان خیبر کی خبر گیری و امداد کو روانہ ہوئے لیکن اسوجہ سے کہ لشکر اسلام بنو غطفان و خیبر کے درمیان پڑا ہوا تہا

[1] محرم کو سنہ ۶ھ کا آخری مہینہ اس خیال سے تحریر کیا ہے کہ حقیقۃً سنہ ہجری کا آغاز ماہ ربیع الاول سے ہوتا ہے جیسا کہ مالک سے منقول ہے اور بلحاظ شہرت ابتداء سنہ ہجری محرم سے ہوتا ہے اسی اعتبار سے یہہ غزوہ سنہ ۷ھ مین ہوا کما فی المواہب۔

اور نیز مسلمانون کا رُعب ان کو اپنی ڈرونی صورت دکھا رہا تھا بے نیل مرام واپس چلے آئے۔ آنحضرت (صلعم) نے قلعات خیبر پر حملے شروع کردیئے اور انکو یکے بعد دیگرے فتح کرنے لگے سب سے پہلے قلعہ ناعم مفتوح ہوا محمود بن سلمہ پر اوپر سے ایک پتھر کی چکی ڈالدی گئی جس سے وہ جان بحق تسلیم ہوئے بعد اسکے قلعہ قموص کو فتح کیا یہہ قلعہ ابن ابی حقیق یہودی کے قبضہ مین تھا اس قلعہ مین مال غنیمت کے علاوہ قیدی بکثرت ہاتھ آئے از انجملہ صفیہ بنت حی ابن اخطب تھین یہہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کو بیاہی تھین آنحضرت (صلعم) نے بعد گرفتاری انکو دحیہؓ کے حوالہ کیا پر انسے خرید کرکے آزاد کردیا۔ اور اپنی زوجیت مین لیلیا۔ قموص کے بعد صعب بن معاذ کا قلعہ چھین لیا یہہ خیبر کے قلعات مین عمدہ ترین قلعہ سے تھا پیداواری اس کے مضافات مین خوب ہوتی تھی اس قلعہ سے خیبر کے دوسرے قلعات کو بہت بڑی مدد پہونچتی تھی سب سے پیچھے خیبر کے قلعون مین سے وطیح اور سلالم فتح کیا گیا یہہ دونون قلعہ ۱۴ دن کے محاصرہ کے بعد مفتوح ہوئے تھے۔

خیبر کے قلعات بعض تو بزور تیغ مفتوح ہوئے اور بعض بصلح وامان۔ جو قلعہ صلح وامان سے فتح ہوئے اس کے رہنے والے یہود سے یہہ قرار پایا تھا کہ نصف پیداواری زراعت وکھجور وغیرہ مسلمانون کو خراج مین دیا کرین اور نصف خود لیا کرین چنانچہ اسی اقرار وعہد پر یہودیان خیبر آخر زمانہ خلافت عمر ابن الخطابؓ تک رہے جب جناب موصوف کو یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت (صلعم) نے اپنے مرض الموت مین ارشاد فرمایا تھا لایبقی دینان بارض العرب (سرزمین عرب مین دو دین نہ باقی رہین گے) تو اونہون نے یہودیان خیبر کو جلاوطن کردیا مسلمانون نے ان کے مال واسباب کو لیلیا خیبر کا مال غنیمت جو

آنحضرت (صلعم) کی موجودگی مین فتح ہوا تہا آخر زمانہ خلافت خلیفہ ثانی مین تقسیم ہوا مال غنیمت کے تقسیم کرنے والے جابر بن صخر (بنو سلمہ سے) اور زید بن ثابت انجاری تہے۔

اِس غزوہ مین تقریباً بیس مسلمان جمنین مہاجرین اور انصار رضی بہی تہے شہید ہوئے اور حمار اہلی کا گوشت حرام کیا گیا اور زینب بنت الحرث زوجہ سلام بن مشکم یہودیہ نے ایک مسلم بکری بہنی آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین بطور ہدیہ کے پیش کیا اور اس مین زہر ملا دیا آپ نے اسکو چکہتے ہی تہونک دیا اور یہہ ارشاد کیا کہ مجہکو اس بکری کی ہڈیان یہہ خبر دیتی ہین کہ اس مین زہر ملا ہوا ہے آپ کے ساتہہ کہانے مین بشر بن البراء بن معرور رضی شریک تہے وہ کہاتے ہی شہید ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد زینب یہودیہ بُلائی گئی اس نے زہر ملانیکا اقرار کیا لیکن اسلام لانے کی وجہ سے قتل نہ کی گئی بعضے کہتے ہین کہ زینب وارثان بشر کے حوالہ کر دیگئی اور اونہون نے اسکو بعوض خون بشر بن البراء رضی قتل کیا۔ واللہ اعلم۔

مورخین لکہتے ہین کہ اثناء حصار بعض قلعات خیبر مین رایت جنگ[۱]

[۱] ابن اسحاق نے بروایت بریدہ بن سفیان یہہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے ایک سفید نشان لیکر ابوبکر صدیق رضی کو خیبر کے ایک قلعہ کی طرف روانہ کیا اہنون نے اس کے فتح کرنے کی کوشش کی لڑے جب دن تمام ہو گیا اور وہ قلعہ فتح نہ ہوا تو واپس چلے آئے دوسرے دن آپ نے اس نشان کو عمر ابن الخطاب رضی کو مرحمت فرمایا یہہ بہی لڑ کر بغیر فتح کئے ہوئے لوٹ آئے تیسرے دن آپنے فرمایا کہ مین یہہ نشان اُس شخص کو دونگا جس کے ہاتہہ سے اوس کے فتح ہونے کو اللہ اور اسکا رسول دوست رکہتا ہے" سلمہ بن عمرو کہتے ہین کہ آنحضرت (صلعم) نے یہہ کہہ کر علی ابن ابیطالب رضی کو بُلایا (علی رضی کی آنکہین (باقی صفحہ ۱۷۱ پر)

علی ابن ابیطالبؓ کو دیا گیا اور اونہون نے اسکو فتح کیا تہا اسی درمیان مین انکی آنکہین بہی آشوب کر آئی تہین آنحضرت (صلعم) کے اسپر دم کر دینے سے اچہی ہو گیئین۔

اون مہاجرین مین سے جو کہ نجاشی کے ملک مین قبل ہجرت چلے گئے تہے کچہہ لوگ تو قبل از ہجرت مکہ مین واپس آئے تہے یہہ سُنکر کہ قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے پہر انہون نے مدینہ کو ہجرت کیا اور کچہہ لوگ ان مین سے غزوہ خیبر سے دو برس پیشتر حبشہ سے مدینہ چلے آئے تہے معدودے چند جو باقی رہ گئے تہے وہ فتح خیبر کے بعد آئے آنحضرت (صلعم) نے ان لوگون کے واپس کرنے کی بابت عمرو بن امیۃ الضمری کو نجاشی کے پاس بہیجا تہا چنانچہ اوس نے ان کی تحریک سے جعفر بن ابیطالب اور انکی بیوی اسماء بنت عمیس اور انکے لڑکے عبداللہ و محمد و عون اور خالد بن سعید بن العاصی بن امیہ اور انکی بیوی امینہ بنت خلف اور ان کے لڑکے سعید اور ام خالد و عمرو بن سعید بن العاصی و معیقب بن ابی فاطمہ حلیف ابی سعید بن العاصی و ابو موسی اشعری حلیف آل عتبہ بن ربیعہ و اسود بن نوفل بن خویلد برادر زادہ ام المومنین خدیجہ و جہم بن قیس بن شرحبیل ابن عبدالدار اور ان کے لڑکے عمرو و خزیمہ اور حرث بن خالد بن صخر بن تیم و عثمان بن ربیعہ بن رہبان جمحی و محنیہ بن حذار

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۰) اس وقت آشوب کی ہوئی تہین آپ نے اسپر دم کر دیا وے اچہی ہو گیئین) اور وہ نشان مرحمت فرما کر ارشاد کیا کہ "یہہ نشان لیکر جاؤ تا آنکہ اللہ تعالی تیرے ہاتہہ سے اسکو فتح کرے" علی ابن ابیطالبؓ یہہ حکم پاتے ہی نشان لیکر صحابہ کے ایک گروہ کے ساتہہ قلعہ پر گئے اور اوسکو فتح کیا۔

زبیدی حلیف بنو سہم و معمر بن عبداللہ بن نضلہ عدوی و ابو حاطب بن عمرو بن عبد شمس بن عامر بن لوی و ابو عمرو مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبد شمس (رضی اللہ تعالی عنہم) کو حبشہ سے روانہ کردیا یہی لوگ اون مہاجرین مین سے باقی تہے جو بجانب حبشہ ہجرت کر گئے تہے جعفر ابن ابیطالب ؑ اپنے ہمراہیون کے اسی دن آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے جسروز خیبر فتح ہوا تہا آپ نے انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور گلے سے لگاکر ارشاد فرمایا ما ادری بایہما انا اسر بفتح خیبر ام بقدوم جعفر (یعنی نہین سمجہتا کہ مین کس سے خوش ہو رہا ہون خیبر کے فتح ہونے سے محظوظ ہون یا جعفر کے آنے سے۔

فتح فدک و وادی القری

جب اہل فدک کو اہل خیبر کے شکست کی اطلاع ہوئی تو انہون نے آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین یہہ پیام بہیجا کہ "ہمکو صرف ہماری جانون کی امان دیجائے مال واسباب سے ہمکو کچھ سروکار نہین ہے"۔ آنحضرت (صلعم) نے انکی یہہ درخواست قبول فرمالی چونکہ فدک پر حملہ نہین کیا گیا تہا اور نہ اسپر کسی سوار و پیادہ کو نیزہ و تلوار چلانے کا موقع ملا تہا اسوجہ سے بلا تقسیم جیسا کہ جناب باری عز اسمہ نے حکم دیا آپ کے قبضہ مین رہا اور پہر خیبر سے مراجعت کے وقت آپ نے وادی القری کیطرف رخ کیا اور اوسکو بزور تیغ فتح کرکے اس کے مال غنیمت کو تقسیم فرمادیا آپکا غلام مدعم نہین شہید ہوا۔

عمرۃ القضا

فتح خیبر کے بعد تا انقضاء شوال ۷ھ ہجری آپ مدینہ مین مقیم رہے جب ذیقعدہ کا چاند دکہائی دیا اوسوقت اوس عمرہ کے ادا کو آپ مدینہ[۱] سے روانہ ہوئے جس سے یوم حدیبیہ قریش کے روکنے سے باز رہے تہے

۱؎ اسوقت مدینہ مین آپ نے روانگی کیوقت بجاے اپنے عویف بن الاضبط الدیلی کو مقرر فرمایا تہا۔

اور یہہ طے پایا تہا کہ سال آیندہ بوجہ مصالحت اداے عمرہ کو آئین قریش کے
چند اوباش طبیعت نوجوانون نے دار الندوہ مین آپ کے خلاف مشورہ کیا لیکن
بہ سبب معاہدہ سال گذشتہ انکو روک نہ سکے مجبور ہو کر خود مکہ سے نکل گئے اس
خیالی کراہت سے کہ آنحضرت (صلعم) سے ملاقات نہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ اون صحابہ رضہ کے جو سال گذشتہ مین بلا اداے
حج مقام حدیبیہ سے واپس گئے تہے مکہ مین داخل ہوئے طواف کیا تین روز تک
مقیم رہے اور بعد احلال بنو ہلال بن عامر مین میمونہ بنت الحرثؓ (ابن عباس
وخالد بن الولید کی خالہ) سے عقد کیا اور یہہ قصد کیا کہ مکہ ہی مین جناب موصوفہ
کی شب عروسی کرین لیکن ایام مقررہ کے تمام ہو جانے سے قریش نے[۱] انکو مکہ مین
ٹہرنے نہ دیا چنانچہ نہایت عجلت کے ساتہہ آپ معہ اپنے اصحابؓ کے مکہ سے
نکل کہڑے ہوئے اور ام المومنین میمونہؓ بنت الحرث سے مقام سرف مین عروسی کیا۔

غزوہ جیش الامرار

بعد واپسی عمرۃ القضا آنحضرت (صلعم) جمادی الاول
شمہ ہجری (مطابق سنہ ۶۲۹ء) تک مدینہ منورہ مین مقیم رہے بعد اسکے امراء
اسلام کو شام کیطرف روانہ کیا اور اس واقعہ سے پیشتر عمرو بن العاصؓ
وخالد بن الولید وعثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ سرداران قریش (رضی اللہ عنہم)
ایمان لاچکے تہے۔ عمرو بن العاصؓ کے ایمان لانیکا یہہ ماجرا ہوا کہ یہہ قریش مکہ کے
طرف سے نجاشی والی حبشہ کے پاس اون مہاجرین کے لینے کو گئے جو مکہ سے

[۱] ابن اسحاق کی روایت ہے کہ تین یوم مقررہ کے ختم ہونے پر قریش مکہ نے خویطب بن
عبد العزی بن ابی قیس کو معہ چند نفر قریش کے آنحضرت (صلعم) کے نکالنے کو خدمت اقدس
مین بہیجا۔ آنحضرت (صلعم) نے خویطب سے کہا کہ "اگر تم مجہے مہلت دیدیتے تو مین میمونہ بنت
الحرثؓ کی عروسی کر لیتا اور تملوگون کی دعوت کرتا" خویطب نے ترشروئی سے (باقی صفحہ ۴۷ اعین)۔

قریش کے ظلم کے ہاتہون سے تنگ آکر اس کے پاس چلے گئے تہے اتفاق سے
نجاشی کے دربار مین عمرو بن امیۃ الضمریؓ (جو آنحضرت صلعم کے سفیر ہوکر گئے تہے)
اور عمرو بن العاصؓ سے ملاقات ہوگئی باتون باتون نجاشی پر اسلام کی حقانیت
ظاہر ہوگئی اسوجہ سے اس نے مہاجرین کے دینے سے انکار کیا اور عمرو بن
العاصی سے نہایت سختی کے ساتہہ پیش آیا عمرو بن العاصی بظاہر نجاشی کے
دربار سے ناکام نکلے لیکن اس ناکامی نے انکا کام کردیا۔ ان کے دل کو جو کفرو
الحاد کی تاریکی مین پڑا ہوا تہا آفتاب اسلام نے اپنی روحانی روشنی سے منور
کرکے اپنی تاریک و تیز شعاعون سے اپنی طرف کہینچ لیا قریش مین پہونچکر خالد
بن الولیدؓ سے ملے اور اونکو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا خالد بن الولیدؓ نے انکی راے
سے اتفاق کیا اور ان کے ہمراہ مدینہ کو ہجرت کر آئے ان بزرگون کے اسلام
لانے اور ہجرت کر آنے کے بعد آنحضرت (صلعم) نے شام کیطرف لشکر اسلام کو
روانہ کیا اس لشکر مین خالد بن الولیدؓ بہی تہے لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو
مرحمت ہوئی اور یہہ ارشاد کیا کہ اگر اتفاق سے اِنپر کوئی حادثہ پیش آئے
تو جعفر بن ابی طالبؓ کو لشکر کا سردار مقرر کرنا اور اگر یہہ بہی کسی حادثہ
ناگہانی مین مبتلا ہو جائین تو عبد اللہ بن رواحہ امیر لشکر ہون اور اگر یہہ بہی
کسی قضاء الہی مین مبتلا ہو جائین تو مسلمانون کو اختیار ہے جسکو چاہین اپنا
امیر بنالین۔ آنحضرت (صلعم) نے یہہ چند ضروری آنیوالی باتین سمجہا کر

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۳) جواب دیا کہ ہمکو تمہارے کہانے کی ضرورت نہین ہے تم حسب وعدہ فوراً چلے جاؤ
آنحضرت (صلعم) یہہ سنتے ہی معہ صحابہؓ کے مکہ سے روانہ ہوگئے اور ابو رافع کو میمونہ بنت الحرثؓ
ام المومنین کے پاس چہوڑ گئے۔ یہہ انکو مقام سرف مین خدمت اقدس مین لائے وہین آپ نے
ان سے خلوت کیا اور ذی حجہ مین داخل مدینہ ہوئے۔

لشکر اسلام کو رخصت کیا لشکریون کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی جب یہ لوگ رفتہ رفتہ مقام معان سرزمین شام مین پہونچے تو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ ہرقل بادشاہ روم مسلمانون کے نقل و حرکت سے مطلع ہو کر مقام مواب سرزمین بلقا مین ٹھہرا ہوا ہے اور اوس کے ہمراہ ایک لاکھہ رومی سپاہی اور ایک لاکھہ نصرانیان عرب ہین جنمین قبایل لخم و جذام اور قبایل قضاعہ بہر و بلی و قیس سے شامل ہین مالک بن رافلہ بنو اراشہ سے اونکا سردار ہے۔ اسلامی لشکر دو شب معان مین ٹھہرا رہا اور باہم یہہ مشورہ ہوتا رہا کہ رسول اللہ (صلعم) کو خط لکھا جائے اور اون کے حکم و امداد کا انتظار کیا جائے۔ عبد اللہ بن رواحہؓ نے اسلامی لشکر کا یہہ پس و پیش دیکھہ کر ایک بلند آواز سے لوگون کو اپنے طرف مخاطب کر کے کہا

انتم انما خرجتم تطلبون الشہادۃ وما نقاتل الناس بعدد ولا قوۃ الا بہذا الدین الذی اکرمنا اللہ بہ فانطلقوا الی جموع ہرقل عند قریۃ موتۃ ورتبوا المیمنۃ والمیسرۃ واقتلوا وما ہی الا احدی الحسنیین اما ظہور واما شہادۃ

ترجمہ تم لوگ بے شک شہادت کی جستجو مین نکلے ہو اور ہم۔ آدمیون (کفار) سے عدد اور قوت سے نہین لڑتے لیکن اوس دین سے لڑتے ہین جس سے اللہ نے ہمکو مشرف کیا ہے پس قریہ موتہ کے قریب ہرقل کے لشکر کیطرف چلو اور لشکر کو میمنہ و میسرہ سے مرتب کرو اور لڑو اور اسکا نتیجہ ان دو نیکیون سے خالی نہین ہے یا تو ہمکو غلبہ ہوگا اور یا شہادت نصیب ہوگی۔ اس کلام کے ختم ہوتے ہی مسلمانون مین ایک تازہ روح سی پہونک گئی زید بن حارثہ ایک ہاتھہ مین نیزہ اور دوسرے مین رایت اسلام لیکر اوٹھہ کھڑے ہوئے اور ہرقل سے مقام موتہ مین صف آرائی کی زید بن حارثہ رایت اسلام لیے ہوئے

لشکر کے آگے تھے میمنہ مین قطبہ بن قتادہ عذریؓ اور میسرہ مین عبایہ بن
مالک انصاریؓ تھے زید بن حارثہؓ لڑتے لڑتے آگے بڑہ گئے دشمنان اسلام کے
تلوار اور نیزون نے چارون طرف سے اپنے سایہ مین لیلیا جب یہہ لڑکر
شہید ہوئے تو جعفر ابن ابیطالبؓ نے دوڑکر رایت اسلام اوٹھا لیا اور
لڑنے لگے تا آنکہ انکا گہوڑا زخمی ہوکر گر پڑا اور یہہ پا پیادہ ہوکر لڑنے لگے۔
دشمنان اسلام نے ہر چہار طرف سے انپر وار شروع کر دیا جب انکا دایان
ہاتہہ کٹ کر گرا تو انہون نے رایت اسلام کو بائین ہاتہہ سے سنبہالا جب
یہہ بہی کٹ کر گرا تو عبد اللہ بن رواحہؓ نے پہونچکر رایت اسلام کو لیا اور لڑنے لگے
تہوڑی دیر تک لڑکر یہہ بہی شہید ہو گئے لڑائی کا عنوان کچہہ ابتدا ہی سے
بظاہر بدتر نظر آتا تہا انکی شہادت سے اور زیادہ خطرناک ہو گیا مخالفین یہہ
خیال کرکے کہ اب مسلمانون کے قدم اوکہڑ گئے رایت اسلام کو گرتے دیکہکر اسکے
طرف جہپٹے لیکن اُن کے پہونچنے سے پہلے ثابت ابن اقرمؓ نے اوٹھا لیا اور لشکر
اسلام سے مخاطب ہوکر بولے یا معاشر المسلمین اصطلحوا علی رجل منکم
(اے گروہ مسلمانان کسی ایک شخص کے امیر بنانے پر تملوگ موافقت کرو) لشکر
اسلام نے جواب دیا رضینا بک (ہملوگ تمہاری امارت سے راضی ہو گئے)
ثابت بن اقرم نے امارت کو اہم امور سمجہکر کہا ما انا بفاعل فاصطلحوا
علی خالد بن الولید (مین اس کام کا کرنے والا نہین ہون تملوگ خالد
بن الولیدؓ کی امارت پر اتفاق کرو) مسلمانون نے اس رائے سے فوراً
اتفاق کر لیا اور خالد بن الولیدؓ نے آگے بڑہ کر ثابت بن اقرم کے
ہاتہہ سے رایت اسلام لیلیا اور نہایت مردانگی سے لڑکر سبہونکو
پسپا کر دیا۔ اس لڑائی مین علاوہ ان امرا لشکر اسلام کے

اور دش صحابی[1] شہید ہوئے اس خبر کے آنے سے پہلے آنحضرت (صلعم) نے ان امراء لشکر اسلام کے شہید ہونے کی اطلاع[2] اُسی دن دی تھی جس روز یہہ لوگ شہید ہوئے تھے جب یہہ لوگ غزائے موتہ سے واپس ہوئے تو آنحضرت (صلعم) نے ان لوگون سے مدینہ کے باہر ملاقات کیا جعفر ابن ابیطالب کی شہادت سے آپکو سخت صدمہ ہوا عبد الله بن جعفر کو (یہہ اوسوقت لڑکے تھے) اوٹھا کر اپنی سواری پر سوار کر لیا جوش محبت و فرط غم سے آنسو نکل آئے انکی مغفرت کی دعاء کی اور یہہ فرمایا کہ الله تعالیٰ نے انکو دو بازو مرحمت فرمائے ہین جس سے وہ جنت مین اُڑتے ہین اُسی روز سے جعفر ابن ابیطالب ذوالجناحین کے لقب سے موسوم ہوئے۔ اسی اعتبار سے بعضے ان کو طیار بھی کہتے ہین۔

[1] ابن ہشام نے علاوہ زید بن حارثہ و جعفر و عبد الله بن رواحہ (رضی الله عنہم) کے شہداء غزوہ موتہ مین نو آدمیون کے نام لکھے ہین وہو ہذا بنو عدی بن کعب سے مسعود بن الاسود بنو مالک بن حسل سے وہب بن سعد۔ بنو حرث بن الخزرج سے عباد بن قیس بنو غنم بن مالک بن نجار سے حرث بن النعمان ابن اساف بنو مازن بن نجار سے سراقہ بن عمرو بن عطیۃ ابو کلیب و جابر پسران عمرو بن زید بنو مالک ابن افصی سے عمرو و عامر پسران سعد بن الحرث بن عباد رضی الله عنہم و رضوا عنہ۔

[2] ابن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جسروز غازیان اسلام پر مقام موتہ مین یہہ حادثہ پیش آیا اوسوقت آپکو بالہام الہی کل واقعات کی اطلاع ہوئی آپ نے مسلمانون کو جمع کیا اور ممبر پر چڑہ کر فرمایا تمہارے لشکر کی یہہ خبر آئی ہے کہ انلوگون نے دشمنون کا مقابلہ کیا پس زید شہید ہوا (الله نے اوسکو بخشدیا) بعد اسکے جعفر نے رایت اسلام لیا دشمنان اسلام نے انکو چارون طرف سے گھیر لیا تا آنکہ یہہ بھی شہید ہوئے (باقی صفحہ ۱۶۷ مین)

فتح مکہ

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ جسوقت مقام حدیبہ مین آنحضرت (صلعم) و قریش مین مصالحت ہوئی اور عہد نامہ لکھا گیا تہا اوسوقت خزاعہ خواہ مومن ہون یا کافر آنحضرت (صلعم) کے عقد مین داخل ہوگئے تہے اور قریش کے عقد مین بنو بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ شامل ہوئے تہے اور زمانۂ جاہلیت سے ان دونون قبیلون خزاعہ و بکر مین اَن بَن چلی آرہی تہی اسوجہ سے کہ مالک بن عباد بنو حضرمی حلیف اسود بن زرن الدیلی البکری کچہہ مال تجارت کا لیکر خزاعہ کے ملک مین گیا تہا خزاعہ نے اسکو قتل کر کے اسکا مال و اسباب لوٹ لیا تہا بنو بکر نے اس کے معاوضہ مین موقع پاکر خزاعہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا خزاعہ نے اس واقعہ سے برہم ہو کر سلمیٰ و کلثوم و ذویب شرفاء بنو بکر کو قبل اسلام مقام عرفہ مین قتل کیا خزاعہ و بنو بکر مین باہم یہہ چوٹین چل رہی تہین کہ اسلام کا زمانہ آگیا اور ان دونون قبیلون نے اسلام کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۷) (اللہ نے انکو بخشدیا) پہر عبد اللہ بن رواحہ نے تلوار اسلام لیا یہہ کہکر آنحضرت (صلعم) تہوڑی دیر خاموش رہے انصار کا چہرہ اس سے متغیر ہوگیا اور عبد اللہ کی طرف سے انکو سوء ظنی سی پیدا ہوگئی پہر آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کہ یہہ ہی مخالفون سے لڑے اور شہید ہوئے بے شک یہہ سب کے سب جنت مین اوٹہا لئے گئے یہہ سب تخت زرین پر متمکن ہین لیکن عبد اللہ کا تخت ان دونون آدمیون کے تخت سے گہٹ کر ہے اسوجہ سے کہ انہون نے رایت اسلام لینے کے وقت کسی قدر پس و پیش کیا تہا پہر فرمایا کہ ان کے بعد رایت اسلام کو سیف من سیوف اللہ خالد بن الولیدؓ نے لیا اور لڑائی کی بگڑی ہوئی حالت کو سنبہالا ۔ اوسی دن سے خالد بن الولیدؓ سیف اللہ کے لقب سے مشہور ہوئے ۔ واللہ اعلم ۔

معاملات مین پڑکر اپنی قدیمی عداوت کو بہلا دیا تہا پہر جب مقام حدیبیہ مین ایک
میعادی صلح ہوگئی اور مومنین وکافرین ایک دوسرے سے بیخوف ہوگئے
اسوقت بنو بکر سے نوفل بن معاویہ نے خزاعہ سے بدلہ لینے کا موقع مناسب
سمجھکر خزاعہ پر حملہ کردیا نوفل بن معاویہ کے ساتہہ اس واقعہ مین کل بنو بکر
شامل نہ تہے بلکہ فیصد ستر ان کے ہمراہ نکلے اور باقی نے خروج سے انکار کیا
قریش مین سے صفوان بن امیہ وعکرمہ بن ابی جہل وسہل بن عمرو وغیرہم
نے پوشیدہ طور سے انکی امداد کی نوفل بن معاویہ مع اپنے ہمراہیون کے
خزاعہ پر چڑہ گیا خزاعہ مقابلہ سے مجبور ہوکر حرم مین آچہپے لیکن نوفل کے
جوش معاوضہ نے انکو حرم مین بہی پناہ نہ لینے دیا چند آدمی انکے حرم مین مارے گئے
بدیل بن ورقاء خزاعی کے گہر مین گہس گئے اور اسکو لوٹ کر واپس چلے آئے
اسی واقعہ نے صلح حدیبیہ کو فسخ کردیا اور یہی فتح مکہ کا باعث ہوا۔

اس واقعہ کے بعد بدیل بن ورقاء وعمرو بن سالم اپنے قوم کے چند
آدمیون کو لیکر آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین پہونچے بنو بکر و قریش کے
عہد شکنی وظلم کی شکایت کرکے امداد کے خواستگار ہوئے آپ نے اون سے
امداد کا وعدہ کیا جسوقت یہہ لوگ واپس ہوئے آپ نے فرمایا کہ ابوسفیان
مکہ سے مدت صلح بڑہانے اور عہد کو مضبوط کرنے کو آرہا ہے لیکن بےنیل مرام
واپس جائیگا اور یہی واقعہ فتح مکہ کا باعث ہوگا قریش خود کردہ پر پشیمان
ہون گے چنانچہ ابوسفیان اور بدیل بن ورقاء سے مقام عسفان مین ملاقات
ہوئی ابوسفیان نے کہا بدیل تو کہان سے آرہا ہے؟ بدیل نے جواب دیا
اسی وادی سے۔ بدیل یہہ کہکر آگے بڑہ گیا اور ابوسفیان رفتہ رفتہ مدینہ
مین پہونچکر اپنی لڑکی ام المومنین ام حبیبہؓ کے پاس گیا ام حبیبہؓ نے فرش کو

لپیٹ لیا اور یہہ کہا کہ یہہ آنحضرت (صلعم) کا بچھونا ہے اسپر مشرک نہین بیٹھہ سکتا
ہے ابوسفیان نے جہلا کر کہا اے لڑکی تو میرے بعد شر مین مبتلا ہو گی ام حبیبہ رض
نے جواب دیا نہین! بلکہ مین نور اسلام سے منور ہو گئی۔ اس کے بعد ابوسفیان
اوٹھکر مسجد مین آیا اور آنحضرت (صلعم) سے کچھہ باتین کین لیکن آپ نے جب
کچھہ جواب نہ دیا تو وہان سے ابوبکر رض کے پاس گیا اور اون سے سفارش
کرنے کو کہا اونہون نے انکار کیا تب عمر ابن الخطاب رض کے پاس گیا عمر ابن الخطاب
نے اسکی صورت دیکھتے ہی کہا واللہ اگر مجھکو یہہ معلوم ہو گیا ہوتا کہ آنحضرت
(صلعم) کا کیا قصد ہے تو مین تجھہ سے آج نپٹ لیتا ابوسفیان اس کلام کو
سُنکر چپکا علی ابن ابیطالب رض کے پاس چلا آیا علی ابن ابیطالب رض کے پاس
اوسوقت اونکی بیوی فاطمہ رض زہرا، اور حسن رض بیٹھے ہوئے تھے ابوسفیان نے
اپنی وہی التجا علی ابن ابیطالب رض سے بہی پیش کی علی رض نے کہا مین اس بابت
آنحضرت (صلعم) سے کچھہ گفتگو نہین کر سکتا جسمین اونہون نے کچھہ قصد کر لیا ہے
ابوسفیان یہہ سُنکر فاطمہ رض کیطرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا اے بنت محمد
(صلعم) کیا تم اپنے اس لڑکے (حسن رض) کو یہہ نہین حکم دیسکتی ہو کہ یہہ محمد
(صلعم) سے جا کر میری کچھہ سفارش کرے فاطمہ رض نے جواب دیا کوئی شخص
آنحضرت (صلعم) سے کچھہ نہین کہہ سکتا اور نہ کسی کی سفارش کر سکتا ہے
ابوسفیان اس جواب سے مایوسی کی حالت مین خاموش ہو کر بیٹھہ گیا
اور دل مین یہہ سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اتنے مین علی رض نے کہا اے
ابوسفیان مین تجھکو ایک نہایت عمدہ تدبیر بتلاتا ہون ابوسفیان یہہ سُنکر
خوش ہو گیا اور انکی طرف دیکھنے لگا علی رض نے کہا تو بنو کنانہ کا سردار ہے تجھکو
کسیکے تعارف کرانے کی کچھہ ضرورت نہین ہے اوٹھہ اور سیدہا مسجد مین چلا جا

اوربآواز بلند یہہ کہہ کر کہ "مین مدت صلح بڑہانے اور عہدنامہ کے اقرار کو مضبوط کرنے آیا ہون" اپنے شہر کو چلا جا ابوسفیان نے کہا کہ یہہ بات کیا تم میرے نفع کی کہتے ہو علی رضہ نے کہا میرا گمان یہی ہے لیکن دقت تو یہہ ہے کہ اس کے سوا اور کوئی تدبیر بہی نہین ہے تم خود سوچ لو کہ اس مین تمہارا کہانتک نفع اور کس حد تک نقصان ہے ابوسفیان اس کلام کے تمام ہوتے ہی اوٹہہ کر مسجد مین آیا اور آواز بلند سے یہہ کہہ کر "کہ مین مدت صلح بڑہائے جاتا ہون اور از سر نو عہد و اقرار کو مضبوط کئے جاتا ہون" مکہ کو چل کہڑا ہوا اہل مکہ نے یہہ واقعہ سنکر ابوسفیان سے کہا کہ تو نے کچہہ نہ کیا علی رضہ نے تیرے ساتہہ مسخرہ پن کیا ہے۔

ابوسفیان کی روانگی کے بعد آنحضرت (صلعم) نے مکہ کے طرف چلنے کا حکم دیا صحابہ (رضوان اللہ علیہم) سامان سفر و آلات حرب درست کرنے لگے اس اثنا مین حاطب ابن ابی بلتعہ رضہ نے ایک خط مین ان حالات کو لکہکر ایک عورت مزینہ کنود نامی کے ہاتہہ اہل مکہ کیطرف روانہ کیا آنحضرت (صلعم) کو بذریعہ وحی اس امر کی اطلاع ہوگئی آپ نے علی و زبیر و مقداد (رضی اللہ عنہم) کو اس عورت کے گرفتار کرنے کو روانہ کیا ان لوگون نے اسکو روضہ خاخ مین پہونچکر گرفتار کرلیا سارا اسباب اسکا ڈہونڈہا لیکن خط کا پتہ نہ ملا تب آپس مین کہنے لگے کہ رسول اللہ (صلعم) نہایت سچے ہین تعجب ہے کہ خط نہین ملتا علی رضہ نے اس عورت سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ تو اوس خط کو دیدے ورنہ ہم بہت تنگ کرین گے عورت اس دہمکی مین آگئی اور اوس نے اپنے جوڑے سے نکالکر خط دیدیا یہہ لوگ اوس عورت کو معہ خط کے آنحضرت (صلعم) کے پاس پکڑ لائے آپنے حاطب بن ابی بلتعہ سے فرمایا یہہ کیا معاملہ ہے حاطب نے عرض کیا اے رسول اللہ (صلعم) واللہ مین مسلمان ہون مجہے اسلام مین کچہہ

شک وشبہہ نہین ہے لیکن میرے متعلقین قریش ہین ہین مین نے یہہ چاہا تہا
کہ وہ میری غیبت مین میرے اہل وعیال کی حفاظت کرین عمر ابن الخطاب رض نے
عرض کیا اے رسول اللہ (صلعم) مجہے اجازت دیجیے تاکہ مین اس منافق کی
گردن مارون آنحضرت (صلعم) نے فرمایا کیا عمر رض تجہے یہہ معلوم نہین ہے کہ
اہل بدر کے شان مین اللہ جلشانہ نے ارشاد کیا ہے اعملوا ما شئتم
فانی قد غفرت لکم (ترجمہ) کرو جو چاہو بے شک مین نے تمہارے گناہ
بخش دیئے۔

دسوین رمضان ۸ ہجری کو دس ہزار کی جمعیت سے رسول اللہ
(صلعم) مدینہ سے بقصد فتح مکہ روانہ ہوئے اس گروہ مین ایکہزار مرد بنو سلیم
کے اور ایکہزار مزینہ کے اور غفار کے چارسو اور اسلم کے چارسو اور باقی قریش
واسد وتمیم اور مہاجرین وانصار کے ممالیک وکتائب (رضی اللہ عنہم) تہے
مدینہ مین کلثوم بن حصین بن عتبہ غفاری آپ کے قایم مقام ہوئے جسوقت
آپ ذی الحلیفہ اور بعضے کہتے ہین کہ جحفہ مین پہونچے عباس ابن عبد المطلب رض
مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آتے ہوئے ملے آنحضرت (صلعم) کے کہنے سے
عباس رض نے اپنا اسباب مدینہ کو بہیجدیا اور خود آپ کے ہمراہ بقصد جہاد
لشکر اسلام کے ہمراہ مکہ کو وا لپس ہوئے نیق العقاب مین ابوسفیان بن
الحرث وعبد اللہ بن ابی امیہ سے ملاقات ہوئی یہہ لوگ بہی ہجرت کیے ہوئے
آرہے تہے لیکن اسوقت تک یہہ لوگ مسلمان نہ ہوئے تہے اونہون نے
حاضری کی اذن چاہی اجازت نہ ملی ام المومنین ام سلمہ رض نے انکی بابت
آنحضرت (صلعم) سے کچہہ گفتگو کی تب اونکو حاضری کی اجازت ہوئی ان
لوگون نے حاضر ہوتے ہی اسلام قبول کرلیا اور مسلمانون کے ہمراہ مکہ کو

روانہ ہوئے عشا کے وقت مرالظہران مین لشکر اسلام اوترا آپنے ایک ایک ہزار
کی ایک ایک جماعت علیحدہ کرکے ہر ایک کو آگ روشن کرنے کو فرمایا اور
عمر ابن الخطاب رض کو پترول پر رکہا عباس ابن عبد المطلب رض کے دل مین دفعتہً
یہہ خیال پیدا ہوا کہ اگر قریش نے اس مرتبہ آنحضرت (صلعم) کے حکم سے
مخالفت کی اور آپ مکہ مین بجبر داخل ہوئے تو قریش کی خیریت نہین ہے
یہہ خیال رفتہ رفتہ اسقدر ترقی پذیر ہوا کہ عباس ابن عبد المطلب آنحضرت
(صلعم) کے خچر پر سوار ہو کر لشکر سے باہر چلے اس ارادہ سے کہ مکہ کے کسی
جانے والے سے اہل مکہ کو سمجہاوین اتفاق سے بغرض مخبری ابو سفیان
بن حرب و بدیل بن ورقاء و حکیم بن حزام مکہ سے نکلکر وادی مین پہر رہے تہے
بدیل بن ورقاء کہہ رہا تہا کہ یہہ آگ بنو خزاعہ کی ہے ابو سفیان نے
اسکا جواب دیا خزاعہ مین یہہ قوت کہان سے آئی وہ نہایت کمزور اور
ذلیل ہے اُسکے پاس اتنا لشکر ہرگز مجتمع ہو نہین سکتا عباس رض نے یہہ
کلام سُنکر آواز بلند سے کہا یہہ لشکر رسول اللہ (صلعم) کا ہے واللہ اگر
تجہپر فتحیاب ہوگئے تو تجہکو مار ڈالین گے افسوس قریش کی حالت پر بہتر ہوگا
کہ امن کے خواستگار ہو جائین اطاعت قبول کرلین ابو سفیان اس
آواز کو سُنکر ڈہونڈہتا ہوا عباس رض کے پاس آیا عباس رض اسکو اپنے
ہمراہ لئے ہوئے لشکر اسلام کیطرف روانہ ہوئے عمر ابن الخطاب رض ابو سفیان کو
آتا ہوا دیکہہ کر اس کے طرف جہپٹے عباس رض نے کہا کہ مین نے اسکو اپنے
امن مین لیلیا ہے عمر ابن الخطاب رض نے کہا یہہ دشمن خدا و رسول ہے
یہہ بغیر کسی عہد و اقرار کے ہاتہہ آگیا ہے مین اسکو زندہ نہ چہوڑون گا
چونکہ عمر ابن الخطاب رض پیادہ تہے اور عباس رض و ابو سفیان سوار تہے

اسوجہ سے عباسؓ ابوسفیان کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے نہایت تیزی سے آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین پہونچگئے اور ان کے پیچھے پیچھے تلوار کہینچے ہوئے عمر ابن الخطاب آپہونچے اور یہہ عرض کیا اے رسول اللہ (صلعم) یہہ دشمن خدا ابوسفیان بلا کسی عہد و اقرار کے ہاتہہ آگیا ہے مجھے اجازت دیجیے کہ مین اسکی ابہی گردن اوتار دون عباسؓ نے کہا اے رسول اللہ مین نے اسکو اپنے امن مین لیلیا ہے عمر ابن الخطابؓ اسپر ملتفت نہوئے اسکے قتل پر اصرار کرتے رہے اور تلوار کہینچے ہوئے حکم و اشارہ کے منتظر تہے کہ عباسؓ نے جہلا کر کہا کہ اگر یہہ بنو عدی سے ہوتا تو عمرؓ تم اتنا اسکے قتل پر اصرار نہ کرتے لیکن چونکہ تم جانتے ہو کہ یہہ بنو عبد مناف سے ہے اسوجہ سے اس کے قتل پر تم زیادہ مجل رہے ہو عمر ابن الخطابؓ نے جواب دیا واللہ تمہارا اسلام میرے نزدیک خطابؓ کے اسلام سے زیادہ محبوب تہا اسوجہ سے کہ مین جانتا تہا کہ رسول اللہ (صلعم) کلہی مبارک خیال یہی تہا عباسؓ افسوس ہے کہ تمہارا میرے نسبت ایسا خیال ہے تم جو چاہو سمجہو مگر مین اسکو زندہ نہ چہوڑون گا عباسؓ اس کلام کا جواب بہی نہ دینے پائے تہے کہ عمر ابن الخطابؓ ابوسفیان کیطرف جہپٹے آنحضرت (صلعم) نے ارشاد کیا مین نے اسکو شب بہر کے لئے مہلت دی عمر ابن الخطابؓ یہہ سُنکر دم بخود ہوگئے تلوار کو نیام مین کرلیا بعد اس کے عباسؓ کو یہہ حکم دیا کہ ابوسفیان کو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبحکو میرے پاس لانا۔

دوسرے دن صبح ہوتے ہی عباس ابن عبد المطلبؓ ابوسفیان کو ہمراہ لئے ہوئے خدمت اقدس مین حاضر ہوئے آنحضرت (صلعم) نے ابوسفیان سے مخاطب ہوکر فرمایا ابوسفیان کیا ابہی تیرے نزدیک اسکا

وقت نہین آیاہے کہ تو لا الہ الا اللہ پر ایمان لائے ابوسفیان نے عرض کیا میرے
مادر و پدر آپ پر قربان ہون آپ نہایت حلیم و کریم ہین بخدا اکلُ سے مجھے
یقین ہوگیا کہ اگر سوائے اللہ کے اور کوئی اللہ ہوتا تو مجھکو ضرور آپ کی
امداد سے مستغنی کر دیتا پھر آنحضرت (صلعم) نے ارشاد کیا شرم کی بات ہے
کیا ابھی اسکا وقت نہین آیاہے کہ تو مجھے اللہ کا رسول جانے ابوسفیان نے
کہا میرے مادر و پدر آپ پر فدا ہون اسی امر مین مجھے پس و پیش ہے
عباسؓ نے کہا تجھپر تُف ہو تو اپنی گردن زنی سے پہلے اسلام لا ابوسفیان
یہہ سُنکر عباس کیطرف تعجب سے دیکھنے لگا عباسؓ نے کہا دیکھہ وہ عمرؓ
آرہا ہے پس محمدؐ الرسول اللہ کہدے ورنہ آتے ہی وہ تیری گردن اوڑا دیگا
ابوسفیان نے یہہ سُنتے ہی گھبرا کر محمد الرسول کہہ دیا اور مسلمانون مین
داخل ہوگئے۔

ابوسفیان کے ایمان لانے کے بعد عباس ابن ابیطالبؓ نے آنحضرت
(صلعم) سے عرض کیا کہ ابوسفیان سرداران مکہ سے ہے فخر کو زیادہ پسند
کرتا ہے آپ اس کے لئے کوئی امر ایسا کر دیجیے جس سے یہہ اورون سے ممتاز
سمجھا جائے آپ نے فرمایا اچھا جو شخص ابوسفیان کے مکان مین داخل ہو جائے
وہ مامون ہے اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ مامون ہے جو
مسجد حرام مین داخل ہو جائے وہ مامون ہے اس کے بعد عباسؓ نے فرمایا
کہ ابوسفیان کو لیکر کنارہ وادی پر کہڑے ہو جاؤ تاکہ یہہ اللہ کے لشکریون کو
دیکھے چنانچہ عباسؓ ابوسفیان کو لیکر ایک ٹیلہ پر کہڑے ہوگئے قبیلہ قبیلہ کا گروہ
جوق جوق گزرنے لگا ابوسفیان ہر ایک کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتا جاتا اور
پوچھتا جاتا تہا تا آنکہ رسول اللہ (صلعم) مہاجرینؓ و انصارؓ کے گروہ مین مسلح

زرہین اور سفید خود پہنے ہوئے گزرے ابوسفیان نے گہبرا کر دریافت کیا
من ھٰؤلاء (یہہ لوگ کون ہین) عباسؓ نے کہا ھذا رسول اللہ فی
المھاجرین والانصار (یہہ رسول اللہ ہین مہاجرین و انصار مین) ابوسفیان
نے تعجب سے کہا تمہارے بہائی کے لڑکے کا ملک بہت بڑہ گیا اور اوسکا لشکر بیحد
زیادہ ہوگیا عباسؓ نے کہا اے ابوسفیان یہہ بادشاہی نہین ہے بلکہ نبوت
ہے پہر ابوسفیان نے پوچہا یہہ سب کہان جارہے ہین اور کیا کرینگے عباسؓ
نے جواب دیا تیری قوم پر جاتے ہین ابوسفیان یہہ سُنکر خاموش ہوگیا اور
ان سے رخصت ہوکر مکہ مین آیا اور اہل مکہ کو اوس امر سے مطلع کیا جس نے
انکو گہیر لیا تہا اور یہہ بتلایا کہ رسول اللہ (صلعم) نے فرمایا ہے جو شخص مسجد مین
یا ابوسفیان کے مکان مین داخل ہو یا دروازہ بند کرلے وہ مامون ہے۔

لشکر اسلام کا رایت سعد بن عبادہؓ کے ہاتہہ مین تہا جسوقت یہہ ابوسفیان
کے پاس سے ہوکر گزرے اوسوقت جوش مین آکر کہہ اوٹہے الیوم یوم
الملحمہ + الیوم تحل الحرمۃ (ترجمہ) آج کا دن لڑائی کا دن ہے۔
آجکے دن حرمت حلال ہے)۔ آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنکر رایت سعد بن عبادہؓ
کے ہاتہہ سے لیکر علی ابن ابیطالبؓ کو دیدیا۔ میمنہ مین خالد بن الولیدؓ۔ اسلم
وغفار ومزینہ وجہینہ کو لئے ہوئے اور میسرہ مین زبیرؓ اور مقدمۃ الجیش مین
عبیدۃ ابن الجراحؓ اور قلب لشکر مین آنحضرت (صلعم) معہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
(رضی اللہ عنہم) کے رونق افروز تہے زبیرؓ کو اعلیٰ مکہ سے اور خالدؓ کو اُس کے
اسفل سے داخل ہونے کو فرمایا اور یہہ ارشاد کیا کہ جو شخص تعرض کرے
اوس سے لڑنا اور خود بنفس نفیس ذی طوی کیطرف سے مکہ مین داخل ہوئے
عکرمہ بن ابی جہل و صفوان بن امیہ و سہیل بن عمرو وغیرہم نے بقصد مقابلہ

کچھہ لوگون کو جمع کیا تھا چنانچہ اسکا سامنا خالد بن الولیدؓ سے ہو گیا مسلمانون
مین سے کرز بن جابر (بنو محارب سے) خنیس بن خالد (خزاعہ سے) سلمہ بن جہینہ
شہید ہوئے اور مشرکین کیطرف سے تیرہ آدمی مارے گئے باقی آدمیون کو
آپ نے امن دیدیا یہہ فتح بیسوین رمضان سنہ مذکور کو ہوئی۔

یوم فتح مکہ چند آدمیون کا خون آپنے مباح کر دیا تھا از انجملہ عبد العزے
بن خطل (بنو تیم الادہم ابن غالب سے) تھا یہہ پہلے مسلمان ہو گیا تھا اس کو
آپ نے صدقات وصول کرنے کو بہیجا تھا اس کے ساتھہ ایک انصاری اور
ایک غلام رومی تھا اثناء راہ مین غلام رومی کو اس نے قتل کر ڈالا اور مرتد ہو کر
مکہ بہاگ گیا تھا یوم فتح مکہ پردہ کعبہ کو پکڑ لیا اس خیال سے کہ شاید اسکی حرمت
اس نومید زندگی کو امن دے لیکن اسکو وہان بہی پناہ نہ ملی سعد بن حریث
مخزومیؓ اور ابو برزہ اسلمیؓ نے قتل کیا۔ اور انہین مین سے عبد اللہ بن سعد
بن ابی سرح آنحضرت (صلعم) کا کاتب تھا یہہ مرتد ہو کر مکہ چلا گیا تھا یوم فتح بخوف
جان چھپ گیا بعد فتح عثمان ابن عفانؓ کے پاس آیا یہہ اُس کے رضاعی
بہائی تہے عثمانؓ اُسکو آنحضرت (صلعم) کے خدمت مین لیکر آئے اور عرض کیا
کہ مین نے اسکو امن دیا تہوڑی دیر تک آپ سکوت مین رہے بعد ایک ساعت
کے آپنے بہی امن دیدیا پہر جب یہہ باہر نکلا تو آپ نے صحابہؓ سے فرمایا تم نے
اسکی گردن کیون نہ ماردی جب مین سکوت مین تہا انصارؓ کے کسی نوجوان نے
عرض کیا کاش آپ نے ہمکو اشارہ کر دیا ہوتا آنحضرت (صلعم) نے کہا نبی اشارہ
بازی نہین کرتا۔ اس مرتبہ اسلام لانے کے بعد عبد اللہ بن سعد نہایت سچائی
اور صفائی سے رہے کوئی بُرائی اون سے نہین ظاہر ہوئی عمرؓ و عثمانؓ نے
اِسکو اپنے زمانۂ خلافت مین مختلف بلاد کا حکمران مقرر کیا تھا۔ اور قابل گردن

زدنیون مین سے حویرث بن نفیل بنو عبد قصی سے تہا یہہ قبل ہجرت مکہ مین
آنحضرت (صلعم) کو بہت ایذائین دیتا تہا اسکو علی ابن ابیطالب نے یوم فتح
قتل کیا اور مقیس بن صبابہ بہی انہین قابل قتل لوگون مین سے تہا یہہ غزوہ
خندق مین آیا تہا اور ایک انصاری کو (جس نے اس سے پیشتر کسی کے دہوکہ مین
اس کے بہائی کو مار ڈالا تہا) قتل کر کے مرتد ہو کر مکہ بہاگ آیا تہا یوم فتح اسکو
نمیلہ بن عبد اللہ لیثی اس کے چچا کے لڑکے نے مارا منجملہ انکے ابن اخطل کی
دو لونڈیان تہین جنکا شب و روز یہہ کام تہا کہ وہ دونون آنحضرت
(صلعم) کی ہجو گاتی تہین ایک تو ان مین سے ماری گئی اور دوسری نے امن
کی درخواست کی آپ نے اسکو امن دیدیا اور بنو عبد المطلب کی ایک
خادمہ سارہ نامی بہی اسی گروہ مین تہی لیکن امن کی درخواست نے
اسکی بہی جان بخشی کر دی علاوہ انکے بنو مخزوم کے دو شخصون حرث بن
ہشام و زہیر بن ابی امیہ برادر ام سلمہ رض نے ام ہانی رض بنت ابی طالب سے
پناہ طلب کیا ام ہانی رض نے انکو امن دیا اور آنحضرت (صلعم) نے اس کو
بحالہ قایم رکہا۔

بعد فتح آنحضرت (صلعم) مسجد حرام مین داخل ہوئے کعبہ کا طواف کیا
عثمان بن طلحہ رض سے کلید کعبہ لیکر کعبہ مین داخل ہوئے آپ کے ہمراہ اسوقت
اسامہ بن زید رض و بلال رض و عثمان رض بن طلحہ رض تہے مجاورت بیت اللہ انہین کے
قبضہ مین رکہا پس اوسوقت سے آجتک اولاد شیبہ بیت اللہ کے
مجاور ہوتے چلے آتے ہین۔ کعبہ کے اندر و باہر و اطراف مین جس قدر
اصنام تہے انکے توڑ کر گرا دینے کا حکم دیدیا خود بنفس نفیس دست مبارک
مین ایک چہڑی لئے ہوئے بتون کیطرف اشارہ کر کے فرما رہے تہے

جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا (آگیا حق اور بھاگ گیا باطل بے شک باطل بھاگنے والا تھا) آپ کے ان کلمات فرمانے اور اشارہ کرنے سے کوئی بت ایسا نہ تھا جو اوندھا منھہ کے بل نہ گرا ہو جب نماز کا وقت آیا تو بلال نے آپ کے حکم سے پشت کعبہ پر اذان دی صحابہ جمع ہوئے اور جماعت کے ساتھہ بخوف وخطر نماز ادا کی۔

اِس کامیابی وفتح کے دوسرے دن آنحضرت (صلعم) باب کعبہ پر کھڑے ہوئے اور رسوم جاہلیت مجاورت بیت اللہ وسقایة الحاج کو برقرار رکھا اور یہہ فرمایا کہ اُس[1] سے قبل اور نہ اس کے بعد مکہ کسی کے لئے حلال

[1] اس مضمون کو آنحضرت (صلعم) نے ایک جداگانہ خطبہ مین خطبہ آیندہ کے بعد بیان فرمایا تھا جیسا کہ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ فتح مکہ کے دوسرے دن ایک خزاعی نے ایک ہذیلی مشرک کو مار ڈالا آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنکر صحابہ علیہم کو جمع کرکے یہہ خطبہ پڑھا یا ایها الناس إن الله حرم مكة يوم خلق السموات والارض فهي حرام إلى يوم القيامة فلا يحل لامرئ يومن بالله واليوم الآخر أن يسفك فيها دما ولا يعضد فيها شجرا لم تحلل لاحد كان قبلي ولا تحل لاحد يكون بعدي ولم تحلل لي الا هذه الساعة غضبا على اهلها الا ثم قد رجعت كحرمتها بالامس فليبلغ الشاهد منكم الغائب فمن قال لكم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتل فيها فقولوا إن الله قد أحلها لرسوله ولم يحللها لكم يا معشر خزاعة ارفعوا أيديكم عن القتل فلقد كثر القتل لقد قتلتم قتيلا لأدينه فمن قتل بعد مقامي هذا فاهله بخير النظرين إن شاؤا فدم قاتله وإن (باقی صفحہ ۱۹۰ میں)

نہین ہوا اور بے شک آجکے دن ایک ساعت کے لئے میرے واسطے حلال
ہو گیا تہا پہر اب اسکی حرمت ویسا ہی ہو گئی جیسا کہ اس سے پیشتر تہی بعد
اس کے آپ نے یہہ خطبہ پڑہا لا اله الا الله وحده لا شريك له
صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده الا ان
كل ماثورة او دم او مال يدعي في الجاهلية فهو
تحت قدمي هاتين الا سدانة الكعبه وسقاية الحاج
الا وان قتل الخطا مثل العمد بالسوط والعصا فيهما
الدية مغلظة مائة من الابل منها اربعون في بطونها

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۸۹) شاوا فعقله (ترجمہ) اے لوگو! بے شک اللہ نے جس روز آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اُسی دن مکہ کو حرام کیا ہے پس وہ تا روز قیامت حرام رہے گا پس کسی شخص کے لئے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے یہہ جایز نہین ہے کہ وہ اس مین خونریزی کرے اور نہ اس مین کوئی سرسبز درخت کو کاٹے کسی شخص کو مجہہ سے پیشتر اور نہ میرے بعد مکہ حلال نہین ہوا اور میرے واسطے بہی حلال نہین کیا گیا سوائے اس ساعت کے بوجہ اہل مکہ کے گناہون کے بے شک اسکی حرمت اب پہر ویسا ہی ہو گئی جیسا کہ کل تہی۔ مناسب ہے کہ حاضرین اون لوگون کو جو غایب ہین یہہ پیام پہونچا دین جو شخص تم سے یہہ کہے کہ رسول (صلعم) نے مکہ مین قتال کیا ہے تو تو اوس سے یہہ کہنا کہ اللہ نے اپنے رسول کے واسطے حلال کر دیا تہا اور تمہارے لئے حلال نہین ہوا اے گروہ خزاعہ قتل سے اپنے ہاتہون کو اوٹہاؤ پس بے شک بہت قتل ہو چکا۔ تمنے ایک شخص کو مار ڈالا جسکی دیت (خونبہا) مین دونگا جو شخص آج کے دن کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو مقتول کے گہر والے اس امر مین مختار ہون گے چاہے وہ خون کے بدلے قاتل کا خون لین اور اگر چاہین تو دیت لین۔ درحقیقت (باقی صفحہ ۱۹۱ مین)

اولادها یامعشر قریش ان الله قد اذهب عنکم نخوة الجاهلية
وتعظمها بالاباء الناس من ادم وادم خلق من تراب قال الله
تعالیٰ یا ایها الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثیٰ وجعلنا کم
شعوبًا وقبایل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم
ان الله علیم خبیر یامعشر قریش ماترون انی فاعل بکم
قالوا خیرًا اخ کریم وابن اخ کریم قال فانی اقول کما قال
یوسف لاخوته لا تثریب علیکم الیوم اذهبوا فانتم
الطلقاء (ترجمہ) نہین ہے کوئی الٰہ سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی
اوسکا شریک نہین ہے سچا کیا اوس نے اپنے وعدہ کو اور مدد کیا اوس نے
اپنے بندہ کی اور شکست دیا گروہ مخالفین کو تنہا - آگاہ ہو رہو کہ بیشک
جو عادتین یا خون یا مال جسکا جاہلیت مین دعویٰ کیا جاتا تہا وہ سب میرے
ان دونون قدمون کے نیچے ہین (یعنی جتنی رسمین اور عادتین یا جانی یا مالی
معاملات جاہلیت مین تہے سب کو مین نے پانوٗن سے مسل دیا) مگر مجاورت کعبہ
اور حاجیون کو آب زمزم پلانے کا انتظام (باقی رکہا جائیگا) آگاہ ہو رہو کہ
قتل خطا مثل قتل عمد کے ہے وہ قتل چاہے کوڑون سے ہو یا لٹھ سے ہو ان
دونون مین دیت (خونبہا) مغلظہ دیا جائیگا وہ خونبہا سو اونٹون کا ہے
ان مین سے چالیس ایسے ہونگے جنکے پیٹ مین بچہ ہوگا اے گروہ قریش بیشک
اللہ نے تم سے جاہلیت کا تکبر اور آباء پر فخر کرنا لیلیا - کُل آدمی آدم سے ہین
اور آدم مٹی سے ہین (یعنی سب ایک ہین) کہا اللہ اللہ تعالیٰ نے اے لوگو!
بے شک ہم نے تم کو پیدا کیا ہے نر و مادہ سے اور بنایا ہمنے تمکو شاخین

(بقیہ نوٹ صفحہ ١٩٠) یہہ دو خطبہ ہین لیکن مورخ نے سلسلہ کلام مین اس امر پر نہین نظر کیا - واللہ اعلم -

اور قبایل تا کہ پہچانو تم۔ بیشک اللہ کے نزدیک بزرگ وہ ہے جو تم مین سے ڈرنیوالا زیادہ ہو بے شک اللہ دانا و خبیر ہے۔ اے گروہ قریش کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھہ کیا کرنے والے ہین قریش نے کہا بھلائی۔ بھائی کریم اور بھائی کریم کے بیٹے ہو آنحضرت (صلعم) نے کہا بیشک مین کہتا ہون جو کہا تہا یوسف نے اپنے بہائیون سے تمپر کوئی بُرائی نہین ہے آجکے دن جاؤ تم سب لوگ آزاد ہو۔ خطبہ سے فارغ ہو کر آپ کوہ صفا پر جا بیٹھے اور لوگون سے مہمات امور کی اطاعت خدا و رسول کی بیعت لینے لگے مردون کی بیعت سے فراغت پاکر آپ نے عمر ابن الخطابؓ کو عورتون سے بیعت لینے پر مامور فرمایا اور خود بنفس نفیس ان کے لئے استغفار کرتے رہے۔

صفوان بن امیہ فتح کے بعد بخوف جان یمن کیطرف بہاگا عمیر بن وہبؓ (اسکی قوم سے) آنحضرت (صلعم) کیخدمت مین حاضر ہو کر صفوان کی امان کی درخواست کی آپ نے اسکو امان دیا اور اس امر کے اظہار کیلیئے اپنا وہ عمامہ مرحمت فرمایا جو وقت دخول مکہ آپ کے سر مبارک پر تہا عمیر بن وہبؓ صفوان کو یمن کے قریب سے واپس لائے اس نے آنحضرت (صلعم) سے دو مہینہ کی مہلت طلب کی آپ نے چار مہینہ کی مہلت عطا فرمائی۔ ابن الزبیر شاعر بہی نجران کیطرف بہاگ گیا تہا لیکن پہر کچہہ سوچ سمجھکر واپس آیا اور مسلمان ہو گیا اور ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی شوہر ام ہانی یمن کو وقت فتح مکہ چلا گیا تہا اور وہین بحالت کفر مر گیا۔

ان واقعات کے بعد آنحضرت (صلعم) نے اطراف و جوانب مکہ کیطرف سرایا روانہ فرمایا اور انکو قتال سے منع کر دیا از انجملہ خالد بن الولیدؓ بنو جذیمۃ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ کیطرف روانہ کیے گیے انہون نے بنو جذیمۃ سے

لڑائی کی اور اون کے مال و اسباب کو لوٹ لیا جب خالدؓ آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے اس مال و اسباب کو علیؓ کے معرفت بنو جذیمہ کو واپس کر دیا اور ان کے مقتولین کی دیت (خونبہا) ادا کی اسکے بعد پہر خالدؓ کو عزے کیجانب روانہ کیا مضر و کنانہ اسکی جاہلیت مین بیحد تعظیم کرتے تہے او اسکی مجاورت بنو شیبان قبیلہ بنو سلیم حلفاء بنو ہاشم کے قبضہ مین تہی خالد بن الولیدؓ نے اسکو منہدم کر دیا۔

انصارؓ کو بعد فتح مکہ آنحضرت (صلعم) کے بلا تعین قیام سے یہہ خیال پیدا ہوا کہ شاید آپ اب مکہ ہی مین قیام فرمائین گے اور مدینہ کو تشریف نہ لیجائینگے اور اسوجہ سے انکو ایک گونہ صدمہ ہوا آپس مین اس بابت کچہہ کہنے سننے لگے آنحضرت (صلعم) اس امر سے مطلع ہو کر باہر تشریف لائے اور انصار کو جمع کر کے خطبہ پڑہا اور یہہ فرمایا کہ ہماری زندگی و موت تمہاری زندگی و موت سے متعلق ہے۔

(مترجم) ابن اسحاق نے باسانید روایت کیا ہے کہ رسول اللہ (صلعم) بعد فتح مکہ مین پندرہ راتین مقیم رہے اور اس اثنا مین برابر نماز قصر کرتے رہے۔ اون بتون کو جو خانۂ کعبہ مین تہے خود اپنے دست مبارک سے منہدم کیا اور حضرات ابراہیم و اسماعیل و عیسیٰ و مریم علیہم السلام کی تصاویر کو دفن کرا دیا باقی رہے وہ بت جو اطراف و جوانب مکہ مین تہے ان کے منہدم کرنے کو صحابہؓ کو روانہ کیا۔

ازانجملہ ٢٥۔ رمضان سنہ ۸ھ کو عزے کے منہدم کرنے کو خالد بن الولیدؓ تیس سوارون کی جمعیت سے روانہ کئے گئے اور عمرو بن العاصؓ سواع (ہذیل کے صنم)

لہ یہہ واقعہ کسیقدر تفصیل سے ترجمہ تاریخ جلد دوم صفحہ ۲۵۳ مین بیان ہو چکا ہے اور وہین وہ خطبہ بہی درج ہے جسکو آنحضرت (صلعم) نے انصار کے مجمع مین پڑہا تہا۔

کیطرف روانہ ہوئے یہہ جسوقت سواع کے قریب پہونچے مجاور نے کہا تم کس ارادے سے آئے ہو عمرو بن العاص رض نے جواب دیا کہ مجھکو آنحضرت (صلعم) نے اس بت کے منہدم کرنے کو بہیجا ہے مجاور نے حیرت کی نگاہ سے ان کو دیکھکر کہا تم اس امر پر قادر نہو سکوگے عمرو بن العاص رض نے کہا کیون؟ مجاور نے جواب دیا کہ خداوند سواع تمکو خود روکدیگا عمرو بن العاص رض نے کہا تجہپر تف ہو تو اب تک اسی خیال باطل مین گرفتار ہے عمرو بن العاص رض یہہ کہہ کر سواع کیطرف بڑہے اور اسکو ایک ضرب سے پاش پاش کرڈالا ان کے ہمراہیون نے اسکے اردگرد کے چہوٹے چہوٹے بتون کو توڑکر اس کے خزانہ کو توڑا لیکن اس مین سے کچہہ ہاتہہ نہ آیا پہر عمرو بن العاص رض مجاور کیطرف متوجہ ہو کر بولے تو نے دیکہا مین نے کیسے اسکو توڑ ڈالا دیکہہ جب وہ اپنے کو نہین بچا سکتا تو تجہکو وہ کیا نفع و ضرر پہونچا سکتا ہے مجاور اس کلام کے سنتے ہی مسلمان ہو گیا اور سعید بن زید الاشہلی رض مناۃ کے توڑنے پر مبعوث ہوئے یہہ بت اوس و خزرج و غسان کا تہا انکے ہمراہ بیس سوار تہے انہون نے جا کر اس بت کو توڑا اور اس کے خزانہ کو کہولا لیکن یہان سے بہی کچہہ ہاتہہ نہ آیا۔

غزوہ حنین

یون تو فتح مکہ کے پیشتر علی العموم عرب کو ایک خیال خاص پیہم کامیابیون سے آنحضرت (صلعم) کے نسبت پیدا ہو گیا تہا اور انکی رگون مین جوش انتقام یا حسد و رشک کا خون دوڑ رہا تہا پورانی عداوتون کا خیال اپنے دل سے بہولا کر ایک دوسرے سے راہ و رسم پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تہے چنانچہ ہوازن و ثقیف اسیوقت سے جبکہ آنحضرت (صلعم) مدینہ سے بقصد مکہ روانہ ہوئے تہے چونکنے ہو گئے تہے لیکن فتح مکہ کے بعد یہہ سمجہکر کہ آنحضرت (صلعم) شاید ہمپر حملہ کردینگے بنو نضیر مین مالک ابن عوف کے پاس مسلمانون کے خلاف مجتمع ہوئے

اس مجمع ومشورہ مین بنو نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن و بنو جشم بن معاویہ
و بنو سعد بن بکر اور چند آدمی بنو ہلال بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ کے اور ان کے
احلاف و بنو مالک بن ثقیف بن بکر شریک تھے بنو ہوازن مین سے کعب و
کلاب شریک نہین ہوئے بنو جشم کے ہمراہ اونکا سردار درید بن الصمۃ بن بکر
بن علقمہ بن خزاعہ بن ازیۃ بن جشم بھی تھا گو اسکو پیرانہ سالی نے کسی کام کا نہ رکھا تھا
بمشکل تمام اپنے مقام سے حس و حرکت کر سکتا تھا لیکن اس کے جہاندیدہ
و جنگ آزمودہ ہونے کے وجہ سے صلاح ومشورہ لینے کے غرض سے ساتھ لیلیا تھا
ثقیف مین قارب بن الاسود ابن مسعود بن معتب اور بنو مالک مین ذو الخمار
سبیع بن الحرث بن مالک اور اسکا بھائی احمس سردار تھا اور ان سب کا
سردار مالک بن عوف بنو نضیر کا سردار بنایا گیا جسوقت عرب کا یہہ گروہ
اوطاس مین پہونچا درید بن الصمۃ نے مالک بن عوف سے کہا مالی اسمع
رغاء البعیر و نہاق الحمیر و یعار الشاء و بکاء الصغیر
(ترجمہ مجھے کیا ہے کہ مین اونٹون کا بلبلانا اور گدہون کا چیخنا اور بکریون کا
بولنا اور لڑکون کا رونا سن رہا ہون) مالک نے جواب دیا کہ مین نے
لوگون معہ انکے اموال و اولاد کے لڑائی پر نکالا ہے تاکہ ان کے خیال سے
سینہ سپر ہوکر بہہ لڑین درید بن الصمۃ نے کہا واللہ تو نے غلطی کی کیا منہزم
کوئی چیز جو اس کے ساتھہ ہوتی ہے واپس لیکر جاتا ہے؟ اگر تیری فتح ہوئی
تو کوئی چیز تجھکو فایدہ نہ پہونچائے گی سوائے مرد کی سلاح حرب معہ کے اور اگر
تجھے شکست ہوئی تو تو نے اہل و عیال کو فضیحت و رسوا کیا یہہ کہہ کر اس نے
کعب و کلاب کا حال دریافت کرکے انکے نہ شریک ہونے کا افسوس کیا اور
مالک کیطرف پھر مخاطب ہوکر کہنے لگا نا لک تجھے یہہ کیا ہوگیا ہے ہوازن کو تو

کیون اژدہے کے منہہ مین لئے جاتا ہے یہہ اوسکا ایک لقمہ بہی نہو گا تونے مفت
مین ان کو غیر بلاد مین لاکر تباہ کیا خیر جو کچہہ کیا اچہا کیا بہتر یہہ ہو گا کہ بچون اور
عورتون کو سواران لشکر کے پیچہے ساقہ مین رکہہ اگر تیری فتحیابی ہو گی تو یہہ
تجہسے آملین گے اور اگر تو کسی آفت ناگہانی مین مبتلا ہو گیا تو یہہ دشمنون کے
دستبرد سے محفوظ رہین گے" مالک نے اس تقریر کو نہایت حقارت کی
نگاہون سے دیکہہ کر اسپر کچہہ توجہ نہ کیا۔ آنحضرت (صلعم) نے انکے آمد کی خبر
سُنکر عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کو جاسوسی پر مقرر کیا اور صفوان بن امیہ
سے سو زرہین اور بعضے کہتے ہین چار سو زرہین مستعار لیکر بارہ ہزار مسلمانون
سے بقصد مقابلہ خروج کیا دس ہزار صحابی[1] تو وہ تہے جو مدینہ سے آپ کے
ہمراہ آئے تہے اور دو ہزار مسلمانان فتح مکہ سے تہے۔ مکہ مین بجائے اپنے عتاب
بن اُسید بن ابی العیص بن امیہ کو متعین فرمایا۔ منجملہ ان لوگون کے جو اس
واقعہ مین آپ کے ہمراہ ہوئے تہے عباس بن مرداس وضحاک بن سفیان کلابی
اور چند لوگ عبس وذبیان وفزینہ وبنو اسد کے تہے اثناء راہ مین ایکدرخت
سدر کیطرف ہو کر گزرے جسکو عرب ایام جاہلیت مین ذات الانواط کے نام سے
موسوم کرتا اور اسکی تعظیم وطواف کرتا تہا لوگون نے عرض کیا اے رسول اللہ (صلعم)
ہمارے لئے بہی ایک ذات الانواط مقرر فرمایئے جیسا کہ ان کے لئے ہے آنحضرت
(صلعم) نے اس سوال سے ناراض ہو کر ارشاد کیا تمنے مجہسے ویسا ہی
کہا ہے جیسا کہ قوم موسیٰ نے کہا تہا کہ ہمارے لئے بہی ایک الٰہ انکے الٰہ کیطرح
بناؤ قسم ہے اوسکی جس کے قبضہ مین میری جان ہے مجہکو اسبات کا اندیشہ ہے

---

[1] ان لوگون مین مہاجرین وانصار (رضی اللہ عنہم) ہمین شریک تہے صرف وہی لوگ
نہے جو وقت فتح یا بعد فتح مکہ ایمان لائے تہے جیسا کہ ابن اسحاق نے حرث بن مالک سے روایت کیا ہے۔

کہ تملوگ اُن لوگون کا رستہ اختیار کروگے جو تم سے پیشتر گزرچکے ہین خبردار ایسے خیالات کو اپنے دل مین جگہہ نہ دو-

پہلی شوال ۸ھ کو آنحضرت (صلعم) وادیان تہامہ مین سے وادی حنین مین پہونچے رات ہی کے وقت سے ہوازن وادی حنین کے دونون جانب کمینگاہ مین چہپکر بیٹھہ رہے تہے جسوقت لشکر اسلام اس وادی سے ہوکر گزرا کفار نے کمینگاہ سے نکلکر دفعتًا حملہ کردیا مسلمانون کا لشکر اس اچانک حملہ سے منتشر وغیر مرتب ہوگیا آنحضرت (صلعم) نے ہرچند انکو واپس آنے کے لئے آواز دیا لیکن وہ واپس نہو سکے آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ و عمرؓ و علیؓ و عباسؓ و ابوسفیان بن الحرث اور انکے لڑکے جعفر و فضل و قثم پسران عباس اور انؓ کے علاوہ ایک جماعت صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی تہی آنحضرت (صلعم) اپنے سفید خچر دلدل نامی پر سوار تہے اور عباسؓ اوسکی لگام تہامے ہوئے تہے عباسؓ نے آپ کے کہنے سے صحابہؓ کو پکارا صحابہؓ نے لَوٹنے کا قصد کیا لیکن کفار کے اژدحام نے روک دیا مجبور ہوکر وہین ٹہر گئے اور لڑنے لگے عنوان جنگ بظاہر مسلمانون کے خلاف نظر آرہا تہا بنو ہوازن لڑتے لڑتے آنحضرت (صلعم) کے قریب پہونچگئے مسلمانون کو اس پہلے حملہ مین ہزیمت[1] ہوئی لیکن جب آنحضرت (صلعم) نے اللہ اکبر کہہ کر دلدل کو آگے بڑہایا تو صحابہؓ اس آواز کے سُنتے ہی اِردگِرد سو کے قریب آپ کے

[1] ابن اسحاق نے لکہا ہے کہ جب مسلمانون کو خلاف توقع اس اچانک حملہ سے ہزیمت ہوئی تو اہل مکہ جو آپ کے ہمراہ اس غزوہ مین گئے تہے آپس مین اس بابت گفتگو کرنے لگے - ابوسفیان نے کہا یہہ ہزیمت دریا کے اس طرف تو نہین تہمتی- کلدہ بن الجنبل چلاکر خوشی کے لہجہ مین بول اوٹہا واہ واہ آج سحر کا خاتمہ ہوگیا پہر آخر جہوٹ کہانتک! صفوان بن امیہ نے جواب دیا (حالانکہ یہہ اسوقت مشرک تہا) خاموش! اللہ تیرے منہہ کو بند کرے (باقی صفحہ ۱۹۸ مین)

پاس جمع ہو گئے اور سبھون نے ایک مجموعی قوت سے اللہ اکبر کہہ کر حملہ کر دیا بنو ہوازن پسپا ہو کر پیچھے کو ہٹے مسلمانون نے انکو گرفتار کرنا شروع کر دیا انکے لڑکون عورتون کو قید کر لیا مال و اسباب لُوٹ لیا بنو مالک کے ستّر آدمی اس معرکہ مین کام آئے از انجملہ ذوالخمار[۱] اور اسکا بھائی عثمان پسران عبد اللہ بن ربیعہ بن الحرث بن حبیب تھا قارب[۲] بن الاسود سردار احلاف ثقیف شروع جنگ سے اپنا رایت چھوڑ کر بھاگ گیا اسوجہ سے ان مین سے کوئی مارا نہین گیا۔ مالک بن عوف نصری نے اپنی قوم کی ایک جماعت کو لیکر طایف مین جا کر دم لیا ہوازن کے کچھ لوگ اوطاس کیطرف بھاگے سواران اسلام نے انکا تعاقب کیا درید بن الصمۃ اسی دار و گیر مین ربیعہ بن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن یربوع بن سماک بن عوف بن امرء القیس کے ہاتھ سے مارا گیا پھر آنحضرت (صلعم) نے اون بنو ہوازن سے لڑنے کے لیے ابو عامر اشعری عم ابو موسیٰ کو روانہ کیا جو اوطاس کے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۹۷) بخدا میرے نزدیک یہہ زیادہ عزیز ہے کہ مرا مرنے کوئی قرشی ہو اس سے کہ ہوازن کے کسی شخص کے پالے پڑون۔ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ نے جوش مین آکر کہہ دیا کہ آج مین محمدؐ سے بدلہ لونگا (اسکا باپ جنگ اُحد مین مارا گیا تھا اور یہہ اس غزوہ مین اور اہل مکہ کیطرح آنحضرت (صلعم) کے ہمراہ گیا تھا) چنانچہ یہہ اس قصد سے آنحضرت (صلعم) کے طرف چلا لیکن بحکم باری عز اسمہ بیہوش ہو کر گر پڑا آپ تک نہ پہونچ سکا۔ سیرۃ ابن ہشام۔

[۱] یہہ ہوازن و ثقیف کا علم بردار تھا جب یہہ مارا گیا تو عثمان بن عبد اللہ نے علم لیلیا اور لڑنے لگا جب یہہ بھی تیغ اجل کے نذر ہوا تو اوسوقت مشرکین کو ہزیمت ہوئی۔

[۲] بروایت ابن اسحاق یہہ احلاف کا علم بردار تھا شروع جنگ سے جس وقت عنوان لڑائی کا بدل چلا تھا یہ اپنا علم ایک درخت سے لگا کر بھاگ گیا اس کے دیکھا دیکھی اس کے چچازاد بھائی اور اسکی کل قوم بھاگ نکلی۔

ایک کہجور کے باغ مین پناہ گزین ہو رہے تہے جب ابو عامر سلمہ بن درید بن الصمۃ کے تیر سے شہید ہو گئے تو ابو موسیٰؓ نے رایت اسلام لیکر نہایت شدت سے حملہ کیا اور اپنے چچا کے قاتل کو مار ڈالا مشرکین باغ سے نکلکر بہاگے بنو نصر بن معاویہ سے بنو رباب مین قتل کا بازار گرم ہو گیا ہوازن کے جتنے لوگ اس معرکہ مین آئے تہے سب کے سب مارے گئے مسلمانون مین سے چار آدمی (۱) ایمن بن ام ایمن (برادر اخیافی اسامہ) (۲) یزید بن زمعہ بن الاسود (۳) سراقہ بن الحرث عجلانی (۴) ابو عامر اشعری (رضی اللہ عنہم) شہید ہوئے۔

حصار طایف واقعہ حنین سے فارغ ہو کر آپ نے قیدیون[1] اور اموال غنیمت کو جعرانہ مین جمع کرنے کو فرمایا اور انکی حفاظت کے لئے مسعود بن عمرو غفاریؓ کو مقرر کر کے طایف کا قصد کیا لیکن آپ کے پہونچنے سے پہلے ثقیف نے طایف مین داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا تہا اور اہل طایف کو اپنا ہمدرد بنا لیا تہا۔ حنین سے طایف کو آتے ہوئے حصن مالک بن عوف نصری ملا آنحضرت (صلعم) نے والی قلعہ سے اسلام لانے کو کہا جب اس نے انکار کیا تو وہ آپ کے حکم سے منہدم کر دیا گیا بجنسہ یہی واقعہ اطم کے ساتہہ پیش آیا جو کسی شخص کا بنو ثقیف مین سے تہا۔

طایف کے سردارون مین سے عروہ بن مسعود و غیلان بن سلمہ چونکہ اس واقعہ سے پیشتر بغرض تعلیم فنون جنگ جرش کو گئے ہوئے تہے اسوجہ سے نہ تو وہ حنین مین شریک ہوئے اور نہ حصار طایف کیوقت اسکو کچہہ نہ ہو سکا

---

[1] صاحب زاد المعاد نے لکہا ہے کہ چہہ ہزار قیدی اور چوبیس ہزار اونٹ بہیڑ بکریان چالیس ہزار سے زیادہ اور چار ہزار اوقیہ چاندی واقعہ حنین مین مسلمانون کے ہاتہہ آئی واللہ اعلم۔

اگرچہ انکو اس محاصرہ کی خبر پہونچی لیکن انہون نے اپنی غیر حاضری کو ایسے نازک وخطرناک وقت مین حاضری سے زیادہ بہتر سمجہا۔

آنحضرت (صلعم) طایف کا تقریباً بیس روز تک محاصرہ کئے رہے اثناء محاصرہ مین اہل قلعہ تیر وپتہر برساتے تہے اور اسلامی لشکر آپکے حکم سے منجنیق کے ذریعہ سے انکے مضبوط قلعہ پر پتہر مارتے تہے ایکمرتبہ چند صحابہؓ نے ایک خندق کہود کر طایف کے شہر پناہ تک جانیکا قصد کیا اہل طایف نے اونپر تیر وپتہر برسانا شروع کردیا جس سے وہ ناکامیاب نقصان کے ساتہہ واپس آئے آنحضرت (صلعم) نے انکے باغات کٹوا ڈالے اسپر بہی جب حصار شکست نہوا اور اہل طایف نے باغات کی بربادی پرکچہہ خیال نہ کیا تو آپنے بصلاح و شورے صحابہ کرامؓ حصار چہوڑ کر جعرانہ کیطرف رخ کیا جہانپر قیدیان ہوازن و اموال غنیمت مجتمع تہا۔

اس ایام مین جبکہ طایف کا آپ حصار کیئے ہوئے تہے طایف کے گردونواح کے رہنے والے اکثر خود اور بعضے بذریعہ وفود کے خدمت اقدس مین حاضر ہوکر ایمان لائے۔ اثناء محاصرہ مین مسلمانون مین سے سعید بن سعید بن العاصی و عبد اللہ ابن ابی امیہ بن المغیرہ برادر ام سلمہ و عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عنزی حلیف بنو عدی اور علاوہ ان کے بارہ صحابی جسمین چار انصار (رضی اللہ عنہم) تہے شہید ہوئے۔

جسوقت آپ جعرانہ مین پہونچے قیدیان و مال غنیمت کی تقسیم کی نوبت نہین آئی تہی کہ ہوازن کا وفد (ڈیپوٹیشن) آیا اور اُس نے ان کے اسلام لانے اور امن چاہنے کو ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تملوگ اپنے اہل وعیال کو چاہتے ہو یا مال واسباب کو واپس لوگے ہوازن کے وفد نے عرض کیا کہ ہملوگ

اپنے اہل وعیال کو چاہتے ہین تب آپ نے ارشاد کیا جو کچھہ میرا اور بنو عبد المطلب کا
حصہ تہا وہ سب تمہارا ہے لیکن وہ حصہ جو مہاجرین وانصار کا ہے اس کے
بابت تملوگ بعد نماز ظہر کہڑے ہو کر یہہ کہنا کہ "ہملوگ مسلمانون سے بذریعہ
رسول اللہ (صلعم) اور رسول اللہ (صلعم) سے بذریعہ مسلمانون کے اپنے
اہل وعیال کی سفارش کرتے ہین" مین اوسوقت وہ حصہ بہی تمکو دیدونگا غالبًا
مہاجرین وانصار راضی ہوجائین گے پس جب آنحضرت (صلعم) ظہر کی نماز پڑہ چکے
تو ہوازن کے وفد نے کہڑے ہو کر کہا انا نستشفع برسول اللہ (صلعم)
الی المسلمین وبالمسلمین الی رسول اللہ فی ابنائنا ونسائنا (ترجمہ
ہم بذریعہ رسول اللہ (صلعم) کے مسلمانون سے اور مسلمانون کے ذریعہ سے
رسول اللہ (صلعم) سے اپنے لڑکون اور عورتون کی سفارش کرتے ہین) آنحضرت
(صلعم) نے فرمایا اما ما کان لی ولبنی عبد المطلب فہو لکم (جو میرا اور
بنی عبد المطلب کا ہے وہ سب تمہارا ہے) مہاجرین وانصار نے یہہ سُنکر
جواب دیا ما کان لنا فہو لرسول اللہ (جو ہمارا حصہ ہے وہ رسول کا
ہے) لیکن اقرع بن حابس وعیینہ بن حصن اور ان دونون کی قومون نے
اس سے انکار کیا اور اسیطرح عباس بن مرداس نے بہی کیا اور بنو سلیم نے کہا
کہ جو ہمارا حصہ ہے اسکے مالک رسول اللہ (صلعم) ہین اس کے بعد رسول اللہ
(صلعم) نے ہوازن کی عورتون اور لڑکون کو واپس کردیا جس نے اس امر کو
ناپسند کیا اوسکو اسکا معاوضہ دیدیا - انہین قیدیان ہوازن مین شیما
ہمشیرہ رضاعی آنحضرت (صلعم) کی بہی تہین یہہ قبیلہ ہوازن مین بنو سعد
بن بکر سے حرث بن عبد العزے کی لڑکی تہین جسوقت یہہ آنحضرت (صلعم) کے
روبرو پیش کی گئی تو انہون نے کہا کہ مین تمہاری رضاعی بہن ہون آپ نے

فرمایا کس دلیل سے؟ شیما نے کہا یہہ داغ تمہارے دانت کے ہین تمنے لڑکپن مین کاٹ لیا تہا آپ نے فرمایا صحیح ہے یہہ کہہ کر ان کے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچہا دی اور یہہ فرمایا کہ اگر تم میرے پاس رہنا پسند کرتی ہو تو مین تمکو کمال عزت و احترام سے رکہونگا اور اگر اپنی قوم مین جانا چاہو تو تمکو اختیار ہے شیما نے پچہلی بات کو پسند کیا آپ نے انکو اُنکی قوم مین بہیجدیا۔ اب باقی رہا مال و اسباب اس مین سے آپ نے مسلمانون مین اس طرح تقسیم کیا کہ زیادہ زیادہ حصہ ان مسلمانان قریش کو مرحمت فرمایا جنکی تالیف قلوب مقصود تہی اور وقت فتح یا بعد فتح مکہ ایمان لائے تہے بعض کو انمین سے سو سو حصے اور بعض کو پچاس پچاس اور بعض کو ان دونون کے درمیان مین دیا انلوگون کو مولفۃ القلوب کہتے ہین کتب سیر مین یہہ بالتفصیل مذکور ہین جو قریب قریب چالیس آدمیون کے ہین۔ از انجملہ ابوسفیان[۱] اور اسکا لڑکا معاویہ و حکم بن حزام و صفوان بن امیہ و مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر و اقرع بن حابس وغیرہم ہین ان لوگون کو سو سو حصے دیے گئے تہے اور عباس بن مرداس کو پہلے پچاس حصہ دیے گئے لیکن جب اس نے اپنے دو ایک اشعار پڑہے جس سے اس کی ناراضی ظاہر ہوتی تہی تو آپ نے فرمایا اقطعوا عنی لسانہ فاتموا الیہ المائۃ (مجہسے اسکی زبان کو روک دو یعنی اس کے بہی پورے کر دو)۔

مسلمانان مولفہ قلوب کو اس قدر کثیر حصہ دینے سے انصار کے

[۱] جس وقت ان کو چالیس اوقیہ چاندی اور ایک سو اونٹ دیے گئے تو انہون نے کہا میرے لڑکے یزید کا لاؤ آپ نے فرمایا چالیس اوقیہ اور ایک سو اونٹ اور دو پہر انہون نے کہا معاویہ کا حصہ دو تب آپ نے چالیس اوقیہ چاندی اور سو اونٹ اور دینے کا حکم دیا۔

دل مین ایک خیال کا پیدا ہونا کچھہ تعجبات سے نہ تہا وہ لوگ دل ہی دل مین کسیقدر
کشیدہ ہو گئے بڑے بوڑہے تو یہہ بات زبان تک نہ لائے لیکن نوجوانون کے
دماغ مین اس کے علاوہ یہہ ایک بات اور سما گئی کہ اب رسول اللہ صلعم اپنی
قوم کے ہوتے ہوئے اپنا گھر اصلی چہوڑ کر کیون مدینہ کو جائین گے آنحضرت
(صلعم) اس امر کو فراست سے پہچان گئے اور انصار رض کو مجتمع کر کے فرمایا مین نے
انلوگونکو زیادہ حصہ اسوجہ سے دیا ہے کہ یہہ لوگ ابہی نئے نئے اسلام مین داخل
ہوئے ہین مین انکی تالیف قلوب کیا چاہتا ہون کیا تملوگ اس سے خوشش
نہو گے کہ اور لوگ تو بکری اونٹ لیکر اپنے مکانون کو جائین اور تم لوگ
رسول اللہ کو لیکر اپنے فرودگاہ پر جاؤ اگر ہجرت ایک تقدیری حکم نہوتا تو مین
بہی انصار ہی مین سے ہوتا اگر انصار ایک راستہ پر چلین اور اور لوگ
دوسرا راستہ اختیار کرین تو مین بے شک انصار کا راستہ اختیار کرونگا
اے خدا انصار اور انصار کے لڑکون پر اور انکے لڑکون کے لڑکونپر رحم کر"
انصار یہہ سنکر خوش ہو گئے۔ ان کے دل مین جو کچھہ خیالات تھے وہ سب
دور و دفع ہو گئے بعد ازان جعرانہ سے مکہ کا عمرہ کیا اور وہان پہونچکر عتاب
بن اسید ایک نوجوان شخص کو جسکی عمر بیس برس سے کچھہ متجاوز تہی مکہ کا حاکم
مقرر فرمایا اور معاذ بن جبل رض کو بغرض تعلیم قرآن و احکام دینی ان کے پاس
چہوڑ کر مدینہ کیطرف روانہ ہوئے ڈہائی مہینہ بعد جبکہ چھہ روز ذیقعدہ ۸ھ
کے باقی تھے آپ معہ صحابہ کے داخل مدینہ ہوئے۔

عتاب ابن اسید نہایت زاہد و متورع اور جوان صالح تھے انہون ہی نے
سب سے پہلے اسلام مین امیر ہو کر مسلمانون کے ساتھہ حج ادا کیا اس سال کل
مسلمانون نے حج اُسی صورت سے ادا کیا جس طرح اس سے پیشتر عرب جاہلیت

کیا کرتے تھے۔

اسی سنہ مین آنحضرت (صلعم) نے عمرو بن العاصی کو جیفر و عبد پسران جلندی کے پاس عمان کیطرف صدقات وصول کرنے کو روانہ کیا جیفر و عبد نے بخوشی خاطر اس حکم کی اطاعت کی اور نیز اسی سنہ مین آپ نے مالک بن عوف کو انکی مسلمان قوم اور ثقیف کا جو اطراف طایف مین رہتے تھے سردار مقرر کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو لوگ مسلمان نہین ہوئے انپر زیادہ سختی نہ کیجاے بلکہ تالیف قلوب کا خیال رکہنا تا آنکہ وہ اسلام مین داخل ہوجایئن چنانچہ ایسا ہی ہوا جو لوگ کہ وقت فتح یا بعد فتح مکہ ایمان لائے اسلام مین داخل ہوئے اور مولفہ قلوب کے نام سے موسوم ہوئے وہ اگرچہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سابقین اولین مہاجرین و انصار سے درجہ مین متفاوت ہین لیکن انکا بہی اسلام نہایت اچھا ہوا اور وہ اس زمانہ کے اعلیٰ درجہ کے دیندار مسلمان ہیے خواہ وہ کسی درجہ کا ہو افضل ہین کیونکہ وہ نعمت کہ اُنہون نے بحالت اسلام رسول اللہ (صلعم) کو دیکہا انکو ہرگز نصیب نہین ہوسکتی۔ اسی سنہ مین لبطن ام المومنین ماریہ رض سے ابراہیم ابن رسول اللہ (صلعم) پیدا ہوئے۔ اور آنحضرت (صلعم) نے کعب ابن عمیر کو ذات اطلاع (سرزمین شام) کیطرف قضاعہ کے ایک گروہ کے پاس بغرض دعوت اسلام روانہ کیا ان کے ہمراہ پندرہ آدمی تھے قضاعہ اور اسکے سردار سدوس نے کعب ابن عمیر اور ان کے ہمراہیون کو مار ڈالا ان مین سے صرف ایک مسلمان خدا جانے کسطرح سے اپنی جان بچا کر مدینہ واپس آیا واللہ اعلم

اسلام کعب ابن زہیر	شروع ۹ھ (مطابق ۳۰ھ سنہ ۶۳۰ع) مین بعد واپسی طایف کعب[۱]

[۱] ابن اسحاق نے لکھاہے کہ بعد واپسی طایف مدینہ ہوچکنے بجیر بن زہیر بن ابی سلمہ نے اپنے بہائی کعب ابن زہیر شاعر کو اس مضمون کا خط لکہا کہ جو لوگ (باقی صفحہ ۲۰۵ مین)

ابن زہیر شاعر آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین آیا اس سے پیشتر اس کا خون آپ نے مباح کر دیا تہا لیکن جسوقت اس نے خدمت اقدس مین باریاب ہو کر اسلام قبول کیا اور اپنے قصیدہ معروفہ (جسکا یہہ مطلع ہے)

"بانت سعاد فقلبی الیوم مبتول * متیم اثرها لم یفد مکبول"

کو پڑھا آپ نے اس کے صلہ مین اپنی چادر مرحمت فرمائی جسکو اس کے انتقال کے بعد ورثاء کعب ابن زہیر سے امیر معاویہ رضی نے خرید کر لیا تہا اور اسکو ایک زمانہ تک خلفاء تبرکاً حفاظت سے رکہتے چلے آتے تہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰۴) آنحضرت (صلعم) کی ہجو یا آپکو اذیت دیتے تہے ان کو آپ نے قتل کرا دالا ہے اور شعراء قریش سے ابن الزبعری و ہبیرہ ابی وہب بخوف جان کسیطرف بہاگ گئے ہین اگر تجھکو اپنی جان عزیز ہو تو آنحضرت (صلعم) کے پاس چلا آ وہ کسیکو جو تائب اور مسلمان ہو کر آتا ہے نہین قتل کرتے ہین اور اگر تو یہہ نہین کر سکتا ہے تو ایسی سرزمین مین چلا جا جہان تیری جان بچ سکے۔ کعب ابن زہیر نے اس خط سے پیشتر ایک قصیدہ آنحضرت (صلعم) کے خلاف شان لکھہ کر اپنے بہائی بجیر کے پاس بہیجدیا تہا اور بجیر نے اس قصیدہ کا جواب کعب کے پاس بہیجدیا اور اس قصیدہ کو خدمت اقدس مین پیش کر دیا تہا جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے اسکا خون بہی مباح کر دیا لیکن یہہ اتفاق سے اوسوقت نہین ملا پہر جب بجیر کا اس نے خط پایا اور اپنے احباب سے مشورہ کیا تو مجبور ہو کر مدینہ کو ایک قصیدہ لکھہ کر روانہ ہوا جس مین آنحضرت (صلعم) کی مدح لکھی ہہی مدینہ مین یہہ شبکو پہونچا اور ایک اپنے پورانے رفیق کے مکان پر اوترا اور اوس سے اپنے قصد کو ظاہر کیا صبح کو بعد نماز حاضر خدمت اقدس ہوا اور آپ کے روبرو بیٹہہ کر آپ کے ہاتہہ کو اپنے ہاتہہ مین لیکر کہنے لگا اے رسول اللہ کعب ابن زہیر مسلمان و تایب ہو کر آپ سے امن مانگنے آتا ہے کیا آپ اوسکو امن دیتے ہین اگر مین اس کام کو آیا ہون آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہان کعب ابن (باقی صفحہ ۲۰۶ مین)

پہراس واقعہ کے بعد بنو اسد کے وفود (جمع وفد ہے) آنحضرت (صلعم) کے پاس آئے اور ایمان لائے از انجملہ ضرار بن الازور تہے ان لوگون نے بعد اسلام بنظر فخر یہہ کہا تہا کہ اے رسول اللہ (صلعم) قبل اسکے کہ ہمارے پاس کسی کو بغرض تبلیغ آپ بہیجین ہملوگ خود حاضر ہوگئے اسپر اللہ جلشانہ نے آیہ یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان ان کنتم صادقین (ترجمہ تجہہ پر احسان جتاتے ہین اسکا کہ وہ اسلام لائے ہین کہہ دے کہ تملوگ مجہپر اپنے اسلام لانیکا احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ نے تمپر یہہ احسان کیا ہے کہ تمکو اوس نے ایمان کی ہدایت کی اگر تملوگ سچے ہو) نازل فرمائی۔ اس وفد کے بعد د۔ وفد ماہ ربیع الاول مین اور آئے اور رویفع بن ثابت البلوی نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰۵) زہیر نے عرض کیا کہ وہ گنہگار ہین ہی ہون ایک انصاری شخص یہ بول اوٹہا اے رسول اللہ (صلعم) عدو اللہ ہے اجازت دیجئے کہ مین اسکی گردن مار دون آپ نے فرمایا اس سے درگزر کرو یہہ مسلمان وتائب ہوکر آیا ہے اس کے بعد کعب نے اپنا قصیدہ پڑہا اور بعد مسلمان ہونے کے انصار کی تعریف مین بہی قصیدہ لکہا یہہ قصاید اور دونون بیانیکو مرسلات کتب سیر مین مرقوم ہین۔

لہ صاحب زاد المعاد نے لکہا ہے کہ پہلا وفد ماہ صفر سنہ ۹ھ مین بنو عذرہ کا وفد آیا یہہ بارہ آدمی تہے آنحضرت (صلعم) نے کہا تم لوگ کس قوم کے ہو بنو عذرہ کے متکلم نے کہا ہم وہ ہین جنکا تم انکار نکر سکوگے ہملوگ بنو عذرہ برادر اخیافی قصی ابن کلاب کے ہین جنہون نے قصی کو بڑہایا اور بطن مکہ سے خزاعہ و بنو بکر کو نکالا ہمارے تم سے قرابت اور رشتہ داری ہے آنحضرت (صلعم) نے فرمایا مرحبا بکم و اھلا ما اعرفنی بکم (تمپر مرحبا ہو خوش ہو کس پہلے تمکو جہہ سے ... کر ... بنو عذرہ کے ... باقی صفحہ ۲۰۷)

یہان ٹہرے۔

غزوہ تبوک اس غزوہ کا محرک اصلی خود ہرقل بادشاہ قسطنطینیہ ہوا تھا کیونکہ وہ آپکی مہم کامیابیان سُنکر لبقصد حملہ تیاری کرنے مین مصروف ہو گیا تھا۔ رفتہ رفتہ اسکی خبر آپکو ہو گئی آپ نے ماہ رجب سنہ ۹ھ مین بوجہ بعد مسافت و کثرت دشمنان دین و فصل میوجات و کمی سایہ و موسم گرما و طویل جنگ لوگون کو رومیون پر جہاد کرنے کی تیاری کا حکم دیدیا ورنہ اس سے پہلے اکثر بلا اظہار اس امر کے کہ کس پر اور کسطرف جانا ہوگا مدینہ سے خروج فرمایا کرتے تہے اور صحابہؓ آپ کے ہمراہ ہوتے تہے منافقین مین سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۰۶) متکلم نے جواب دیا اسلام نے انحضرت (صلعم) نے یہہ سنکر انکو مبارکباد دی اور فتح شام کی بشارت سنائی کاہنون سے حالات دریافت کرنے اور غیر اللہ کے ذبیحہ کو منع فرمایا اور یہہ جتلا دیا کہ اونپر سوائے قربانی کے اور کوئی چیز فرض نہین ہے اور دوسرا وفد بلی کا تہا جو ماہ ربیع الاول مین آیا اور رویفع بن ثابت کے مکان پر اوترا دوسرے دن رویفع ان کو ہمراہ لئے ہوئے آپ کی خدمت مین آئے اور یہہ عرض کیا کہ یہہ میری قوم آئی ہے آپ نے فرمایا تجہکو اور تیری قوم کو خوشی نصیب ہو رویفع نے عرض کیا کہ یہہ لوگ سچے دل سے ایمان لائے اور مسلمان ہوئے آپ نے ان سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا الحمد لله الذي هدٰكم للاسلام فكل من مات على غير الاسلام فهو في النار (سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تمکو اسلام کی ہدایت کی پس جو شخص غیر اسلام پر مریگا وہ دوزخ مین جائیگا) اسکے بعد شیخ وفد ابو الضبیب نے چند مسئلہ دریافت کیا اور تیسرے دن رخصت ہو کر اپنے شہر کو چلے گئے۔ (وفد ڈیپوٹیشن کو کہتے ہین) اُردو مین اس کے لئے میرے خیال مین کوئی خاص لفظ نہین ہے دس یا پانچ آدمیون کا ایک گروہ ہوتا تہا اور ان سب کا ایک شیخ یا سردار ہوتا وہی سب کے آگے رہتا اور جہان جاتا وہ بولتا تہا اسکو عرب متکلم سے تعبیر کرتے تہے۔

کوئی چون وچرا نہ کرتا تہا اس مرتبہ چونکہ آپ نے پہلے اپنے ارادہ کو ظاہر فرمادیا
اسوجہ سے منافقین لوگون کو بہکانے لگے اور اس فکر مین ہوئے کہ اس
غزوہ مین جانے سے لوگون کو جہانتک ممکن ہو روکین کچہہ لوگ اس گروہ کے
ایک یہودی کے مکان مین مجتمع ہوکر صلاح ومشورہ کرتے اور لوگون کے
بہکانے کی فکر کرتے تہے آنحضرت (صلعم) نے طلحہ بن عبید اللہ کو اس مکان
کے جلادینے اور ویران کردینے کا حکم دیدیا۔ بنوسلمہ سے ابن قیس اور
چند اعراب نے حیلہ وحوالہ کر کے مکان مین ٹہرے رہنے کی اجازت چاہی
آپ نے ان کو اجازت دیدی اور ان سے سخت ناراض ہوئے یہہ حال تو
منافقین کا تہا اب مومنین کے حالات سُنئیے کہ رسول اللہ (صلعم) نے
جسوقت جہاد کی لوگون کو ترغیب دی اور مال واسباب کے فراہم کرنے کو
فرمایا جو چیز جس کے پاس تہی اوس نے لاکر حاضر کردیا سب سے زیادہ عثمان
ابن عفانؓ نے اس غزوہ مین مال واسباب دیا بیان کیا جاتا ہے کہ
ایکہزار دینار سُرخ اور نوسو اونٹ معہ اسباب کے اور سو گہوڑے دئیے تہے
بعض وہ[1] غریب صحابیؓ جنکے پاس کچہہ نہ تہا وہ آنحضرت (صلعم) کے پاس
آئے اور سواری کے لئے عرض کیا آپ کے پاس اوسوقت کوئی سواری
موجود نہ تہی آپ نے جواب دیدیا وہ بیچارے روتے ہوئے لوٹے اثناء راہ
مین یامین بن عمیر نضری ملگئے اُنہون نے اون سے رونے کا سبب دریافت کیا

---

[1] وہ غرباء صحابہؓ جنکے پاس سواری نہ تہی اور جنکا واقعہ مورخ کتاب نے بیان کیا ہے
یہہ تہے سالمؓ بن عمیر و علبہؓ بن یزید و ابولیلی المازنیؓ و عمرو بن عمہؓ و سلمہؓ بن صخر و عرباضؓ
بن ساریہ تعلبی۔ روایت مین بجائے انکے عبداللہ بن معقل اور معقل بن یسار نے ابن اسحاق نے
انہین مین عمرو بن الحمام بن الجموع کو بہی شمار کیا ہے۔

ان لوگون نے کہا کہ نہ تو ہمارے پاس سواری ہے اور نہ ہم مین مقدور استطاعت ہے کہ خرید کر کے آنحضرت (صلعم) کے ساتہہ جہاد مین چلین ہم لوگ سواری کی فکر مین آنحضرت (صلعم) کے پاس گئے تہے آپ نے جواب دیدیا یامین بن عمیر کا دل یہہ سُنکر بہر آیا اور انہون نے اسیوقت ان کے لئے اونٹ خرید کر دیئے

جب صحابہؓ ہمہ تن مستعد و تیار ہوگئے تو مدینہ مین محمد بن مسلمہ اور بعضے کہتے ہین کہ سباع بن عرفطہ اور بعضے کہتے ہین کہ علی ابن ابیطالبؓ کو اپنا قایم مقام کر کے آپ نے خروج کیا اور سردار منافقین عبداللہ بن ابی ابن سلول ایک گروہ لیکر آپ کے ہمراہی کو نکلا لیکن تہوڑی دور چلکر معہ اپنے ہمراہیون کے واپس چلا آیا۔ حجر مین پہونچکر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ یہہ شہر ثمود کا ہے اسکا پانی تم مین سے کوئی استعمال نکرے اور اس پانی سے گوندہے ہوئے آٹا کو اونٹون کو کہلادے اور سرنگون روتے ہوئے اسطرف سے چلین کوئی شخص تنہا قافلہ سے نہ نکلے اتفاقاً دو شخص بنوساعدہ سے علیحدہ علیحدہ نکلے ایک کا دم گہٹ گیا جو آپ کے مس کرنے سے اچہا ہوگیا اور دوسرے کو ہوا نے طے کے پہاڑون مین پہینک دیا جنکو ایک مدت کے بعد اہل طے نے آپ کے خدمت مین واپس کیا۔ آگے بڑہے تو اثناء راہ مین آپ کا ناقہ گم ہوگیا منافقین کی بن آئی آپسمین کہنے لگے کہ محمدؐ تو یہہ دعویٰ کیا کرتے ہین کہ ہمکو آسمان سے خبرین ملا کرتی ہین ہم آسمانی حالات کو جانتے ہین تعجب ہے کہ اپنے ناقہ کا حال نہین جانتے کہ وہ اسوقت کہان ہے آنحضرت (صلعم) نے یہہ سُنکر فرمایا بخدا مین کچہہ نہین جانتا سوا اس کے کہ جو مجہکو میرے رب نے سیکہادیا ہے اور اب مین بالہام الٰہی کہتا ہون کہ ناقہ فلان مقام پر ہے مہار اوسکی ایک درخت سے اٹک گئی ہے جس سے وہ

رکی ہے یہہ کہہ کر آپ نے ایک صحابی کو بہیجکر ناقہ کو منگوالیا۔

قول بالا کا کہنے والا منافقین مین سے زید بن اللصیت قبیلہ قینقاع سے تہا کہتے ہین کہ اس واقعہ کے بعد اس نے توبہ کر لی تہی اور مخشی بن حمیر تایب ہو گیا تہا اور یہہ دعاء کی تہی کہ اس گناہ کے کفارہ مین مین ایسے مقام پر شہید کیا جاؤن جہان میرا نام و نشان نہ ملے اللہ تعالی نے یہہ دعا قبول فرمائی اور یہہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔

الغرض جب آنحضرت (صلعم) تبوک مین پہونچے آپکی آمد کی خبر سنکر یحینہ بن رویہ صاحب ایلہ اور اہل جرباو اذرح آپکی خدمت مین آئے جزیہ دیکر صلح کر لیا آپ نے ہر ایک کے لئے صلحنامہ[۱] لکہہ کر اسی مقام سے خالد بن الولید کو اکیدر ابن عبد الملک والی دومۃ الجندل کے طرف روانہ کیا اکیدر بن عبد الملک ملوک کندہ سے مذہب نصرانی رکہتا تہا اور دومۃ الجندل کا حکمران تہا آپ نے وقت روانگی خالد بن الولیدؓ کو اس امر سے مطلع فرما دیا تہا کہ اکیدر تمکو شکار کہیلتا ہوا ملیگا۔ اتفاق سے اکیدر ایک روز بیشتر شکار کہیلنے کو اپنے قلعہ سے

---

(۱) کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کے لئے صلحنامہ علیحدہ علیحدہ لکہا گیا تہا لیکن تلاش کرنے سے صرف ایک صلحنامہ ملتا ہے جسمین یحینہ والی ایلہ کا نام درج ہے غالباً یہی رعایتین اور لوگون کو بہی دیگئی ہون وہ صلحنامہ جو والی ایلہ کو لکہا گیا تہا یہہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذا امنة من الله و محمد النبی صلی الله علیه وسلم لیحینه بن رویه و اهل ایله سفنهم و سیارتهم فی البر و البحر لهم ذمة الله و محمد النبی ومن كان معهم من اهل الشام و اهل اليمن و اهل البحر فمن احدث منهم حدثا فانه لا يحول ماله دون نفسه و انه لمن اخذه من الناس و انه لا يحل ان يمنعوا ماء يردونه ولا طريقا يردونه من بر او بحر

نکل آیا تھا شکار کے شوق نے اسکو شب بھر قلعہ کے باہر رکھا صبح ہوتے خالد بن الولید پہونچگئے اور اسکو گرفتار کرکے آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین لائے آپ نے اس سے جزیہ[1] لیکر صلح کرکے اوسکو لوٹا دیا۔

بیس روز تک تبوک مین مقیم رہے نہ تو کوئی عرب متنصرہ مین سے مقابلہ کو آیا اور نہ رومیون نے سامنا کیا اکیسوین روز وہان سے کوچ کرکے مدینہ کو روانہ ہوئے اثناء راہ مین تھوڑا سا پانی ملا جس سے سوائے ایک دو شخص کے اور کسیکو سیراب نہ کرسکتا تھا باوجود آپ کی ممانعت کے منافقین مین سے دو شخصون نے اس پانی کو صرف کیا آپ اون سے نہایت ناراض ہوئے اور باقی پانی مین اپنا دست مبارک رکھہ کر دعا فرمایا اللہ جلشانہ نے آپکی دعا سے اسقدر پانی وافر کردیا کہ کل لشکر کو کافی ہوگیا۔

جب آپ مدینہ کے قریب پہونچے تقریبًا ایک ساعت کا راستہ رہ گیا ہوگا کہ آپ نے مالک بن دخشم سالمی و معن بن عدی عجلی کو مسجد ضرار[2] کے ویران کرنے کو بھیجا اس مسجد کو منافقین نے بنایا تھا جسوقت آپ غزوہ تبوک کے لئے جا رہے تھے منافقین نے آکر یہہ التجا کیا کہ آپ اس مسجد مین نماز پڑھتے جائین آپ نے فرمایا کہ مین اسوقت سفر مین ہون اور ایک ضروری کام کے

[1] ابن سعد نے لکھا ہے کہ اکیدر والی دومۃ الجندل سے آنحضرت (صلعم) نے دو ہزار اونٹ آٹھہ سو گھوڑے چار سو زرہین چار سو نیزے لیکر صلح کیا تھا واللہ اعلم۔

[2] اصل یہہ ہے کہ اس مسجد کو بارہ منافقین نے ملکر بنوایا تھا اس مین بیٹھکر آنحضرت (صلعم) کے خلاف مشورہ کرتے اور مسلمانون مین تفرقہ ڈالنے کی رائین قایم کرتے تھے اسکا ذکر کلام پاک ربانی مین بھی آگیا ہے

انجام دینے کو جارہا ہون واپسی کے بعد دیکھا جائیگا۔ پس بوقت مراجعت آپکے حکم سے مالک دمعن نے اسکو منہدم کرکے اس کے عملہ کو جلادیا۔

اِس غزوہ مین بنو سلمہ سے کعب بن مالک اور بنو عمرو بن عوف سے مرارۃ بن الربیع اور ہلال بن امیہ بن واقف حالانکہ صالحین صحابہؓ سے تہے شریک نہین ہوئے اسی وجہ سے بحکم رسول اللہ (صلعم) پچاس دن تک ان لوگون سے نہ کوئی بولتا تہا اور نہ ان سے کوئی معاملہ کیا جاتا تہا تاآنکہ انکی توبہ مقبول ہوئی۔ وہ لوگ جو بلا کسی عذر کے اس غزوہ مین نہین گئے تہے وہ تقریباً تیس آدمی تہے سورہ برات مین بکثرت آیات ان منافقین کی بابت نازل ہوئی ہین یہہ آخری غزوہ تہا جس مین بنفس نفیس آنحضرت (صلعم) شریک ہوئے تہے۔

اسلام عروہ بن مسعود و ثقیف

جس وقت آنحضرت (صلعم) طایف کا حصار چہوڑکر جعرانہ سے مکہ کو آئے اور وہان سے مدینہ کو تشریف لارہے تہے عروہ بن مسعود (طایف کا سردار) اثناء راہ مین آکر ملا اور نہایت سچائی سے ایمان لاکر آپ کی اجازت سے طایف کو دعوت اسلام کے غرض سے لوٹا واپسی کے بعد ایک روز جبکہ وہ اپنے مکان کی چہت پر کہڑا ہوا اذان دے رہا تہا کسی شخص نے تیر مارا جس سے وہ شہید ہوگئے عروہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے خون کے قصاص لینے سے منع کردیا تہا اور یہہ وصیت کی تہی کہ شہدائے مسلمین کے مقابر مین دفن کیا جاے انکے شہادت کے بعد انکے لڑکے ابو الملیح اور قارب بن الاسود بن مسعود مدینہ مین آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین آئے اور مسلمان ہوئے۔

اگرچہ مالک بن عوف پہلے سے ثقیف پر سختی کررہے تہے انکی تجارت انکی

آمد و رفت بند کر رکہا تہا اونکی مویشیون کو چہین لیتے تہے وقت ضرورت اُن کے آدمیون سے مزدوری کراتے تہے لیکن باین ہمہ ثقیف کے قلوب اسلام کی طرف مایل نہین ہوتے تہے تا آنکہ اُن لوگون کو غزوہ تبوک سے آنحضرت (صلعم) کے واپسی کی خبر پہونچی اسوقت اُنکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ اب عرب کو آنحضرت (صلعم) سے لڑنے کی طاقت نہین ہے اور نہ ہم اُن کے مقابلہ پر جاسکتے ہین نظر برین انہون نے عبد یالیل بن عمرو بن عمیر کو بمنت و سماجت آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین بغرض طلب امن و اظہار اسلام و بیعت بہیجنا چاہا لیکن عبد یالیل کو عروہ کے خلاف توقع شہادت نے مدینہ کے طرف نہ جانے دیا جب تک کہ اوس نے اُنکے احلاف مین سے دو شخصونکو[1] اور تین آدمیون کو بنو مالک سے اپنے ہمراہ نہ لیلیا۔

رمضان سنہ ۹ ہجری کو عبد یالیل معہ اپنے ہمراہیون کے بغرض بیعت و اظہار اسلام مدینہ مین پہونچے آنحضرت (صلعم) نے اُن لوگون کو مسجد کے ایک قبہ مین ٹہیرا خالد بن سعید بن العاصی۔ اُن سب کے طرف سے وکیل تہے جب تک خالد نہ کہاتے عبد یالیل اور اُن کے ہمراہی بہی نہ کہاتے اُنہون نے آپ سے بذریعہ خالد بن سعید کے یہہ تین امور پیش کئے (۱) یہہ کہ تین برس تک لات (بت کا نام ہے) نہ توڑا جاے اس خیال سے کہ اُنکی عورتین اور اُن کے لڑکے اس کے زیادہ معتقد اور اس کیطرف زیادہ راغب ہین تا آنکہ اُنکو اسلام سے محبت پیدا ہو جاے (۲) یہہ کہ

[1] وہ دو آدمی جو احلاف سے لیئے گئے تہے یہہ تہے (۱) حکم بن عمرو بن وہب (۲) شرجیل بن غیلان اور بنو مالک سے یہہ تین اشخاص عثمان بن ابی العاص و اوس بن عوف و نمیر بن خرشہ تہے

نماز معاف کردیجائے (۳) یہہ کہ اُنکے بت خود ان کے ہاتہون سے نہ توڑے جائین۔ آنحضرت (صلعم) نے ان استدعاؤون کو سُنکر پہلے سے قطعًا انکار فرمایا اور اُس سے ناراضی ظاہر کی۔ دوسرے کے نسبت ارشاد کیا لا خیر فی دین لا صلوٰۃ فیہ (کوئی بہتری اوس دین مین نہین ہے جس مین نماز نہین ہے) تیسرے کے بابت فرمایا یہہ ہوسکتا ہے۔ عبد یالیل اور اون کے ہمراہیون نے اسلام قبول کیا اور اپنی قوم کیطرف سے آنحضرت (صلعم) کے دست مبارک پر بیعت کی آپنے اونپر عثمان بن ابی العاصی کو حکمران مقرر فرمایا جو اُن مین سب سے زیادہ کمسن تہے اسوجہ سے کہ اُن کو بہ نسبت اوراون کے مذہبی امور سیکہنے اور قرآن پڑہنے کا زیادہ شوق تہا۔

اُنہین لوگون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب و مغیرہ بن شعبہ لات کے منہدم کرنے کو روانہ کئے گئے تہے لیکن ابوسفیان کسیوجہ سے پیچہے رہ گئے اور مغیرہ نے پہونچکر اپنے ہاتہہ سے لات کو توڑ کر گرادیا۔ بنو معتب دور سے حیرت وخوف کے آنکہون سے اس ماجرا کو دیکہتے رہے اس اثنا مین ابوسفیان بہی آگئے۔ جو کچہہ خزانہ بتخانہ مین مال و اسباب و زیورات تہے سب کو یکجا کرکے پہلے اُس سے عروہ و اسود پسران مسعود کا قرض ادا کیا گیا جیسا کہ آنحضرت (صلعم) نے ارشاد فرمایا تہا بعد ازان باقی کو مسلمانون مین تقسیم کردیا۔

وفود جسوقت آنحضرت (صلعم) غزوہ تبوک سے فارغ ہوئے اور ثقیف مسلمان ہوگئے عرب کے اطراف وجوانب سے بکثرت وفود آنے لگے تا آنکہ مورخین نے اس سنہ کو سنۃ الوفود کے نام سے موسوم کردیا ابن اسحاق کہتا ہے کہ عرب دراصل عرب کے سب سے بڑے قبیلہ قریش کے اسلام و مخالفت کا

انتظار کر رہا تھا اور بغور یہہ دیکھہ رہا تھا کہ آنحضرت (صلعم) اور قریش مین
کیسی نبٹتی ہے کیونکہ قریش تمام عرب کے سردار اور اون کے ہادی اُن کے
بیت اللہ و معبد کے مجاور شہر حرام کے حلال کرنے والے اور حلال کے حرام
کرنے والے اور قومی و ملکی روایت کے اعتبار سے حضرت اسمٰعیل ؑ کی اولاد
سے تھے عرب کا کوئی قبیلہ انکی سرداری اور ہادی ہونے اور حضرت اسمٰعیل ؑ
کی اولاد مین ہونے سے انکار نہین کر سکتا تھا چونکہ قریش آنحضرت (صلعم)
کی مخالفت پر کمر بستہ اور آپ سے لڑنے پر مستعد اور آپکے دین کے صریحی دشمن
ہوگئے تھے اسوجہہ سے تمام عرب مین ایک شور مچا ہوا تھا لیکن جب اللہ جلشانہ
کی عنایت سے مکہ فتح ہوا اور قریش نے اسلام قبول کر لیا تو اوسوقت
عرب کو معلوم ہوگیا کہ اب کسیکو آنحضرت (صلعم) سے لڑنے کی طاقت ہے اور
نہ کوئی انکی مخالفت مین کامیاب ہوسکتا ہے باین لحاظ عرب گروہ کا
گروہ بعد فتح مکہ اکثر مشرف باسلام ہونے لگا جیساکہ اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے
اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی
دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا
بعد غزوہ تبوک پہلے جسکا وفد آیا ہے وہ قبیلہ بنو تمیم ہے اسمین
انکے رؤسا سے عطارد بن حاجب بن زرارہ بن عدس (بنو دارم بن
مالک سے) و حتات بن زید و اقرع بن حابس و زبرقان بن بدر (بنو سعد سے)
و قیس بن عاصم و عمرو بن الاہتم (یہہ دونون بنو منقر سے تھے) و نعیم بن یزید
اور عیینہ بن حصن فزاری تھے اگرچہ اقرع و عیینہ فتح مکہ و حصار طایف میں موجود
تھے لیکن اسوقت بنو تمیم کے ہمراہ لگے وفود ہو کر آئے تھے۔ الغرض جیسے لوگ
مسجد مین داخل ہوئے تو انہون نے کہا اخرج یا محمد (اے محمد نکلو)

آنحضرت (صلعم) یہہ سنکر باہر تشریف لائے لیکن انکی اس سؤ ادبی سے متاذی ہوئے بنو تمیم کے وفد نے کہا جئناک نفاخرک بخطیبنا و شاعرنا (ہم اپنے خطیب و شاعر کے ساتھہ فخر کرنے کو آئے ہین) آپنے اُنکے خطیب کو اجازت دی جب انکا خطیب عطارد خطبہ پڑہ چکا اور اُسمین اپنے مفاخر بیان کر چکا تو انکا شاعر زبرقان بن بدر اوٹہا اور اوس نے اپنی قوم اور اپنے فخریہ اشعار پڑہے اس کے بعد آنحضرت (صلعم) نے بنو الحرث بن الخزرج سے ثابت بن قیس بن الشماس اور حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہما) کو بلایا ان دونوں بزرگوں نے خطبہ و اشعار پڑہے جسکو سنکر بنو تمیم کے وفود دنگ ہوگئے اور بیساختہ یہہ کہہ اوٹہے هذا الرجل هو مؤيد من الله خطيبه اخطب من خطيبنا وشاعره اشعر من شاعرنا واصواتهم اعلى من اصواتنا (ترجمہ یہہ شخص مؤید منجانب اللہ ہے اسکا خطیب ہمارے

سلہ عرب کا دستور تہا جس جگہہ اون کا وفد جاتا اوس کے ہمراہ اونکا ایک خطیب (مقرر) ہوتا تہا اور ایک شاعر۔ چنانچہ اسی دستور کے موافق بنو تمیم کے وفد کے ہمراہ بہی خطیب و شاعر آیا بنظر دلچسپی ناظرین بنو تمیم اور آنحضرت (صلعم) کے خطیبون کے خطبہ اور شاعرون کے ایک ایک شعر درج کئے جاتے ہین۔ ابن ہشام لکہتا ہے کہ جب انکے خطیب کو اجازت ہوئی تو انہین سے عطارد بن حاجب کہڑے ہو کر کہنے لگا۔ الحمد لله الذى له علينا الفضل والمن وهو اهله الذي جعلنا ملوكا و وهب لنا اموالا عظاما نفعل فيها المعروف وجعلنا اعز اهل المشرق واكثره عددا و ايسره عدة فمن مثلنا فى الناس السنا برؤس الناس واولى فضلهم فمن فاخرنا فليعدد مثل ما عددنا وانا لو نشاء لاكثرنا الكلام ولكن نحيا من الاكثار وانا نعرف بذلك (باقی صفحہ ۲۱۷ مین)۔

خطیب سے زیادہ خطیب ہے اور اسکا شاعر ہمارے شاعر سے زیادہ شاعر ہے اور انکی آوازین ہماری آوازون سے بلند ترہین) اس کے بعد ان لوگون نے اطاعت کی گردنین جُھکا دین اور بطیب خاطر اسلام قبول کرلیا آنحضرت (صلعم) نے انکو معقول صلہ مرحمت فرمایا یہہ آپکی عادات حسنہ سے تھا کہ جب کوئی وفد ہوکر آتا تھا اوسکی آپ عزت کرتے او

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۱۶) اقول ھذا الان تاتوا بمثل قولنا و امرا افضل من امرنا (ترجمہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جسکا ہمپر احسان و فضل ہے اور وہ اُسکا اہل ہے جس نے ہمکو بادشاہ بنایا اور ہمکو بہت سامال دیا جس سے ہم خیرخیرات کرتے ہین اور ہمکو اس نے معززین اہل مشرق سے بنایا اور باعتبار عدد کے زیادہ اور باعتبار قوت کے توانا پس کون شخص ہم سا ہے کیا ہم آدمیون کے سردار نہین ہین اور انسے افضل واولیٰ نہین ہین پس جو شخص ہمسے فخر کرے اوسکو چاہئے کہ وہ ہماری طرح گنائے اور اگر ہم چاہین تو اس سے زیادہ اس بابت کلام کرسکتے ہین لیکن ہم افراط و مبالغہ سے شرم کرتے ہین حالانکہ ہم یہہ سب جانتے ہین مین کہتا ہون کہ لاو پیش کرو ہماری باتون کی طرح اور کوئی کام ہمارے کام سے افضل دکھاؤ) اسقدر کہنے کے بعد بنوتمیم کا خطیب بیٹھ گیا آنحضرت (صلعم) نے ثابت بن قیس بن الشماس کیطرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا قم فاجب الرجل فی خطبتہ (اوٹھ پس اس شخص کے خطبہ کا جواب دے) ثابت یہہ حکم پاتے ہی اوٹھ کر بول چلے الحمد للہ الذی السموات والارض خلقہ قضی فیھن امرہ و وسع کرسیہ علمہ ولم یک شی قط الا من فضلہ ثم کان من قدرتہ ان جعلنا ملوکا و اصطفی من خیر خلقہ رسولا اکرمہ نسبا و اصدقہ حدیثا و افضلہ حسبا (باقی صفحہ ۲۱۸ مین)

جب وہ رخصت ہونے کو آتا تو اسکو صلہ مرحمت فرماتے تھے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۱۷) فانزل علیہ کتابہ وائتمنہ علی خلقہ فکان
خیرۃ اللہ من العالمین ثم دعا الناس الی الایمان بہ فامن
برسول اللہ المہاجرون من قومہ وذو رحمہ اکرم الناس
حسابا واحسن الناس وجوھا وخیر الناس فعالا ثم کان
اول الخلق اجابۃ واستجابۃ للہ حین دعاہ رسول اللہ نحن
فنحن انصار اللہ ووزراء رسولہ نقاتل الناس حتی یومنوا
باللہ فمن امن باللہ ورسولہ منع منا مالہ ودمہ ومن کفر
جاھدناہ فی اللہ ابدا وکان قتلہ علینا یسیرا اقول ھذا
واستغفر اللہ لی وللمومنین والمومنات والسلام علیکم

(ترجمہ) سب تعریف اللہ کے لئے ہے آسمان و زمین اوس نے پیدا کیا اور اس مین اپنا حکم جاری کیا اور اسکا علم اسکی کرسی کو گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز نہ تھی لیکن اوس کے فضل سے۔ پھر اسکی قدرت سے یہہ ہوا کہ اس نے ہمکو ملوک بنایا اور اپنے بہترین خلق سے ایک رسول برگزیدہ کیا اونسے باعتبار نسب کے بزرگ اور باعتبار باتون کے سچے نہایت سچا اور باعتبار حسب کے انسے افضل ہیں اور پیر اوس نے اپنی کتاب نازل کی اور امین کیا اوس کو اپنے خلق پر پس یہہ اللہ کے نیک بندون سے ہین عالم مین پھر انہون نے لوگون کو ایمان کی دعوت دی پس ایمان لائے رسول اللہ پر مہاجرین انکی قوم و قرابت دارون مین سے جو باعتبار حساب کے لوگون سے بزرگ اور باعتبار وجوہ کے آدمیون سے بہتر اور باعتبار کامون کے آدمیون سے اچھے ہین پھر پہلے سب سے جبکہ رسول اللہ نے اللہ کیطرف بلایا ہے جنے خلق مین سمعاً و طاعۃً جو ابدا یا ہے ہم ہین پس ہم ہین اللہ مددگار اور اسکے (باقی صفحہ ۲۱۹ مین)

بعد واپسی تبوک آخر رمضان مین ملوک حمیر کا خط حرث بن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال ونعمان کی معرفت آنحضرت (صلعم) کے پاس آیا یعنی بن کہتے ہین کہ ذی رعین وہمدان ومعاذ لیکر آئے تہے اور زرعہ ابن ذی یزن کیطرف سے مالک بن مرۃ الرہاوی نے خدمت اقدس مین حاضر ہو کر ترک بت پرستی سے بیزاری اور اسلام کا اظہار کیا آپ نے اس کے نام ایک خط لکھا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۱۸) رسول کے وزراء لوگون سے لڑتے ہین تا آنکہ وہ ایمان لائین پس جو شخص اللہ اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا اوس کے مال اور خون سے ہم باز رہین گے اور جو انکار کرے گا اللہ کیواسطے اوس سے ہم لڑینگے اور اوسکا قتل کرنا ہمپر آسان ہے مین یہہ کہتا ہون اور اپنے لئے اور کل مومنین اور مومنات کے لئے اللہ سے مغفرت چاہتا ہون اور سلام ہو تمپر) اس خطبہ کے ختم ہونے پر ثابت بن قیس خطیب اسلام بیٹہہ گئے اور زبرقان بن بدر شاعر بنو تمیم اوٹہکر قصیدہ پڑہنے لگا جسکا اول شعر یہہ تہا ؎ نحن الکرام فلاحی معادلنا ✢ منا الملوک وفینا تنصب البیع + اتفاق سے حسان اسوقت موجود نہ تہے انکو جب یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت (صلعم) نے شاعر بنو تمیم کے جواب دینے کو لایا ہے تو اپنے مکان سے اشعار پڑہتے ہوے نکلے جسکا اول شعر یہہ تہا ؎ منعنا رسول اللہ اذ حل وسطنا + علی انف راض من معد وراغم + جب آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین پہونچے اور آپکے حکم سے جواب دینے کو کہڑے ہوئے تو اپنے کلام کو اس شعر سے شروع کیا ؎ ان الذوائب من فہر واخوتہم + قد بینوا سنۃ للناس تتبع + ابن ہشام نے لکہا ہے کہ بعض اہل علم کا یہہ خیال ہے کہ بنو تمیم کے شاعر نے میمہ قصیدہ پڑہا تہا جسکا اول شعر یہہ تہا ؎ اتیناک کما یعلم الناس فضلنا + اذا احتفلوا عند احتضار المواسم +

(باقی ۲۲۰ صفحہ پر)

اور معاذ ابن جبلؓ کو اس کے قاصد مالک بن مرہ کے ہمراہ صدقات
جمع کرنے اور ارکان دین سکہلانے کو بہیجا بعد اس کے عبداللہ بن ابی
ابن سلول سردار منافقین ذی قعدہ مین مر گیا اور آنحضرت (صلعم)
نے نجاشی کے انتقال کی خبر صحابہؓ کو دی کہ وہ ماہ رجب مین قبل غزوہ
تبوک انتقال کر گیا اسی ایام مین بہرا کا وفد (جسمین تیرہ آدمی تہے) آیا
مقداد بن عمرو کے یہان ٹہرا دوسرے دن مقداد بن عمرو انکو اپنے ہمراہ
لئے ہوئے مسجد مین حاضر ہوئے ان لوگون نے اسلام کا اظہار کیا آپنے
ان کو صلہ مرحمت فرمائے وہ لوگ خوش ہو کر واپس ہوئے پہر بنو البکاء کا
وفد (جسمین تین آدمی تہے) اور بنو فزارہ کا وفد دس آدمیون کا (جسمین
خارجہ بن حصن اور انکے برادر زادہ حر بن قیس تہے) اور طے سے عدی
بن حاتم کا وفد یکے بعد دیگرے آیا اور اسلام لایا۔ عدی بن حاتم کے
وفد کے آنے سے پیشتر قبل غزوہ تبوک آنحضرت (صلعم) نے علی ابن
ابیطالبؓ کو بلاد طے کے طرف ایک سریہ کا سردار مقرر کر کے بہیجا تہا
علی ابن ابیطالبؓ نے بلاد طے کے قریب پہونچکر اونپر شبخون مارا حاتم کی
لڑکی کو قید کر لائے اور دو تلواریں اُن کے بتخانہ سے لوٹ لائے جسکو
حرث بن ابی شمر نے چڑہایا تہا اور عدی اس شبخون سے پہلے لشکر اسلام
کے روانگی کی خبر سنکر شام مین بلاد قضاعہ کیطرف بہاگ گیا تہا وہان اسکے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۱۹) اور حسان بن ثابت نے اسکا جواب دیا تہا جسکا اول شعر یہہ تہا

ے ہل المجد الا السودد العود والہدے ٭ وجاہ الملوک

واحتمال العظایم ٭ بنو تمیم کے شاعر کے اشعار پہلی روایت کے اعتبار سے آٹہہ
اور دوسری روایت کے مطابق چار اور حسان بن ثابت کے (باقی صفحہ ۲۲۱ مین)

ہم خیال وہم مذہب (یعنی نصارے) بکثرت تہے پس جب حاتم کی لڑکی گرفتار ہو آئی اور حظیرہ (دروازہ مسجد کے سامنے جہان پر کفار کی عورتین اور بچے قید کئے جاتے تہے) قید کی گئی اور آنحضرت (صلعم) اس طرف سے ہو کر گذرے اوسوقت اس لڑکی نے رو کر کہا میرا والد مرگیا جو سرپرست تہا وہ بہاگ گیا مجہپر احسان کیجئے اللہ تعالی تمہارے ساتہہ احسان کریگا آنحضرت (صلعم) نے دریافت کیا تیرا سرپرست کون تہا لڑکی نے جواب دیا عدی ابن حاتم پہر آپ نے فرمایا وہی اللہ اور اس کے رسول سے بہاگا ہے لڑکی نے کہا ہان اسی قسم کے سوال وجواب دو روز متواتر ہوئے تیسرے روز جبکہ وہ اپنی التجا کے پورا ہونے سے ناامید ہوگئی تہی آپنے ارشاد کیا کہ مین تجہپر احسان کرتا ہون اور تجہے بلا فدیہ چہوڑتا ہون لیکن تو جانے مین عجلت نہ کر تیری قوم کا کوئی شخص آجائے تو مین اوس کے ہمراہ تجہکو بہیجدون تاکہ تو آسانی سے بہائی کے پاس پہونچ جائے اتفاق سے اس واقعہ کے دوسرے روز چند لوگ اوسکی قوم کے بنو قضاعہ کے قافلہ کے ہمراہ شام کو جارہے تہے آپ نے اسکو ان کے ہمراہ روانہ کردیا جسوقت اس سے اور عدی سے ملاقات ہوئی تہوڑی دیر تک صدمۂ مفارقت سے دونون خاموش رہے بعدازان عدی نے اپنی بہن سے اپنی بابت پوچہا کہ تیری کیا رائے ہے اس شخص (یعنی رسول اللہ صلعم) سے ملون یا اپنی بقیہ عمر خانہ بدوشی مین گزارون اس کی بہن نے کہا کہ وہ شخص ملنے کے قابل ہے نہایت خلیق اور اعلی درجہ کا محسن ہے عدی اس کلام کے سنتے ہی اوٹہہ کہڑا ہوا اور اپنی قوم کیطرف سے وفد ہو کر

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۲۰) اشعار اٹہارہ باعتبار روایت سابق اور پچہلی روایت کے لحاظ سے گیارہ تہے۔ کمافی سیرۃ ابن ہشام۔

مسجد نبوی مین حاضر ہوا آپ نے اوسکی کمال عزت کی اور اپنے ہمراہ لئے ہوئے
اپنے مکان پر تشریف لائے آپ زمین پر بیٹہہ گئے اور اسکو بچہونے پر بٹہایا اثنار
راہ مین ایک ضعیف عورت ملگئی جب تک وہ بات کرتی رہی آپ کہڑے رہے
عدی بن حاتم کو اس خلق نے مسخر کرلیا اسکو پورا پورا اسبات کا یقین ہوگیا
کہ آنحضرت (صلعم) برحق نبی ہین ظاہری بادشاہ نہین ہین پہر باتون
باتون آپ نے اس سے فرمایا کہ تو اپنی قوم کے ساتہہ لڑائی پر جاتا ہے اور
لشے مرباع (مال غنیمت سے چوتہائی) لیتا ہے عدی بن حاتم نے کہا ہان آپنے
فرمایا یہہ تیرے دین مین ناجائز ہے عدی بن حاتم یہہ سنکر متعجب ہوگیا اور
اسکو آپکی نبوت کا اور زیادہ وثوق ہوگیا اس کے بعد آپ نے ارشاد کیا
کہ شاید تجہکو اس دین مین داخل ہونے سے انکی محتاجی مانع ہوگی کیونکہ تو دیکہتا
ہے کہ انکی حاجتین بہت ہین پس اسمین کچہہ بہی شک نہین ہے کہ عنقریب
اللہ جلشانہ انکو اسقدر مال دیگا کہ یہہ کسیکو مال دیا چاہین گے تو کوئی لینے والا
نظر نہ آئیگا اور نیز تجہکو اس دین مین یہہ امر بہی داخل ہونے سے روکے گا
کہ یہہ لوگ تعداد مین کم ہین اور ان کے دشمن بکثرت ہین بخدا اس مین تو
ذرہ بہر بہی شک نہ کر کہ تو عنقریب یہ سنے گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے
اونٹ پر سوار بخوف وخطر اس مکان کی زیارت کو آئیگی اور شاید تجہکو
اس دین کے قبول کرنے سے یہہ خیال بہی مانع ہوگا کہ حکومت وسلطنت
دوسری قومون کے قبضہ مین ہے لیکن تو اسکو بیشک وریب سمجہہ رکہہ
کہ عنقریب بابل کا شاہی محل ان کے ہاتہون سے فتح ہوگا اور مشرق سے
مغرب تک انکی حکومت پہیل جائے گی — عدی بن حاتم خاموش بیٹہا ہوا یہہ
سب باتین سنتا رہا جب آنحضرت (صلعم) کا سلسلہ کلام منقطع ہوا تو اس نے

ہاتہہ بڑہاکر آپ کے دست مبارک پر بعیت کی اور اسلام قبول کرکے اپنی قوم مین واپس آیا۔

حج ابوبکرؓ و نزول برأت

اس کے بعد اللہ جلشانہ نے اپنے نبی برحق (صلعم) پر چالیس آیتین اول سورہ برات کی نازل فرمائین جنمین اس عہد کے ناقص کرنے کا بیان تہا جو آپ سے اور مشرکین سے بیت اللہ مین جانے سے نہ روکنے کے بابت ہوا تہا اور نیز اس مین یہہ احکام ہے تہے کہ اس سال کے بعد مشرکین مسجد حرام کے قریب نہ جائین اور بیت اللہ کا طواف برہنہ ہوکر نہ کرین اور جس سے آنحضرت (صلعم) نے کوئی عہد کیا ہے وہ اسکی مدت تک پورا کردیا جائے اور اون لوگون کے لئے جنکے ساتہہ عہد نہین کیا گیا یوم النحر سے چار مہینہ تک کی مدت مقرر ہے۔ رسول اللہ (صلعم) نے موسم مین ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج مقرر کرکے اون آیات[1] کے ساتہہ روانہ کیا جنکا

[1] ابن خلدون و ابن اثیر کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت (صلعم) نے ابوبکر صدیقؓ کو آیات سورہ برات لیکر موسم مین بہیجا تہا مگر جسوقت یہہ ذو الحلیفہ مین پہونچے تو آپ نے علی ابن ابیطالبؓ کو بہیجا اور اونہون نے ابوبکر صدیقؓ سے سورہ برات کی آیات لیلیا اور ابوبکرؓ خایف وہان سے واپس مدینہ آئے پہر وہان سے حسب حکم آنحضرت (صلعم) امیر حج ہوکر گئے لیکن کتب سیرت سے اسکی شہادت کافی نہین ملتی سیرہ ابن ہشام مین لکہا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہ (صلعم) نے سنہ ۹ھ مین ابوبکر صدیقؓ کو امیر حج مقرر کرکے روانہ فرمایا چنانچہ ابوبکر صدیقؓ مسلمانون کو لیکر مدینہ سے روانہ ہوئے اور سورہ برات کی آیات اس عہد کے نقص کے بابت نازل ہوئین جو آنحضرت (صلعم) اور مشرکین مین ہوا تہا یہہ کہ کوئی شخص بیت اللہ کی زیارت سے روکا نہ جائے یہہ کہ شہر حرام مین لڑائی نہ کیجائے یہہ کہ مشرکین و مسلمانون مین یہہ عہد (باقی صفحہ ۲۲۴ مین)

ذکر اوپر ہو چکا جب یہہ ذوالحلیفہ مین پہونچے تو علی ابن ابیطالبؓ کو آپ نے بہیجا اور انہون نے اون سے اون آیات کو لیلیا ابوبکر اس خیال و خوف سے کہ شاید کوئی آیت اُنکی بابت نازل ہوئی ہوگی واپس آئے اور آنحضرت (صلعم) سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ کوئی آیت تمہارے حق مین نہین نازل ہوئی لیکن ان آیات کو کوئی غیر شخص مشرکین تک نہین پہونچا سکتا سوائے میرے یا میرے خاندان والون کے پس ابوبکر صدیقؓ حج کرانے پر اور علیؑ سورہ برات کی آیات سنانے پر مامور ہوئے چنانچہ ابوبکر صدیق نے لوگون کو حج کرایا اور علی ابن ابیطالبؓ نے قریب عقبہ یوم النحر کہڑے ہوکر سورہ برات کی آیات پڑہ کر لوگونکو سنا دیا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۲۳ ن) عام سمجھا جائے۔ اس کے بعد سورہ برات کی آیات بالتفصیل لکھہ کر لکھتا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مجھہ سے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف نے ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب برات کی آیات آنحضرت (صلعم) پر نازل ہوئین اور اس سے پیشتر ابوبکر صدیق بغرض ادائے حج امیر حج ہوکر روانہ ہوگئے تہے لوگون نے آنحضرت (صلعم) سے عرض کیا کہ ابوبکر کی معرفت اسکو آپنے بہیجدیا ہوتا آپ نے فرمایا اسکو کوئی شخص سوائے میرے یا میرے خاندان والون کے نہین پہونچا سکتا ہے یہہ کہہ کر آپ نے علی ابن ابیطالب کو بلاکر فرمایا کہ تو ان آیات کو لیکر جاؤ اور جسوقت لوگ یوم النحر منےٰ مین جمع ہون تو ان آیات کو سنا کر کہدینا کہ جنت مین کوئی کافر نہین داخل ہوسکیگا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرنے پائیگا اور بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو نہ کرین اور جسکا جو عہد رسول اللہ (صلعم) کے ساتھہ ہے وہ اپنے مدت تک پورا کیا جائیگا بعد انقضائے میعاد اللہ و رسول کے عہد سے وہ بری ہے"۔ چنانچہ علی ابن ابیطالبؓ (باقی صفحہ ۲۲۵ ن)

طبری نے کہا ہے کہ اسی سنہ مین آیۂ خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم (لے ان کے مال سے صدقہ طاہر کر انکو اور پاک کر انکو) نازل ہوئی جس سے مسلمانون پر صدقات فرض ہوئے اور ثعلبہ بن سعد اور قضاعہ سے سعد ہذیم کے وفود آئے اور بنو سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو وفد مقرر کرکے بھیجا آنحضرت (صلعم) نے اِن لوگون سے اسلام کی بیعت لی اور توحید۔ صلوۃ۔ زکوۃ۔ حج۔ صدقہ کی علیحدہ علیحدہ تعلیم فرمائی ضمام بن ثعلبہ نے کہا بے شک مین ان فرایض کو ادا کرونگا اور جس سے آپ نے مجھے منع فرمایا ہے اوس سے احتراز کرونگا او ربخدا اس پر نہ زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کم کرونگا۔ جب یہہ خدمت اقدس سے واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس شخص نے جیساکہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۲۴) آنحضرت (صلعم) کے ناقہ پر سوار ہوکر روانہ ہوئے تا آنکہ ابوبکر صدیق رضہ تک پہونچگئے ابوبکر صدیق رضہ نے ان کو آتے ہوئے دیکھکر دریافت کیا تم امیر ہو یا مامور ہو علی ابن ابیطالب رضہ نے کہا مامور اس کے بعد دونون آدمی ساتھہ ساتھہ گئے ابوبکر صدیق رضہ نے لوگون کو حج کرایا اور علی ابن ابیطالب رضہ نے یوم النحر کھڑے ہوکر آیات برات سُنائی جو پیام آنحضرت (صلعم) نے بھیجا تہا علی الاعلان کہہ دیا ابن قیم جوزی دمشقی نے زاد المعاد مین لکھا ہے کہ بعد واپسی غزوہ تبوک بقیہ رمضان و شوال وذو القعدہ آنحضرت (صلعم) مدینہ مین ٹھہرے رہے بعد ازان ابوبکر صدیق رضہ کو مسلمانون کے ہمراہ امیر مقرر کرکے حج کرنے کو روانہ کیا ابن سعد نے کہا ہے کہ ابوبکر رضہ تین سو مسلمانون اور بیس قربانی کے جانورون کو لیکر روانہ ہوئے یہہ بیس آنحضرت (صلعم) کیطرف سے تھے اور پانچ انہون نے اپنی طرف سے لیا انکی روانگی کے بعد سورہ برائت کی آیات نازل ہوئین آنحضرت (صلعم) نے ان آیات کے سنانے کو (باقی صفحہ ۲۲۶)

کہا ہے عمل کیا تو سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ ضمام بن ثعلبہ جسوقت اپنی قوم مین پہونچے اوسیوقت انکی قوم نے بالاتفاق اسلام قبول کرلیا اور جمہور کا یہہ خیال ہے کہ ضمام بن ثعلبہ ۵ھ مین آئے تہے یہی واقعات ۹ھ کو تمام کردیتے ہین اور اس کے بعد ۱۰ھ کا دور شروع ہوتا ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۲۵) علی ابن ابیطالب رض کو روانہ کیا ابوبکر صدیق رض جسوقت عرج یا بروایت ابن عائذ ضجنان یا بروایت مشہور ذوالحلیفہ مین تہے علی ابن ابیطالب رض پہونچے ابوبکر رض نے انکو دیکھکر کہا تم امیر ہو یا مامور؟ علی رض نے کہا مین مامور ہون ابن سعد کہتا ہے کہ اس کے بعد پھر ابوبکر رض نے دریافت کیا استعملک رسول اللہ علی الحج (تمکو رسول اللہ نے حج کا امیر بنایا ہے) قال علی لا ولکن بعثنی اقرء براءۃ علی الناس وانبذ الی کل ذی عہد عہدہ (علی رض نے کہا نہین! لیکن مجھکو آنحضرت صلعم نے برأت کی آیات لوگون کو سنانے کو بہیجا ہے اور ہر ایک معاہدہ والے کے سامنے اس کے عہد کو پہینک دینے کو اس کے بعد ابوبکر رض و علی رض مکہ گئے ابوبکر رض نے حج ادا کیا اور علی رض نے یوم النحر کہڑے ہوکر سورہ برات کی آیات پڑہ کر کہا اے لوگو جنت مین کوئی کافر نہین جائے گا اور اس سال کے بعد مشرکین حج نہ کرنے پائینگے اور بیت اللہ کا برہنہ ہوکر کوئی طواف نہ کرنے پائے گا اور جبکا جو عہد آنحضرت (صلعم) کے ساتھہ ہے وہ اپنی مدت تک پورا کیا جائے گا۔

اس بیان سے معلوم ہوا کہ ابوبکر رض محض امیر حج ہوکر روانہ کئے گئے تہے بعد اس کے علی سورہ برأت کے آیات سنانے اور پیام رسانی کی غرض سے بہیجے گئے اور یہہ کہ علی رض سے ملنے کے بعد ابوبکر مدینہ مین نہین آئے بلکہ وہین انسے جو دریافت کرنا ضروری تہا دریافت کرلیا اور دونون بزرگ ساتھہ ساتھہ مکہ گئے اور اپنے اپنے (باقی صفحہ ۲۲۷ مین)

سنہ ہجری (مطابق سنہ ۶۳۱ء) کے ماہ ربیع الثانی یا جمادی الاولی ۱۰
مین آنحضرت (صلعم) نے خالدبن الولیدؓ کو ایک سریہ کا سردار مقرر کرکے
نجران اور اوس کے اطراف و جوانب کیطرف روانہ فرمایا اس سریہ مین چارسو
صحابیؓ تھے آپ نے خالدبن الولیدؓ کو سمجھا دیا تھا کہ پہلے بنوحرث بن کعب کو
دعوت اسلام تین بار دینا اگر وہ اسلام قبول کرلین تو اونکو دین و مذہب کی
تعلیم کرنا ورنہ اون سے لڑنا لیکن جسوقت خالدبن الولیدؓ نجران مین پہونچے
اور دعوت اسلام دی لوگون نے فوراً بے چون وچرا سمعاً و طاعۃً
اسلام قبول کرلیا خالدبن الولیدؓ نے ایک اطلاعی خط سے اس واقعہ کو
آنحضرت (صلعم) سے عرض کیا اور آپ کی تحریر کے موافق بنوحرث بن کعب
کے وفد کے ہمراہ مدینہ کو آئے۔ بنوحرث بن کعب کے وفد مین قیس بن
الحصین ذوالقصہ ویزید بن عبدالمدان ویزید بن المحجل وعبداللہ بن
قراد الزیادی وشداد بن عبداللہ الضبابی وعمرو ابن عبداللہ الضبابی تھے
آنحضرت (صلعم) نے انکی نہایت عزت و تعظیم کی اور اون سے دریافت کیا کہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۲۶) منصبی کامون کو انجام دیا مورخین کو اس واقعہ مین ان الفاظ
ثم اردف النبی (صلعم) ابابکر بعلی بن ابیطالب فامرہ ان
یوذن ببراءۃ (پہر نبی (صلعم) نے ابوبکر کے پیچہے علی ابن ابیطالبؓ کو بہیجا پس
حکم دیا اونکو اسکا کہ لوگون کو برات سناوین) سے دہوکا ہوگیا ہے اور اونہون نے یہہ
سمجہہ لیا کہ پہلے ابوبکرؓ کو آیات برات دیکر بہیجا بعد اس کے علی کو انکے پیچہے روانہ کیا اور
انکو اسکے سنانے کا حکم دیا حالانکہ یہہ واقعہ ایسا نہین ہے بلکہ مطلب اسکا یہہ ہے
کہ ابوبکرؓ کے پیچہے علی کو بہیجا اس غرض سے کہ وہ لوگون کو سورہ برات کی آیات سناوین
ابوبکرؓ کے بہیجنے کی غرض اور تہی اور علی کے بہیجنے کی غرض اور (باقی صفحہ ۲۲۸ مین)

تملوگ جاہلیت مین اپنے دشمنون پر کس وجہ سے غالب ہوتے تھے انلوگون
نے کہا کہ ہملوگ آپسمین جو کام کرتے تھے متفق ہوکر کرتے تھے نفاق کو پاس
نہ آنے دیتے تھے اور جب مظفر ہوتے تھے تو کسی پر ظلم نہ کرتے تھے آنحضرت
(صلعم) نے فرمایا یہہ تم سچ کہتے ہو ہمیشہ اتفاق سے کام لینا نفاق سے
احتراز کرنا۔ شروع ماہ ذی القعدہ سنہ ہجری مین جسوقت یہہ لوگ
مدینہ سے نجران کو واپس ہوئے آپ نے اونپر قیس بن الحصین کو سردار
مقرر فرمایا اور ان کے پیچھے عمرو بن حزم نجاری کو بغرض تعلیم فرایض و
سنن نجران کا عامل بناکر روانہ کیا اور ایک فرمان لکھہ کر اونہین عنایت
فرمایا جسکو اہل سیر نے ذکر کیا ہے اور فقہا نے اپنے استدلالات مین اسپر
اعتماد کیا ہے وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا الکتاب من اللہ و رسولہ
یاایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود عہد من محمد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لعمرو بن حزم حین بعثہ الی
الیمن امرہ بتقوی اللہ فی امرہ کلہ فان اللہ مع
الذین اتقوا والذین ہم محسنون ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہہ اللہ اور اوس کے رسول کا فرمان ہے اے ایمان والو اپنے عقود کو پورا کرو
محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ عہد نامہ ہے عمرو بن حزم سے جبکہ اسکو یمن کی
طرف عامل مقرر کرکے بھیجا تہا اور حکم دیا تہا اسکو اپنے کل کامون مین اللہ سے
ڈرنے کا بیشک اللہ اون لوگون کے ساتھہ ہے جو ڈرتے ہین اوس سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۲۷) اولًا تو مورخین کی فاش غلطی دوسرے نافہمی سے یہہ اعتراض کرنا کہ
آنحضرت صلعم نے ابوبکر کو پیام رسانی کے قابل نہ سمجھکر علی کو مامور کیا بازیچۂ اطفال سے زیادہ وقعت نہین رکھتا
واللہ اعلم

اور وہ لوگ احسان کرنے والے ہین -
اس فرمان کے علاوہ آنحضرت (صلعم) نے عمرو بن حزم نجاری کو روانگی
کے وقت یہہ نصیحتین فرمائی تہین کہ ہمیشہ حق پر چلنا جیسا کہ الله جلشانہ نے
حکم دیا ہے اور لوگون کو نیکی کے کرنے کا حکم دینا اور قرآن کی تعلیم دینا
اور اوس کے معانی کے سمجہنے کا طریقہ بتلانا اور لوگون کو منع کرنا کہ کوئی
شخص قرآن کو ہاتہہ نہ لگائے مگر یہہ کہ وہ طاہر ہو اور عام طور سے
اون کے منافع و مضرات سے مطلع کرتے رہنا راہ راست پر چلنے مین
لوگون سے نرمی کرنا اور ظلم کرنے کی حالت مین اونپر سختی کرنا کیونکہ
الله جلشانہ نے ظلم کو حرام کیا ہے اور اوس کے کرنے سے روکا ہے
(جیسا کہ اپنے کلام پاک مین الا لعنة الله علی الظالمین ترجمہ
آگاہ ہو رہو کہ الله کی پہٹکار ظالمین پر ہے فرمایا ہے) اور آدمیونکو
جنت کی بشارت دینا اور اوس کے ملنے کے اعمال بتلانا اور دوزخ
سے ڈرانا اور اوس سے بچنے کی تدبیر سکہانا لوگون کو ملائے رکہنا تاکہ
اشاعت دین ہو اور لوگ برضا و رغبت دین اسلام قبول کرین
حج و عمرہ کے فرایض و سُنن اور جسکا الله جلشانہ نے حج و عمرہ مین
حکم دیا ہے اسکو بتلانا - نماز کی تعلیم کرنا اس طرحپر کہ کوئی شخص ایک
کپڑا چہوٹا پشت پر ڈالکر نماز نہ پڑہے مگر یہہ کہ وہ اسقدر بڑا ہو کہ
اوس کے دونون کنارے دونون مونڈہون کو ڈہانک لین -
اور کوئی شخص آسمان کے نیچے اپنی شرمگاہ کو نہ کہولے رکہے اور
اپنے سر کے بالون کو جبکہ وہ بڑہائے جائین نہ کٹائے اور صرف
الله جلشانہ سے دعا کیجائے اور اوسی سے مدد مانگی جائے کوئی شخص

اپنے ہمجنس ومخلوقات سے دعا نہ مانگے اور جو شخص اس سے نہ باز آئے اور
اللہ جلشانہ کیطرف رجوع نہ کرے تو چاہئے اوسکی گردن تلوار سے سہلائی
جائے تا آنکہ اللہ جل وعلا ذکرہ سے دعا مانگے اور لوگون کو وضو پورا کرنے
اور وقت پر نماز پڑہنے رکوع وسجود کو پورے اطمینان سے کرنیکی تعلیم
دینا اور ہمیشہ نماز صبح غلس مین اور ظہر بعد زوال آفتاب اور نماز عصر
جسوقت سایہ اصلی سے سایہ بڑہ جائے اور مغرب رات کے آتے ہی (اس
مین اسقدر تاخیر نہ کیجائے کہ ستارے نکل آئین) اور عشا اول ثلث شب
مین پڑہنا اور تعلیم دینا اور جمعہ مین بعد اذان کل کاروبار چہوڑکر مسجد
جانے اور غسل کرنے کا حکم دینا خمس وصدقہ وزکوۃ مومنین سے لینا
جو یہودی یا عیسائی سچے دل سے ایمان لائے اور دین اسلام قبول
کرے اوس کے حقوق وہی ہونگے جو اور مسلمانون کے لئے ہین اور
جو یہودی یا نصرانی یا اور کسی مذہب کا پابند ہو مرد ہو یا عورت۔
حر ہو یا غلام اوس سے جزیہ ایک دینار یا اوس کے عوض کپڑا وغیرہ لینا
پس جو شخص یہہ جزیہ ادا کردیگا وہ اللہ ورسول کی ذمہ داری مین
رہیگا اور جو شخص اس کے دینے سے انکار کریگا وہ اللہ اور اوس کے
رسول اور کل مومنین کا دشمن ہے انتہی صلوات اللہ علی محمد واٰلہ
واصحابہ اجمعین۔

پہر اسی سنہ ۱۰ ہجری کے ماہ رمضان مین غسان کا وفد آیا جسمین
تین آدمی تہے ان لوگون نے بہی خدمت اقدس مین حاضر ہو کر بطیب خاطر
اسلام قبول کیا اور اپنی قوم مین لوٹ کر گئے چونکہ انکی قوم نے اسلام
قبول نہ کیا اسوجہ سے ان لوگون نے اپنے اسلام کو چہپایا تا آنکہ دو نہین سے

بحالت اسلام مرگئے اور ایک ابو عبیدہ عامر سے یرموک مین ملا تہا اور اس نے
اپنے اسلام سے انکو مطلع کیا تہا - اسی مہینہ مین بنو عامر کا بہی وفد دس آدمیونکا
آیا اور اسلام قبول کیا ضروریات دین سیکہہ کر اپنے قوم مین واپس گیا -
شوال مین سلامان کا وفد سات آدمیون کا آیا جسمین انکا سردار
حبیب[۱] ابن عمرو بہی تہا یہہ بہی اسلام لائے اور فرائض وسنن کی تعلیم لیکر
واپس گئے انہین ایام مین ازد کا وفد دس آدمیون کا جسمین صرد بن
عبد اللہ ازدی بہی تہے آیا فروہ بن عمرو کے یہان یہہ سب مقیم ہوئے
اگلے دن آنحضرت (صلعم) کی خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام
ہوئے آپ نے مسلمانان ازد پر صرد بن عبد اللہ کو امیر بنایا اور ان کے
گرد و نواح کے مشرکین پر جہاد کرنے کا حکم دیا چنانچہ واپسی کے بعد صرد
بن عبد اللہ نے جرش کا محاصرہ کر لیا اسوقت جرش مین کچہہ لوگ خثعم
اور یمن کے چند قبایل آباد تہے شہر بہی محفوظ تہا علاوہ اس کے اہل
یمن بہی اس کے مدد کو مسلمانون کے حملہ کی خبر سنکر آگئے ایک مہینہ تک
صرد نے اسکو محاصرہ مین رکہا جب فتح ہوتا نہ دکہائی دیا تو صرد محاصرہ
چہوڑ کر پیچہے کو ہٹے اہل جرش نے صرد کے پیچہے ہٹنے کو ہزیمت خیال کر کے
انکا تعاقب کیا جبل شکر مین پہونچکر صرد نے قدم جما دیا اور صف آرائی
کر کے جنگ پر آمادہ ہو گئے اہل جرش کو اس واقعہ مین ہزیمت ہوئی اس سے
پیشتر اہل جرش نے دو شخصون کو آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین آپ کے
حالات دریافت کرنے اور دیکہنے کی غرض سے روانہ کیا تہا آپ نے ان لوگونکو

---

[۱] واقدی نے لکہا ہے کہ حبیب بن عمرو نے آنحضرت (صلعم) سے دریافت کیا تہا کہ افضل الاعمال
کیا ہے آپ نے فرمایا وقت سے نماز کا پڑہنا واللہ اعلم۔

واقعہ جبل شکر کو اسی دن بتلایا جس روز وہ واقع ہوا تھا پھر جب وہ لوگ اپنی قوم مین آئے اور آپ کے حالات اونسے سُنے تو وہ لوگ بھی مسلمان ہو گئے

اور اسی سنہ مین ہمدان ایمان لائے ان کے وفود علی ابن ابیطالب کے ہمراہ حاضر خدمت اقدس ہوئے واقعہ اسکا اس طرح پر ہے کہ پہلے رسول اللہ (صلعم) نے خالد بن الولید رض کو اہل یمن کیطرف بغرض دعوت اسلام روانہ کیا تھا یہہ چھہ مہینہ تک وہان ٹھہرے ہوئے لوگون کو اسلام کی دعوت دیتے رہے لیکن کسی نے قبول نکیا تب آنحضرت (صلعم) نے علی ابن ابیطالب رض کو روانہ کیا اور یہہ فرمایا کہ خالد بن الولید رض کو واپس کر دینا۔ علی ابن ابیطالب رض نے مقامات یمن مین پہونچکر لوگون کو جمع کیا پہلے انکو اللہ جلشانہ کے عذاب وعتاب سے ڈرایا بعد ازان آنحضرت (صلعم) کا فرمان والاشان پڑہ کر سُنایا بافضال الٰہی کل ہمدان نے اسی دن اسلام قبول کر لیا علی ابن ابیطالب رض نے بذریعہ تحریر اس واقعہ سے آنحضرت (صلعم) کو مطلع کیا آپ نے اللہ جلشانہ کے بارگاہ عالی مین سجدہ شکر ادا کیا اور تین بار السلام علی ہمدان فرمایا اس کے بعد اہل یمن جوق جوق مسلمان ہونے لگے اور ان کے قبایل کے وفود بھی بکثرت آنے لگے۔

اور اسی سال فروہ بن مسیک مرادی کے ہمراہ مراد کا وفد ملوک کندہ سے علیحدہ ہو کر آیا اور اسلام قبول کر کے سعد بن عبادہ رض کے یہان بغرض تعلیم قرآن و فرایض اسلام ٹھیرا رہا مراجعت کے وقت آپ نے فروہ بن مسیک مرادی کو مراد و زبید و مزحج کا عامل مقرر کیا اور خالد بن سعید بن العاصی کو ان کے ہمراہ صدقات وصول کرنے کو بھیجا چنانچہ خالد تا زمان وفات آنحضرت (صلعم) اوسی قوم مین اسی کام پر رہے۔

بعدہ عمرو بن معدیکرب زبیدی نے قیس بن مکشوح مرادی سے آنحضرت (صلعم) کے پاس چلنے کو کہا جب اس نے انکار کیا تو عمرو بن معدیکرب زبید کا وفد ہو کر حاضر ہوا اسلام لا کر اپنی قوم مین واپس گیا اور بعد انتقال آنحضرت (صلعم) مرتد ہو گیا۔

اور اسی سنہ مین عبد قیس کا وفد آیا جس مین جارود بن عمرو سردار تھا اس قبیلہ کے کل چھوٹے بڑے عیسائی مذہب رکھتے تھے لیکن بعد واپسی جارود بن عمرو سب کے سب مسلمان ہو گئے تھے اور بعد وفات رسول اللہ (صلعم) منذر بن نعمان بن المنذر معروف بہ غرور کے ساتھہ مرتد ہو گئے مگر جارود بن عمرو بدستور اپنے اسلام پر ثابت قدم رہے اور نہایت استقلال سے باوجود اپنی قوم کے عداوت کے اوامر کی پابندی اور نواہی سے احتراز کرتے رہے تا آنکہ ان کا انتقال عبد قیس کے رجعت سے پہلے ہو گیا۔

ہان فتح مکہ سے پیشتر آنحضرت (صلعم) نے علاء بن الحضرمی رضہ کو منذر بن ساوی العبدی کے طرف سفیر کر کے بھیجا تھا منذر انہین کے ہاتھہ پر اسلام لائے تھے اور نہایت خوبی سے اپنی اسلامی زندگی کو گزرانا تا آنکہ آپ کی وفات کے بعد قبل ردت اہل بحرین انکا انتقال ہوا۔ علاء بن الحضرمی آنحضرت (صلعم) کیطرف سے بحرین کے امیر مقرر کئے گئے تھے اور انکے پاس رہتے تھے۔

اور اسی سنہ مین بنو حنیفہ کا وفد آیا جس مین مسیلمہ بن حبیب کذاب اور رجال بن عنفوہ اور طلق بن علی بن قیس اور سلمان بن حنظلہ انکا سردار تھا۔ ان لوگون نے مدینہ مین پہونچکر

اسلام قبول کیا چند روز ٹھہرے ہوئے ابی ابن کعب سے قرآن سیکھتے رہے رجال وطلق وغیرہ اکثر خدمت اقدس مین آتے تھے اور مسیلمہ اپنے جائے قیام پر باجازت آنحضرت (صلعم) بغرض حفاظت اسباب رہتا تھا پھر جب یہہ سب یمامہ مین واپس آئے تو مسیلمہ نے نبوت کا دعوی کیا طلق نے اس امر کی شہادت دی کہ رسول اللہ (صلعم) نے اسکو اپنا شریک بنایا ہے اکثر آدمی اس فتنہ مین پڑ گئے جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔

اور اسی سنہ مین تقریباً دس آدمیونکا وفد کندہ کا جنکا سردار اشعث بن قیس تھا آیا بعضے کہتے ہین کہ کندہ کے وفود مین ساٹھہ اور بعضے اسّی آدمی بتاتے ہین یہہ لوگ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے تھے اسلام لانے کے بعد آنحضرت (صلعم) نے انکو ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت فرمادی۔ اشعث نے اثنار کلام مین آپ سے عرض کیا نحن بنو آکل المرار وانت ابن آکل المرار (ترجمہ ہملوگ آکل المرار کی اولاد سے ہین اور تم بھی آکل المرار کے لڑکے ہو یعنی ہم اور تم ایک خاندان کے ہین) آنحضرت (صلعم) نے یہہ کلام سُنکر ہنسکر فرمایا "نہین! ہم نضر ابن کنانہ کی اولاد سے ہین نہ تو ہم اپنی ماں کو متہم کرتے ہین اور نہ اپنے باپ سے انکار کرتے ہین۔ عباس بن عبد المطلب اور ربیعہ بن الحرث نے اپنے کو اوس سے منسوب کیا ہے یہہ دونون آدمی تجارت پیشہ تھے جب اطراف وجوانب عرب مین جاتے تھے تو اپنے کو بنو آکل المرار بتاتے تھے اسوجہ سے کہ انکے جد کلاب بن مرہ کی ماں کندہ مین سے تھی" چونکہ کندہ کے بنو آکل المرار ملوک تھے باین لحاظ بنظر تفاخر عباس و ربیعہ اپنے مادری سلسلہ کے خیال سے آکل المرار کیطرف منسوب کرتے تھے واللہ اعلم۔

اسی زمانہ مین کنانہ کے وفد کے ساتھہ حضرموت کا بہی وفد آیا یہہ لوگ
ولیعہ کی نسل سے ہین انکے سردار جمد و مخوس و مشرح بہی آئے ہوئے تہے
انہون نے بخوشی خاطر اسلام قبول کیا اور وایل بن حجر بہی اسی ایام
مین حاضر خدمت اقدس ہوکر مسلمان ہوئے آنحضرت (صلعم) نے ان کے
سر پر شفقت سے ہاتہہ پہیر کر انکے لئے دعا فرمائی اور انکے آنیکی خوشی مین
الصلواۃ جامعۃ کی نداء دلواکر نماز شکریہ ادا کی اور معاویہ کو حکم دیا کہ
وایل ابن حجر کو حرہ مین لیجاکر ٹہرائین وایل بن حجر سوار تہے اور معاویہ
پیادہ۔ معاویہ نے اثناء راہ مین کہا کہ تم مجہکو اپنی جوتیان دیدو تاکہ زمین
کی گرمی سے میرے پاؤن محفوظ رہین وایل نے کہا مین انکو تمہین نہین
پہنانا چاہتا کیونکہ مین انکو پہن چکا ہون اسپر معاویہ نے کہا اچہا تم اپنے
پیچہے مجہے بٹہالو وایل نے جواب دیا کہ تم ملوک کے ارادف (پیچہے بیٹہنے
والون مین) سے نہین ہو پہر معاویہ نے کہا کہ زمین کی طپش نے میرے
پاؤن جلا دیئے وایل یہہ سنکر بول اوٹہے امش فی ظل ناقتی کفاک
بہ شرفا (تو میرے ناقہ کے سایہ مین چل تجہے یہی شرف کافی ہے) بیان
کیا جاتا ہے کہ زمانہ خلافت معاویہ مین وایل اون کے پاس بہی وفد ہوکر
گئے تہے اور اونہون نے انکی عزت کی تہی۔
اور اسی سنہ مین محارب کے دس آدمیون کا اور مذحج سے الرہا کا
پندرہ آدمیون کا وفد آیا اور مسلمان ہوکر انہون نے قرآن پڑہا اور فرائض
اسلام کی تعلیم لیکر اپنی قوم مین واپس گیا پہر اسی قوم کے چند لوگ
خدمت اقدس مین آئے اور آپکے ساتھہ اونہون نے حج ادا کیا۔
اور اسی سنہ مین نصارائے نجران کا وفد آیا جسمین ستر سوار

اور انکا سردار عاقب عبدالمسیح (کندہ سے) اور انکا اُسقف ابو حارثہ (بکر بن وایل سے) اور سید ایہم تہا ان لوگون نے مسجد نبوی مین داخل ہو کر دینی امور مین بحث و مباحثہ شروع کیا اوسی اثنا مین سورہ آل عمران کے شروع کی آیات اور آیۂ مباہلہ نازل ہوئی نصرانیان نجران نے مباہلہ کرنے سے گریز کیا آنحضرت (صلعم) نے حسب استدعا انکے ان سے صلح کر لیا اور ہزار حلہ صفر اور ہزار رجب مین اور چند زرہین اور نیزے اور گہوڑے بطور جزیہ اونپر مقرر فرمایا اور ابو عبیدۃ بن الجراحؓ کو اونکا عامل مقرر کر کے اُنکے ہمراہ روانہ کیا اس کے بعد عاقبؑ سیدؑ آئے اور مسلمان ہوئے -

اور اسی سنہ مین صدف کا وفد حضر موت سے آیا جس مین تقریباً دس آدمی تہے ان سبہون نے بطیب خاطر اسلام قبول کیا فرایض اسلام اور اوقات نماز سیکھہ کر واپس گئے یہہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے -

اور اسی سنہ مین عبس کا وفد آیا ابن کلبی کہتا ہے کہ ان مین صرف ایک شخص وفد ہو کر آیا تہا اور مسلمان ہو کر جس وقت واپس جا رہا تہا اثناء راہ مین انتقال کر گیا - طبری کہتا ہے کہ عدی بن حاتم بہی اسی سنہ کے ماہ شعبان مین وفد ہو کر آیا تہا واللہ اعلم -

غزوہ زید بن حارثہ بر جذام

اور اسی سنہ مین خولان کا وفد دس آدمیون کا آیا سبہون نے اسلام قبول کیا اور اپنے بت کو توڑ ڈالا اور اس سے بیشتر زمانہ صلح حدیبیہ مین قبل خیبر رفاعہ بن زید ضبیبی قبیلہ جذام سے وفد ہو کر آئے تہے اور ایک غلام بطور ہدیہ پیش کیا جب یہہ مسلمان ہو کر واپس ہونے لگے تو آپ نے ان کو ایک خط (جس مین دعوت اسلام تہی) لکھہ کر دیا جس سے انکی قوم مسلمان ہو گئی اس عرصہ مین

دحیہؓ بن خلیفہ کلبی آنحضرت (صلعم) کے سفیر ہو کر گئے تھے ہرقل کے یہان
سے وایس آرہے تھے ان کے ساتھہ کچھہ مال تجارتی بھی تھا بطون جذام
سے ہنید بن عوض اور اوسکی قوم بنو ضلیع نے بحالت غفلت دحیہؓ پر شبخون
مارا اور جو کچھہ مال و اسباب انکے ہمراہ تھا اوسکو لوٹ لے گئے اسی واقعہ
نے آیندہ جہاد کا دروازہ کہولدیا اور آنحضرت (صلعم) کو بنو جذام پر حملہ
کرنے کو ابھارا۔ اتفاق سے اس واقعہ کی اطلاع مسلمانان بنو ضبیب کو
ہو گئی ان لوگون نے ایکجا ہو کر ہنید اور اسکی قوم سے وہ کل مال و اسباب
جو اونہون نے لوٹ لیا تھا چہین کر دحیہؓ کے سپرد کر دیا پھر جب دحیہؓ مدینہ
مین پہونچے اور بنو ضلیع کی بے عنوانیون کا تذکرہ آنحضرت (صلعم) سے کیا
تو آپ نے زید بن حارثہؓ کو مسلمانون کے ایک لشکر کا افسر کر کے روانہ
فرمایا زید بن حارثہ نے بنو ضلیع پر مقام قضقاض مین حرہ رمل کی
جانب سے حملہ کیا ہنید اور اوسکا لڑکا معہ ایک جماعت کے مارا گیا اس
واقعہ مین بنو ضلیع کے ساتھہ کچھہ لوگ بنو ضبیب کے بھی تھے جو بنو ضلیع کے
شمول مین مارے اور قید کر لئے گئے رفاعہ بن زید معہ ابو زید بن عمرو
اور چند لوگ اپنی قوم کے لیکر خدمت اقدس مین آئے اور اس واقعہ سے
آپ کو مطلع کیا آپ نے فرمایا کہ مین مقتولین کے بابت کیا کرون؟ رفاعہ اور ان کے
ہمراہیون نے کہا کہ آپ ہمارے زندون کو چہوڑ دیجئے آپ نے علی ابن
ابیطالبؓ کو اونٹ پر سوار کر کے انکے ہمراہ روانہ کیا اور تصدیق کے لئے
اپنی تلوار مرحمت فرمائی علی ابن ابیطالبؓ اور زید بن حارثہؓ سے فیفاء
فحلتین مین ملاقات ہوئی اور وہین بنو ضبیب کے قیدی اور انکا مال و اسباب
اون کو واپس کر دیا گیا۔

اور اسی سنہ مین عامر بن صعصعہ کا وفد آیا جسمین عامر بن الطفیل بن مالک و اربد بن ربیعہ بن مالک بہی تہا عامر نے آنحضرت (صلعم) سے کہا کہ اے محمد (صلعم) اپنے بعد میرے لئے حکومت دے جانا آپ نے فرمایا یہہ نہ تیرے لئے ہے اور نہ تیری قوم کے لئے اللہ جسکو چاہے گا دیگا پہر عامر نے کہا اچہا تم مجہے جنگل و میدان دیدو اور تم اپنے لئے آبادی و شہر اختیار کرلو آپ نے اسکا جواب دیا یہہ بہی نہین ہوسکتا لیکن مین تجہے گہوڑون کی گردنین دیتا ہون کیونکہ تو ایک مرد شہسوار ہے عامر نے ترشروئی سے اسکا جواب دیا کہ مین تمہارے اس میدان کو سوارون اور پیادون سے بہردونگا یہہ کہکر عامر معہ اپنی قوم کے واپس ہوا آپنے فرمایا اللھم اکفنیھم اللھم اھد عامرا واغن الاسلام عن عامر (ترجمہ اے خدا تو انکے لئے کافی ہو اے خدا عامر کو ہدایت دے اور اسلام کو عامر سے بے پرواہ کر) ابن اسحاق و طبری نے لکہا ہے کہ عامر و اربد آنحضرت (صلعم) کے قتل کرنیکا باہم مشورہ کرکے آئے تہے (عیاذاً باللہ) لیکن اس امر پر یہہ دونون قادر نہوسکے اہل صحیح نے اس قصہ کو ذکر کیا ہے۔

جسوقت بنو عامر اپنے شہر کو واپس جارہے تہے اثناء راہ مین بنو سلول کے قبیلہ مین پہونچکر عامر بعارضہ طاعون مرگیا بعدہ اس کے بہائی اربد پر بجلی گری جس سے وہ بہی فی النار ہوا۔ اس واقعہ کے بعد علقمہ بن علاثہ بن عوف اور عوف بن خالد بن ربیعہ معہ اپنے لڑکے کے آئے اور مسلمان ہوگئے۔

اور اسی سنہ مین طے کا وفد آیا جسمین پندرہ آدمی اور انکے سردار زید الخیل و قبیصہ بن الاسود (بنو نبہان سے) تہے انہون نے بخوشی خاطر بے جد و کد اسلام قبول کیا آپ نے بعد اسلام لانے کے زید الخیل کا

نام زید الخیر رکہا اور انکو کنوان و زمین بطور جاگیر مرحمت فرمایا لیکن واپسی کے وقت نجد مین پہونچکر انکا انتقال ہوگیا (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

اور اسی سنہ مین یمامہ مین مسیلمہ نے نبوت کا دعوی کیا اور یہہ ظاہر کیا کہ محمد رسول اللہ (صلعم) کے کامون کا مین شریک ہون طلق نے اسکی شہادت دی مسیلمہ نے محض ادعوائے نبوت پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک خط[1] آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین بہیجا جسکی یہہ عبارت ہتی۔ من مسیلمۃ رسول اللّٰہ الی محمد رسول اللہ سلام علیک فانی قد اشرکت فی الامر معک وان لنا نصف الارض ولقریش نصف الارض ولکن قریش قوم یعتدون (ترجمہ از جانب مسیلمہ رسول اللہ بطرف محمد رسول اللہ (صلعم) سلام ہو تجہپر پس بے شک مین نے تیرے ساتہہ تیرے کام مین شرکت کی اور بے شک نصف زمین ہماری ہے اور قریش کے لئے نصف اور لیکن قریش ایسی قوم ہے کہ جو زبردست ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا یہہ جواب لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین (ترجمہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے جو رحمن ورحیم ہے۔ از جانب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطرف مسیلمہ کذاب سلام اوس شخص پر ہو جو ہدایت کا تابع ہو لیکن بعد اس کے پس بے شک

---

[1] مسند ابوداؤد طیالسی مین بروایت ابو وائیل۔ عبد اللہ سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب کا خط ابن النواحہ وابن اثال لیکر آئے تہے۔ آنحضرت (صلعم) نے ان دونون آدمیون سے فرمایا کہ تملوگ اس امر کی شہادت دو کہ مین اللہ کا رسول ہون ابن النواحہ (باقی صفحہ ۲۴۰ مین)

زمین اللہ کی ہے جسکو اپنے بندون مین سے چاہے اوسکا مالک بنائے اور بہلائی آخرت کی ڈرنیوالون کو ہے) طبری نے لکہا ہے کہ یہہ واقعہ آنحضرت (صلعم) کی حجۃ الوداع کے واپسی کے بعد کا ہے جیساکہ ہم بیان کرینگے۔

حجۃ الوداع ان واقعات کے بعد ذی القعدہ کا مہینہ آگیا جب اسکی پانچ راتین باقی رہ گئین توآپ بقصد حج مدینہ سے روانہ ہوئے آپکے ہمراہ مہاجرین و انصار اور رؤساء عرب کا ایک گروہ تہا اور سو اونٹ تہے۔ مکہ مین یکشنبہ کے دن جبکہ چار روز ذی الحجہ کے گزر چکے تہے داخل ہوئے۔ علی ابن ابیطالب رضہ بہی جو نجران مین صدقات جمع کرنے کو گئے ہوئے تہے مکہ مین آپ سے آملے اور آپ کے ساتہہ حج کیا۔ آپنے اس مرتبہ لوگونکو مناسک حج کی تعلیم دی اُس کے سُنَن بتلائے۔ ان کے لئے رحمت کی دعاء کی اور عرفات مین ایک خطبہ طویل پڑہا جسمین بعد حمد و ثنا کے یہہ ارشاد کیا

" ایها الناس اسمعوا قولی فانی لا ادری لعلی لا القاکم بعد عامی هذا بهذا الموقف ابداً ایها الناس ان دماءکم واموالکم علیکم حرام الی ان تلقوا ربکم کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم وقد بلغت فمن کان عنده امانة فلیؤدها الی من ائتمنه علیها وان کان ربا فهو موضوع ولکن لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون قضی الله انه لا ربا وان ربا العباس

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳۹) وابن اثال نے اسکے جواب مین کہا کہ ہم مسیلمہ کے رسول ہونے کی شہادت دیتے ہین آپ نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اُسکی قسم کہاکر کہتا ہون جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر مین قاصد کا قتل کرنا پسند کرتا تو مین ضرور تمہارے قتل کا حکم دیتا واللہ اعلم۔

بن عبد المطلب موضوع كله وان كل دم كان في الجاهلية
موضوع كله وان اول دم يوضع دم ربيعة بن الحارث بن
عبد المطلب وكان مسترضعًا في بني ليث فقتله بنو هذيل
فهو اول ما ابدأ من دم الجاهلية ايها الناس ان الشيطان
قد يئس من ان يعبد بارضكم هذه ابدًا ولكنه راضي
ان يطاع فيما سوى ذالك مما تحقرون من اعمالكم فاحذروه
على دينكم ايها الناس انما النسئ زيادة في الكفر يضل به
الذين كفروا يحلونه عامًا ويحرمونه عامًا ليواطؤا عدة
ما حرم الله فيحلوا ما حرم الله ويحرموا ما احل الله الا
وان الزمان قد استدار كهيئة يوم خلق الله السموات
والارض وان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرًا
في كتاب الله يوم خلق السموات والارض منها اربعة
حرم ثلاثة متوالية ذو القعدة وذو الحجة والمحرم
ورجب الفرد الذي بين جمادى وشعبان اما بعد
ايها الناس فان لكم على نسائكم حقًا ولهن عليكم حقًا لكم
عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدًا تكرهونه وعليهن
ان لا يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فان الله قد
اذن لكم ان تهجروهن في المضاجع وتضربوهن ضربًا
غير مبرح فان انتهين فلهن رزقهن وكسوتهن بالمعروف
واستوصوا بالنساء خيرًا فانهن عندكم عوان لا يملكن
لانفسهن شيئًا وانكم انما اخذتموهن بامانة الله

واستحللتم فروجهن بكلمات الله فاعقلوا ايها الناس واسمعوا
قولي فاني قد بلغت قولي وتركت فيكم ما ان استعصمتم به
فلن تضلوا ابدا كتاب الله وسنة نبيه ايها الناس
اسمعوا قولي واعلموا ان كل مسلم اخ للمسلم وان
المسلمين اخوة فلا يحل لامرئ من مال اخيه الا ما
اعطاه اياه من طيب نفس فلا تظلموا انفسكم الا هل بلغت
قالوا اللهم نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اللهم اشهد انتهى ترجمہ اے لوگو میرے کہنے کو تم سنو کیونکہ مین بلا شبہہ
آیندہ اس سال کے بعد اس مقام پر تم سے ملنے کا یقین نہین کر سکتا ہون
اے لوگو تمہاری جانین اور تمہارے اموال تمپر حرام ہین تا آنکہ تم اپنے
رب سے ملو (یعنے قتل وغارت تا قیامت ممنوع ہے) جیسا کہ تمہارا یہہ
دن اور تمہارا یہہ مہینہ حرام ہے اور عنقریب تم لوگ اپنے رب سے ملوگے
پس وہ تم سے تمہارے اعمال کا سوال کریگا (یعنی وہ تم سے تمہارے
کام کا حساب لیگا) اور بے شک مین نے اوسکا پیام پہونچا دیا پس جس شخص کے
پاس امانت ہو چاہیے کہ وہ اُسکو سپرد کردے جو اُسکا امین ہو۔ اور اگر
ہو وہ ربا پس وہ ساقط ہے اور تمہارے لئے راس المال ہے نہ ظلم کرو
تم نہ ظلم کئے جاؤگے اللہ نے حکم دیا ہے کہ ربا نہین ہے اور اگرچہ عباس
بن عبد المطلب نے ربا کیا ہے تو وہ سب ساقط ہے اور بے شک جاہلیت کا
کل خون سب کا سب ساقط ہے اور بے شک پہلا وہ خون جو وضع کیا جاتا ہے
ربیعہ بن الحرث بن عبد المطلب کا خون ہے جنکی رضاعت بنو لیث مین
ہوئی تہی پس اونکو بنو ہذیل نے قتل کیا پس وہ جاہلیت کا پہلا خون ہے

جس سے مین آغاز کرتا ہون اے لوگو بلاشبہہ شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے
کہ اسکی پرستش تمہارے اس سرزمین مین کبھی کیجائے اور لیکن اسپر راضی
ہو گیا ہے کہ اس کے سوا اسکی تمہارے اون اعمال مین اطاعت کیجائےگی
جسکو تم حقیر جانتے ہو یعنی وہ اس سرزمین مین اپنی پرستش سے ناامید ہو گیا
ہے لیکن اور فروعات مین اوسکو اپنی اطاعت کی امید ہے خلاصہ اس کا
یہہ ہے کہ عرب مین شرک نہوگا لیکن اور فروعات مین افراط و تفریط ہوگی)
پس اس سے اپنے دین مین بچو بے شک نسئی شہور کفر مین زیادت ہے گمراہ
کرتے ہین اس سے انکو جو کافر ہوئے ہین وہ حلال کرتے ہین اسکے سال کو
اور حرام کرنے مین اس کے دوسرے سال کو تاکہ روندین اس تعداد کو
جسکو اللہ نے حرام کیا ہے پس وہ حلال کرتے ہین جسکو اللہ نے حرام کیا ہے
اور حرام کرتے ہین اسکو جسکو اللہ نے حلال کیا ہے خبردار ہو رہو بیشک
زمانہ پہر کر ہوا لا ہے مثل صورت اس یوم کے جس دن اللہ نے آسمانون
اور زمین کو پیدا کیا ہے منجملہ اون کے چار (مہینے) حرام ہین تین پے در پے
آنیوالے ذوالقعدہ و ذوالحجہ و محرم اور رجب تنہا جو جمادی اور شعبان
کے درمیان ہے اما بعد اس کے اے لوگو بیشک تمہارا تمہاری عورتون پر
حق ہے اور انکا بھی تمپر حق ہے تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ وہ تمہارے
بچھونے کو اس سے نہ روندائین جسے تم برا جانو اور اونپر یہہ کہ وہ کوئی
برا کام کھلا ہوا نکرین پس اگر وہ کرین تو بے شک اللہ نے تمکو اجازت
دی ہے اسکی کہ تملوگ انکو اپنے خوابگاہون سے علیحدہ کردو اور تم اونکو
ایسی مار مارو جس سے ٹوٹے پہوٹے نہین پس اگر اس سے باز آئین تو
انکو کہانا کپڑا نیکی سے دو اور عورتون کے ساتھہ بہلائی کرو پس بیشک وہ

تمہارے حصہ مین شریک ہین جو اپنے نفس کے لئے کسی شئے کی مالک نہین
ہین اور بے شک تمنے اون کو اللہ کی امانت سے لیاہے اور حلال کیاہے
تمنے اون کی شرمگاہون کو اللہ کے کلمات سے پس اسکو تم لوگ آجب
جانو اے لوگو میرے کہنے کو تم سنو بے شک مین نے اپنا قول تم تک پہونچا دیا
اور چہوڑا مین نے تم مین وہ چیز اگر تم اسے پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہوگے
(وہ کیاہے) اللہ کی کتاب اور سنت اوس کے نبی کی۔ اے لوگو میرے
کہنے کو سنو اور جانو تم کہ کل مسلمان دوسرے مسلمان کے بہائی ہین اور
مسلمان باہم ایکدوسرے کے بہائی ہین پس نہین حلال ہے کسی شخص کو
اپنے بہائی کے مال سے لیکن وہ جسکو اپنے طیب خاطر سے دے پس ظلم کرو
تم اپنے نفسون پر کیا مین نے احکام الہی پہونچا دیا لوگون نے کہا کے
خدا ہان پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے خدا تو گواہ رہنا)
اس حج کو علماء سیر و تواریخ حجۃ البلاغ و حجۃ الوداع کے نام سے موسوم کرتے
ہین کیونکہ اس حج کے بعد پہر آپ کو حج کرنے کی نوبت نہین آئی اور اس سے
پیشتر آپ نے دو حج اور کئے تہے اور حجۃ الوداع کے ساتہہ عمرہ بہی ادا کیا تہا
پس یہہ تین حج ہوئے۔

تقرری اعمال چونکہ باذان گورنر کسرے کے ایمان لانے سے
اکثر باشندگان یمن بہی مشرف باسلام ہوئے تہے اسوجہ سے اسکو
آنحضرت (صلعم) نے بدستور یمن کی حکومت پر قایم رکہا تہا اور اوس کے
ساتہہ کیسیکو اسکا شریک و سہیم نہین فرمایا تہا تا آنکہ اسکا انتقال ہوگیا تہا
اور اسکی خبر آپکو حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت ہوئی آپ نے اس کے ملک کو
اپنے اصحاب مین اس طرح پر تقسیم فرمایا کہ صنعاء پر اس کے لڑکے شہر بن باذان کو

اور مارب پر ابو موسیٰ اشعری کو اور جند پر یعلی بن امیہ کو اور ہمدان پر
عامر بن شہر ہمدانی کو اور عک و اشعریین پر طاہر بن ابی ہالہ کو اور مابین
نجران و زمع و زبید پر خالد بن سعید بن العاصی کو اور خاص نجران پر عمرو
بن حزم کو اور بلاد حضرموت پر زیاد بن لبید بیاضی کو اور سکاسک و سکون پر
عکاشہ بن ثور بن اصغر غوثی کو اور معاویہ بن کندہ پر عبد اللہ المہاجرین
ابی امیہ کو مقرر فرمایا لیکن عبد اللہ المہاجر نے اپنے نہ جانے کا ایک معقول
عذر پیش کیا جس سے انکے اعمال کا بھی زیاد بن لبید انتظام کرتے رہے
اور معاذ بن جبل اہل یمن و بلاد حضرموت کی تعلیم کو روانہ کیے گئے۔

اس واقعہ سے پیشتر عدی بن حاتم بنو طے کے صدقات وصول
کرنے کو اور اسد و مالک بن نویرہ صدقات بنو حنظلہ پر اور علاء بن حضرمی
بحرین کیطرف اور علی ابن ابیطالب رض نجران کیجانب صدقات اور جزیہ
(خراج) وصول کرنے کو بھیجے گئے تھے اور بنو سعد کا صدقہ انہیں میں سے
دو شخصوں پر تقسیم کر دیا گیا تھا ان میں سے علی ابن ابیطالب رض نجران سے
صدقات وصول کرکے حجۃ الوداع میں آکر شریک ہوگئے تھے جیساکہ کتب
تواریخ مین مذکور ہے۔

خروج اسود عنسی اسکا نام عبہلہ بن کعب اور لقب ذو الخمار تھا
شیرین کلامی شعبدہ بازی اور کہانت مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا اسکی
شیرین کلامی اور تالیف قلوبی سے لوگ بہت جلد اس سے مانوس ہوجاتے
تھے مقام کہف حنان مین پیدا ہوا اور وہین اس نے نشو و نما پاکر بڑا ہوا
ہوش سنبھالا آنکھین کھولین تو نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا مذحج و نجران
والون نے اسکی تحریر کو سمعًا و طاعۃً قبول کرلیا چنانچہ اہل نجران نے

مجتمع ہو کر عمروؓ بن حزمؓ و خالدؓ بن سعیدؓ بن العاصیؓ کو نکال دیا اور قیسؓ بن عبد یغوثؓ نے دفعۃً حملہ کر کے فروہؓ بن مسیک کو جلاء وطن کر دیا یہہ اسوقت آنحضرت (صلعم) کیطرف سے مراد پر حکمرانی کر رہے تہے اس کے بعد اسود عنسی سات سو سواروں کو لیکر صنعاء کیطرف بڑہا شہر ابن باذان نے اسکا مقابلہ کیا اسود عنسی نے شہر ابن باذان کو شکست دیکر مار ڈالا اور اوسکی بیوی سے نکاح کر لیا مابین صنعاء و حضرموت اعمال طایف تک اور عدن کیطرف سے بحرین تک اپنے قبضہ مین لیلیا۔ اس واقعہ سے اکثر اہل یمن مرتد ہو گئے۔ عمرو بن معدیکرب خالد بن سعیدؓ بن العاصیؓ کے ہمراہ تہا اس نے اسود عنسی کیطرف میلان ظاہر کیا خالدؓ بن سعیدؓ کو تاب نہ آئی تلوار کہینچکر آگے بڑہے دونون آدمیون مین دو دو ہاتہہ چلگئے خالدؓ نے اسکی تلوار صمصامہ توڑ کر اس کے ہاتہہ سے چہین لیا تب عمروؓ بن معدیکربؓ گہوڑے سے اوتر کر اسود عنسی کیطرف بہاگ گیا اسود نے اس کو مذحج کا سردار بنا دیا اس کے لشکر کا سردار قیسؓ بن عبد یغوثؓ مرادی تہا اور ابناء پر اس کے طرف سے فیروز و داذویہ حکمرانی کر رہے تہے۔ اہل یمن کا یہہ رنگ ڈہنگ دیکہہ کر معاذؓ بن جبلؓ نکلکر بہاگے اور مارب مین ابو موسیٰؓ کیطرف ہو کر گذرے ابو موسیٰؓ بہی ان کے ہمراہ روانہ ہو گئے معاذؓ تو سکون مین ٹہرے ابو موسیٰؓ نے سکاسک مین جا کر دم لیا اور طاہرؓ بن ابی ہالہ بلاد عک (جبال صنعاء) مین جا چہپے اور عمروؓ بن حزمؓ و خالدؓ بن سعیدؓ نے مدینہ مین پہونچکر ان کل واقعات سے آنحضرت (صلعم) کو مطلع کیا۔

اس اثناء مین جبکہ اسود عنسی کو ملک یمن پر ایک مسلم حکومت حاصل ہو گئی اور اس نے بعد قتل شہر ابن باذان اسکی بیوی آزاد کو اپنے گہر مین

ڈال لیا اور یہہ فیروز کی چچازاد بہن تہی فیروز کو اسود کی یہہ حرکتین پسند
نہ آئین یہہ اوس سے کشیدہ خاطر ہو گیا اور قیس رضہ بن عبد یغوث بہی اسود
کی نخوت سے دل ہی دل مین پیچ و تاب کہا رہا تہا لیکن کوئی موقع مناسب
ہاتہہ نہ آنے سے خاموشی و سکوت کی حالت مین اسود کے ہر نرم و گرم احکام کی
پابندی کرتا جاتا تہا تا آنکہ آنحضرت (صلعم) نے اسود کی گوشمالی و سرکوبی
کے بابت جس طرح ممکن ہو ایک خط لکہہ کر وبر رضہ بن نخیس رضہ کے معرفت ابو موسیٰ رضہ
و معاذ و طاہر رضہ کے طرف روانہ کیا اور ان لوگون کو جب یہہ معلوم ہو گیا
کہ قیس رضہ بن عبد یغوث اسود سے کشیدہ خاطر ہے تو انہون نے اسکو بہی اپنا
شریک و رازدار بنا لیا پہر فیروز اپنی چچازاد بہن آزاد زوجہ اسود کے پاس گئے
اوس نے اسود کے قتل کرا دینے کا وعدہ کیا ہنوز کوئی تدبیر کامل نہونے پائی تہی
کہ اسود کو قیس رضہ و فیروز رضہ وغیرہما کی بددلی کی خبر ہو گئی اس نے انکو عتاب آمیز
نگاہون سے دیکہہ کر انکی چشم نمائی کر دی چاہیے یہہ لوگ روپوش ہو کر اپنے
مضافات مین چلے آئے اور پوشیدہ خط و کتابت اسکی بیوی آزاد سے
جاری رہی ایک روز موقع پا کر فیروز رضہ و قیس رضہ اسود کے گہر مین نقب کے ذریعہ
سے گہس گئے اور اسکو گرفتار کر کے ذبح کر ڈالا اس عرصہ مین فجر کا وقت آ گیا
اذان ہوئی و بر رضہ بن نخیس رضہ نے نماز پڑہائی جب اس کے مارے جانے کی
خبر مشہور ہوئی تو اس کے متبعین نکل پڑے شہر مین ایک ہل چل سی مچگئی
مسلمان اور اس کے مقلدین تہوڑی دیر تک ایک دوسرے سے بہڑے
رہے آخر کار جو کچہ انکے ہاتہہ مین تہا اسکو بہی وہ چہوڑ کر بہاگ نکلے صنعا
و نجران مرتدین مبتدعین سے خالی ہو گیا - آنحضرت (صلعم) کے عمال جیسا کہ
پہلے تہے اپنے اپنے مضافات کیطرف چلے گئے صنعا کی امارت کی بابت کسیقدر

مناقشہ شروع ہوا لیکن تہوڑی دیر کے بعد سبہون نے معاذ ابن جبل رضہ کے امیر ہونے پر اتفاق کرلیا اور ان کے پیچھے نماز پڑہی۔

اس واقعہ سے فراغت پاکر ان لوگون نے ایک قاصد آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین روانہ کیا لیکن اس کے پونہچنے سے پہلے آپ کو بذریعہ الہام اس کی خبر ہوگئی اور آپ نے یہہ فرمایا کہ "شب گذشتہ کو عنسی مارا گیا اسکو ایک مرد مبارک فیروز نامی نے قتل کیا ہے"۔ بعد اس کے وہ قاصد آیا اور آنحضرت (صلعم) کا انتقال ہوچکا تہا۔

روانگی اسامہ رضہ اخیر ذی الحجہ مین آنحضرت (صلعم) حجۃ الوداع سے مدینہ کو واپس ہوئے ماہ مذکور ختم کرکے محرم کے مہینہ مین آپ نے بلاد شام پر جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور ان مجاہدین پر اسامہ بن زید بن حارثہ کو امیر مقرر فرماکے یہہ ارشاد کیا کہ بلقاء و داروم کیطرف سے اردن تک ارض فلسطین مین اور شام کے بلاد مین کفار و مشرکین پر جہاد کرنا یہانتک کہ وہ اسلام لائین یا مطیع ہون۔ اس لشکر مین مہاجرین اولین اور

لہ کتب سیر و تواریخ مین لکہا ہے کہ آپ نے اس لڑائی مین چہوٹے بڑے سب صحابہ کو روانگی کا حکم دیا تہا ابو بکر و عباس و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ اسامہ بن زید کے ماتحت روانہ کئے گئے تہے لیکن علالت کیوجہ سے آپ نے باجازت اسامہ علی و عباس رضی اللہ عنہما کو تیمارداری کیغرض سے مدینہ مین رکہہ لیا تہا باقی اور اجلہ صحابہ اسامہ کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہوئے اسامہ مدینہ سے ایک کوس چلکر جرف مین ٹہر گئے اور وہان سے ابو بکر و عمر وغیرہما رضی اللہ عنہم اسامہ سے اجازت لیکر آنحضرت (صلعم) کو دیکہنے آتے تہے اور پہر چلے جاتے تہے اس منزل سے اسامہ کوچ نکرنے پائے تہے کہ رسول اللہ (صلعم) کا انتقال ہوگیا۔

بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ کو روانگی کا حکم دیا گیا تہا اُسامہؓ بن زیدؓ روانگی
کے تہیہ مین تہے کہ آنحضرت (صلعم) علیل ہوئے یہہ وہی علالت تہی جسمین
آپ رحمت الٰہی سے جا ملے ہین۔ اسی زمانہ مین اسود و مسیلمہ کے ارتداد کی
خبر آئی آپ درد سر کی تکلیف سے سر پر ایک پٹی باندہے ہوئے باہر تشریف
لائے اور یہہ ارشاد کیا کہ مین نے شب گذشتہ کو خواب مین دیکہا ہے کہ میری
کلائی مین دو کنگن سونے کے ہین مین نے اُن کو نامطبوع سمجہکر پہینک دیا
اس خواب کی مین نے یہہ تعبیر کی ہے کہ یہہ دونون کنگن یہی دونون
کذاب یعنی صاحب یمامہ و صاحب یمن ہین مجہے یہہ بہی معلوم ہوا ہے
کہ لوگون نے اُسامہؓ کی امارت مین کچہہ بحث و کلام کیا ہے اور اس سے پہلے
اس کے باپ (زید) کی امارت مین بہی لوگون نے کچہہ کہا تہا پس اگر اس کا
باپ لایق امارت تہا تو یہہ بہی قابل امیر ہونے کے ہے جاتے جاؤ"۔ اسامہؓ
نے یہہ سنتے ہی کوچ کا حکم دیدیا اس کے بعد آپ کی علالت بڑہ گئی تاآنکہ قبل
روانگی اسامہؓ آپ کا انتقال ہوگیا۔

اسود عنسی کے زمانہ خروج مین حجۃ الوداع کے بعد مسیلمہ یمامہ مین
اور طلیحہ بن خویلد بنو اسد مین ظاہر ہوا اور انہون نے بہی نبوت کا دعویٰ کیا
آنحضرت (صلعم) نے نامہ و پیام سے انکا مقابلہ کیا اور اپنے ان عمال کو
جو اسلام پر ثابت قدم رہے مسیلمہ و طلیحہ پر جہاد کرنے کو لکہا اسود کے ساتہہ
جو کچہہ واقعات پیش آئے وہ اس سے پیشتر لکہے جا چکے ہین باقی رہے مسیلمہ
و طلیحہ۔ ان کے سرکوبی کو ہر طرف سے عرب کا اسلامی لشکر نکل پڑا اور مسیلمہ کا
خط آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین آیا جسکا جواب لکہا گیا جیسا کہ بیان
کیا گیا اور طلیحہ نے صلح کا پیام بہیجا پہر بعد انتقال جو کچہہ واقعات مسیلمہ و

طلیحہ پر گزرے وہ آیندہ بیان کئے جائینگے انشاء اللہ تعالی۔

آنحضرت کی علالت

سب سے پہلے جس سے آنحضرت (صلعم) پر اپنے انتقال کا منکشف ہوا وہ اللہ جلشانہ کا قول اذ۲جاء نصر اللہ و۲لفتح تا آخر سورہ تھا بعد اس کے صفر سنہ ١١ھ (مطابق سنہ ٦٣٢ع) کی دو راتین باقی تھین کہ آپ کے درد پیدا ہوا آپ اوسی درد کی حالت مین ازواج مطہرات کے گہرون مین باری باری پہرتے رہے تا آنکہ میمونہ رض کے مکان مین ٹہرے۔ کل ازواج مطہرات نے زمانہ علالت حجرہ عائیشہ رض مین گزراننے کی اجازت دی آپ وہان سے اوٹہکر عایشہ رض صدیقہ کے مکان مین آئے اور باہر نکلکر لوگون کو سمجہایا بوجہایا۔ شہداء احد پر نماز پڑہی اور اون کے لئے دعاء مغفرت کی بعد ازان یہہ ارشاد کیا کہ "بے شک ایک بندہ کو اللہ تعالی نے اپنے بندون مین سے دنیا اور اوس چیز کا جو اوس کے پاس ہے (یعنی آخرت کا) اختیار دیا پس بندہ نے اوسکو اختیار کیا جو اس کے پاس ہے" ابو بکر رض اس جلسہ مین حاضر تہے وہ اس فقرہ کو سمجہکر رو اوٹہے اور یہہ عرض کیا اے حضرت (صلعم) ہم آپکا اپنی جانون اور بچون سے فدیہ دیتے ہین آپ نے فرمایا خاموش رہو اس کے بعد آپ نے اپنے صحابہ رض کو جمع کرکے اون کے حق مین دعاء خیر فرماتے جاتے تہے اور آنکہون آنسو جاری تہے اسی سلسلہ کلام مین آپنے یہہ بہی فرمایا ٢وصیکم بتقوی ٢للہ و ٢وصی اللہ بکم و٢ستخلفہ علیکم و٢ودعکم الیہ ٢نی لکم نذیر و بشیر ٢لا تعلو٢ علی اللہ فی بلادہ و عبادہ فانہ قال لی و لکم تلک الد٢ر ٢لاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علو٢ فی ٢لارض ولا فسادا و ٢لعاقبۃ للمتقین و قال